آغاخانیت

علمائے امت کی نظر میں

ناشر

سواد اعظم اہلسنت چترال پاکستان

ملنے کا پتہ

دار العلوم تعلیم القرآن سول کوارٹر پشاور صدر

آغاخانیت

علمائے اُمّت کی نظر میں

ناشر

سوادِ اعظم اہلِ سُنّت چترال پاکستان

ملنے کا پتہ

دار العلوم تعلیم القرآن سول کوارٹر پشاور صدر

نام کتاب .... آغاخانیت علمائے امت کی نظر میں

مرتب .... فیض اللہ چترالی

فن کتابت .... تلمیذ پروین رقم راہی

مصحح .... مولانا نعمت اللہ چترالی

ناشر .... سواد اعظم اہلسنت چترال پاکستان

زیر نگرانی

مولانا عبید اللہ چترالی

مدیر دار العلوم تعلیم القرآن سول کوارٹر پشاور ۔ صدر ۔

فہرست

عرض مرتب — صفحہ	۴
مقدمہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۵
الاستفتاء	۳۵
مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب کا فتویٰ	۳۷
مفتی رشید احمد صاحب کا فتویٰ	۴۵
فتویٰ دارالعلوم کراچی	۴۶
فتویٰ مولانا سلیم اللہ خان صاحب	۱۰۵
توقیعات علمائے سندھ	۱۰۶
فتویٰ علمائے پنجاب	۱۰۸
فتویٰ علمائے سرحد و شمالی علاقہ جات	۱۲۲
" آزاد کشمیر	۱۳۱
" بلوچستان	۱۳۲
فتویٰ دارالعلوم دیوبند (انڈیا)	۱۳۳
فتویٰ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (انڈیا)	۱۳۴
فتویٰ جامعہ ازہر	۱۳۵
فتویٰ شیخ عبداللہ بن باز	۱۳۶
ضمیمہ فتویٰ مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن متعلق آغا خان فاؤنڈیشن	۱۳۸

عرضِ مرتّب

پاکستان میں جن افراد کو "آغاخانی" کہا جاتا ہے ان کا ابتدائی تعلق اسمٰعیلی مذہب کی نزاری شاخ سے ہے۔ اسمٰعیلی مذہب کی ابتداء دوسری صدی ہجری کے اواخر میں ہوئی۔ اسمٰعیلیوں کے عقائد پر یونانی، ایرانی، مجوسی اور نصرانی فلسفوں کا شدید غلبہ نظر آتا ہے ان کے یہاں تعلیمات کو دو حصوں میں منقسم کیا گیا ہے ایک ظاہری دوسری باطنی۔ اس دور کے علماء نے ان کے عقائد پر نقد و نظر کے بعد اُن کو خارج از اسلام قرار دیا۔ اس وجہ سے بیشتر تاریخوں میں اسمٰعیلیوں کا ذکر روافض باطنیہ یا ملاحدہ (جمع ملحد) کے عنوان کے تحت کیا گیا ہے۔ اسمٰعیلیہ سے تعلق زیادہ لٹریچر عربی زبان میں ہے یا انگریزی میں ہے جس کے سہل الحصول نہ ہونے کی وجہ سے عوام اُس سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ دوسرے اس ایک ہزار سال کے عرصہ میں گمراہی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ لہٰذا آغاخانیوں کے موجودہ عقائد کی روشنی میں دنیا بھر کے جید علماء کرام سے فتاوی حاصل کر کے کتابی شکل میں پیش کئے جاتے ہیں تاکہ عوام کو حقائق کا علم ہو سکے اور وہ گمراہی سے بچیں،

وما توفیقی الا باللہ

فیض اللہ چترالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

مقدمہ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہم العالی

آغا خانیوں کے جن عقائد کی بناء پر یہ فتویٰ شائع کیا جا رہا ہے ان کا خلاصہ حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مفتی اعظم پاکستان کی تحریر میں اس کی کافی تفصیل دارالعلوم کراچی کے فتوے میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے لیکن آغا خانیوں کے بارے میں چند ضروری مباحث کا ذکر کر دینا ضروری ہے جن سے قارئین کو آغا خانی مذہب کے بارے میں کافی حد تک بصیرت حاصل ہو سکے۔

۱۔ آغا خانی سلسلۂ امامت

اسمٰعیلی مذہب میں سلسلۂ امامت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے ان کے نزدیک حاضر امام کا فیصلہ ناطق ہے اس لئے سب سے پہلے ان کے سلسلۂ امامت پر نظر ڈالنا ضروری ہے ان کے یہاں ائمہ کا سلسلہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ	۴۰ھ
۲۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما	۶۱ھ
۳۔ حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ	۹۴ھ
۴۔ حضرت محمد باقر	۱۱۴ھ
۵۔ حضرت جعفر صادق	۱۴۸ھ

جعفر صادق کے بعد فرقہ امامیہ میں مسئلہ امامت پر اختلاف ہوا فرقہ اثنا عشریہ نے حضرت جعفر صادق کے صاحبزادہ موسیٰ کاظم کو امام مانا اور اسمٰعیلی اپنے بڑے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل

بن جعفر صادق کی امامت کے قائل ہوئے ۔ ڈاکٹر زاہد علیؒ نے تاریخ فاطمین مصر " میں اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے ۔

امام جعفر صادقؒ کے ترتیب عمر کے لحاظ سے سات بیٹے تھے ۔ ۱ ۔ اسمٰعیل ۲ ۔ عبداللہ افطح ۳ ۔ موسیٰ کاظم ۴ ۔ محمد معروف بہ دیباج ۵ ۔ اسحٰق ۶ ۔ عباس ۷ ۔ علی حریضی ۔ اول الذکر چاروں نے امامت کا دعویٰ کیا ۔ جس سے متعدد فرقے پیدا ہو گئے ۔ ان میں مشہور اور اہم فرقہ اسمٰعیلیہ اور فرقہ موسویہ ہے اسمٰعیلی امام جعفر صادق کے بعد حضرت اسمٰعیل کی امامت

کے ڈاکٹر زاہد علی صاحب " تاریخ فاطمین مصر میں عام مورخین کی غلطیاں کے زیر عنوان لکھتے ہیں ۔

جہاں کہیں عام مورخین نے سلسلہ نسل ائمہ کا ذکر کیا ہے وہاں حضرت علیؓ کو امام اول بتایا ہے اور اس طرح سلسلہ قائم کیا ہے ۱ ۔ حضرت امام علیؓ ۲ ۔ امام حسن ۳ ۔ حسینؓ ۴ ۔ امام علی زین العابدین ۵ ۔ محمد الباقر ۶ ۔ امام جعفر صادق ۷ ۔ امام اسمٰعیل ۔ اس طرح امام اسمٰعیل کو ساتواں امام شمار کیا ہے حالانکہ حضرت علیؓ عقائد اسمٰعیلیہ کے مطابق امام اول نہیں ہیں اسمٰعیلیوں کے ہاں امامت کا سلسلہ حضرت امام حسن سے شروع ہوتا ہے حضرت علیؓ تو اساس اور وصی ہیں البتہ فرقہ اثنا عشریہ نے حضرت علیؓ کو بھی ائمہ کے سلسلہ میں شریک کیا ہے اس طرح ان کے عقیدے کے مطابق بارھویں امام محمد المنتظر ہیں مورخین نے اسی پر قیاس کر کے ائمہ فرقہ اسمٰعیلیہ کے سلسلہ میں حضرت علیؓ کو بھی امام اول قرار دیدیا ۔ لیکن اسمٰعیلیہ کے عقیدے کی رُو سے یہ بالکل غلط ہے ان کے ہاں حضرت امام حسن پہلے امام ہیں اور ساتویں امام اسمٰعیل کے فرزند محمد ہیں ۔ جو سابع النطقاؑ کہے جاتے ہیں اسمٰعیلی عقائد کا بڑا دارو مدار اس عدد پر ہے ۔

لیکن آغاخانی ائمہ کی مستند تاریخ " جو نور مبین " کے نام سے آغا خان ثالث کے دور میں لکھی گئی اور تاریخ ائمہ اسمٰعیلیہ جو حال ہی میں خود آغا خان کی طرف سے کراچی سے شائع ہوئی ہے ان میں امام اول حضرت علیؓ کو قرار دیا گیا ہے اور امام دوم حضرت حسینؓ کو حضرت حسنؓ کو سلسلہ ائمہ میں سرے سے لیا ہی نہیں گیا ۔ چنانچہ نور مبین " کی عبارت درج ذیل ہے ۔ حضرت امام حسین (سن امامت

کے قائل ہیں، اور اثنا عشری یا موسوی حضرت موسیٰ کاظم کو امام مانتے ہیں اسمٰعیلیوں کا کہنا ہے کہ حضرت اسمٰعیل حضرت امام جعفر کے بڑے صاحبزادے تھے امام جعفر نے ان کی امامت پر نص کی تھی اور اسمٰعیل کی والدہ کی موجودگی میں انہوں نے نہ کوئی نکاح کیا نہ لونڈی خریدی لہٰذا وہی امام ہیں

اثنا عشریوں کا کہنا ہے کہ اسمٰعیل پر امام جعفر نے نص ضرور کی تھی مگر ان کا انتقال باپ کی موجودگی میں ہو گیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو بدا ہو گیا (یعنی رائے بدل گئی) اور امامت موسیٰ کاظم کی طرف منتقل ہو گئی۔

علامہ مجلسی کی روایت کے مطابق امام جعفر صادق نے اسمٰعیل کو اپنا جانشین بنایا تھا لیکن ایک موقعہ پر انہوں نے شراب پی لی تو ان کے والد برافروختہ ہو گئے اور ان کو معزول کر کے امامت موسیٰ کاظم کو منتقل کر دی۔ مگر فرقہ اسمٰعیلیہ نے اس کو نہیں مانا۔ اسمٰعیل بن جعفر کے بارے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ ان کا انتقال والد کی زندگی میں ہو گیا تھا اور دوم یہ کہ ان کا انتقال نہیں ہوا تھا مگر تقیہ کے طور پر وہ روپوش ہو گئے تھے۔ اور اپنی موت مشہور کرادی تھی تاکہ قتل سے بچ جائیں۔ (ملخص تاریخ فاطمین مصر ص ۳۹ تا ۴۱ ج ۱)

بہر حال اسماعیلی حضرت جعفر صادقؓ کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے اسمٰعیل کو چھٹا امام مانتے ہیں اور یہاں سے ان کے ائمہ کا دور مستر " شروع ہوتا ہے اس دور میں ان کے حسب ذیل پانچ امام ہوئے۔

(بقیہ حاشیہ) از ۴۰ھ تا ۶۱ھ۔ کوفہ کی مسجد میں جب حضرت علیؓ کو عبدالرحمٰن بن ملجم نے شہید کیا تو مسند امامت پر حضرت امام حسین جلوہ افروز ہوئے (ص ۴۸ - ۴۹) تاریخ ائمہ اسمٰعیلیہ کی عبارت درج ذیل ہے۔ حضرت امام حسین ۲ دور امامت ۴۰ھ تا ۶۱ھ۔ ۶۶۱ء تا ۶۸۰ء

حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد ۲۱ رمضان ۴۰ھ/۲۸ جنوری ۶۶۱ء کو حضرت امام حسینؓ مسند امامت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۶ سال کی تھی، (ص ۱۱۶ - ۱۱۷ ملخصاً)

۶ - حضرت اسمٰعیل بن جعفر صادق ۱۵۸ھ

۷ - حضرت محمد بن اسمٰعیل المکتوم ۱۹۷ھ

۸ - عبداللہ بن محمد وصی احمد ۲۱۲ھ

۹ - احمد بن عبداللہ تقی محمد ۲۲۵ھ

۱۰ - حسین بن احمد رضی عبداللہ ۲۶۸ھ

دورِ ظہور

حسین بن احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے ۲۹۷ھ میں مغرب (افریقہ) میں حکومت قائم کر لی اور المہدی کا لقب اختیار کیا یہاں سے بقول ان کے ائمہ کا دورِ کشف شروع ہوتا ہے عبداللہ المہدی کی قائم کی ہوئی سلطنت ۳۶۴ھ تک افریقہ میں اور ۳۸۵ھ سے ۵۶۷ تک مصر پر رہی - ان خلفاء کو خلفاء عبیدیین ، یا فاطمین کہا جاتا ہے اور ان کی فہرست یہ ہے -

۱ - عبیداللہ المہدی	ولادت ۱۲ شوال ۲۶۰ھ	آغاز حکومت ۲۹۷ھ	وفات
۲ - ابوالقاسم محمد القائم بامراللہ	۲۷۵ھ	۳۲۲	۲۲ شوال ۳۳۴ھ
۳ - ابوطاہر اسمٰعیل المنصور باللہ	۳۰۲	۳۳۴	۲۸ شوال ۳۴۱ھ
۴ - ابوتمیم معد المعز لدین اللہ	۳۱۹	۳۴۱	۱۱ ربیع الثانی ۳۶۵ھ
۵ - ابومنصور نزار العزیز باللہ	۳۴۴	۳۶۵	۱۲ رمضان ۳۸۶ھ
۶ - ابوعلی الحسین الحاکم باللہ	۳۷۵	۳۸۶	۲۷ شوال ۴۱۱ھ
۷ - ابومعد علی الظاہر لاعزاز دین اللہ	۳۹۵	۴۱۱	شعبان ۴۲۷ھ
۸ - ابوتمیم معد المستنصر باللہ	۴۲۰	۴۲۷	۴۸۷ھ

مستنصر باللہ اسمٰعیلیوں کے اٹھارویں امام تھے ان کے انتقال کے بعد ان کی جانشینی کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہوا - مستنصر کے امیر الجیوش افضل نے ان کے چھوٹے لڑکے مستعلی کو اس کا جانشین بنا دیا - اس کے بڑے بیٹے نزار نے اس کی امامت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ خود امامت

کا مدعی ہوا ۔

حسن بن صباح جو اس زمانے میں بہت بڑا اسمٰعیلی داعی تھا ۔ اس نے نزار کی حمایت کی ۔ یہاں سے اسمٰعیلیوں کی دو شاخیں ہو گئیں ۔ ایک نزاریہ کہلائی اور دوسری مستعلیہ ۔ نزار نے مصر سے بھاگ کر اسکندریہ پر اپنی حکومت قائم کر لی ۔ اور المصطفیٰ لدین اللہ کا لقب اختیار کیا ۔ امیر الجیوش افضل نے اس کے مقابلہ میں لشکر بھیجا جس کو نزار کے مقابلہ میں ہزیمت اٹھانی پڑی ایک سال کے بعد پھر ایک لشکر بھیجا ۔ اس دفعہ نزار کو شکست ہوئی اور اسے گرفتار کر کے قاہرہ لیجایا گیا ۔ مستعلی نے نزار کو دو دیواروں کے بیچ میں کھڑا کر کے اس پر دیواریں چنوا دیں اور ایک روایت یہ ہے کہ اس کو قید کر دیا جس کے بعد وہ اس چار دیواری سے باہر نہیں نکل سکا اور ۴۹۰ھ میں انتقال کیا ۔

اگرچہ نزار کو اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی ۔ مگر اس کے حامیوں نے اس کی دعوت جاری رکھی جس کے نتیجے میں حسن بن صباح نے قلعہ الموت پر نزاری حکومت قائم کر دی ۔ کہا جاتا ہے کہ حسن بن صباح نے نزار کے بیٹے ہادی کو مصر سے بلا کر اس کے باپ نزار کی مسند امامت پر بٹھایا اور یہ حکومت تقریباً ڈیڑھ سو سال تک جاری رہی ۔ مستنصر کے بعد نزاریوں کے مندرجہ ذیل امام ہوئے ۔

		وفات			وفات
۱۹	نزار بن مستنصر	۴۹۰ھ	۲۰	ہادی بن نزار	۵۳۰ھ
۲۱	مہدی بن ہادی	۵۵۲ھ	۲۲	قاہر بن مہدی	۵۵۷ھ
۲۳	حسن علی ذکرہ وسلام	۵۶۱ھ	۲۴	علی محمد	۶۰۷ھ
۲۵	جلال الدین حسن	۶۱۸ھ	۲۶	علاء الدین محمد	۶۵۳ھ
۲۷	رکن الدین خورشاہ	۶۶۴ھ			

رکن الدین کے دور میں قلعہ الموت کو تاتاریوں نے تاراخت کر دیا اور رکن الدین کو قتل کر دیا ۔ جس سے نزاری اقتدار کا خاتمہ ہوا ، اور نزاری اماموں کا مرکز الموت ایران منتقل ہو گیا ۔ کہا جاتا ہے اس دور میں ان کے مندرجہ ذیل امام ہوئے ۔

		امامت	وفات
۲۸	شمس الدین	۶۵۴ھ	۷۱۰ھ

	امامت	وفات		امامت	وفات
۲۹ قاسم شاہ	۷۱۰	۷۷۱	۳۰ اسلام شاہ	۷۷۱	۸۲۷
۳۱ محمد بن اسلام شاہ	۸۲۷	۸۶۸	۳۲ مستنصر باللہ دوم	۸۶۸	۸۸۰
۳۳ عبدالسلام	۸۸۰	۸۹۹	۳۴ شاہ غریب مرزا	۸۹۹	۹۰۲
۳۵ ابوذر علی	۹۰۲	۹۱۵	۳۶ مراد مرزا	۹۱۵	۹۲۰
۳۷ ذوالفقار علی	۹۲۰	۹۲۲	۳۸ نورالدین علی	۹۲۲	۹۵۷
۳۹ خلیل اللہ علی	۹۵۷	۹۹۳	۴۰ نزار دوم	۹۹۳	۱۰۳۸
۴۱ سید علی	۱۰۳۸	۱۰۷۱	۴۲ حسن علی	۱۰۷۱	۱۱۰۶
۴۳ قاسم علی شاہ	۱۱۰۶	۱۱۴۳	۴۴ ابوالحسن علی	۱۱۴۳	۱۱۹۴
۴۵ خلیل اللہ علی دوم	۱۱۹۴	۱۲۳۳			

آغاخان کا لقب

خلیل اللہ علی ایک شورش میں قتل کردئے جس پر اسمٰعیلیوں کی طرف سے شورشیں شروع ہوکر ایران کے بادشاہ فتح علی قاچار نے اسمٰعیلیوں کو مطمئن کرنے کے لئے خلیل اللہ کے دو سالہ لڑکے حسن علی کو آغاخان کا لقب دیا اور اپنی لڑکی اس سے بیاہ کردی لیکن فتح علی کی وفات کے بعد حسن علی آغاخان کو ایران میں مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے اپنا مستقر ایران کے بجائے ہندوستان بنالیا۔ اور بمبئی میں سکونت اختیار کی۔ یہاں سے اسمٰعیلی اماموں کے نام کے ساتھ آغاخان کا لقب شروع ہوا۔

۴۶	آغاخان اول	حسن علی	۱۲۹۸ھ
۴۷	آغاخان دوم	علی شاہ	۱۳۰۲ھ
۴۸	آغاخان سوم	سلطان محمد شاہ	۱۳۷۶ھ
۴۹	آغاخان چہارم	کریم شاہ	حاضر امام

تبصرہ

اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اسمٰعیلی مذہب کی بنیاد سلسلۂ امامت پر قائم ہے اس لئے تمام قارئین کو خصوصاً اسمٰعیلی مذہب سے منسلک حضرات کو فہم و انصاف کے ساتھ چند امور پر غور کرنے کی دعوت دی جاتی ہے

۱۔ امام حسنؓ کو کیوں نہیں لیا گیا؟

میں اوپر نور مبین اور تاریخ ائمۂ اسمٰعیلیہ کے حوالوں سے بتا چکا ہوں کہ آغاخانی حضرات حضرت علیؓ کا جانشین اور امام ثانی حضرت حسینؓ کو قرار دیتے ہیں حالانکہ اصول یہ ہے کہ امام کا فرزند اکبر تخت امامت کا مالک ہوتا ہے۔ اس اصول کے تحت حضرت حسن کو حضرت علیؓ کا مسند نشین تسلیم کرنا چاہیئے تھا جیسا کہ حضرت علیؓ کے بعد مسند خلافت کے وہی وارث ہوتے اور ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند اکبر کو ان کا جانشین ہونا چاہیئے تھا۔ غرضیکہ سلسلۂ امامت حسنی ہونا چاہیئے تھا نہ کہ حسینی۔ لیکن کیا بات ہوئی کہ آغاخانیوں نے حضرت حسن اور ان کی اولاد کو سلسلۂ امامت میں داخل کرنے کے لائق نہیں سمجھا۔؟ اس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گئے تھے اور ان کے اس قصور کی سزا انہیں یہ دی گئی کہ انہیں اور ان کی اولاد کو امامت سے معزول کر دیا گیا؟ پھر کیا یہ معقول ہے کہ امام تو چھوٹا بھائی ہو۔ لیکن خلافت کا مستحق بڑے بھائی کو تصور کیا جائے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ نظریۂ امامت نام کی کوئی چیز حضرت علی حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے زمانے میں نہیں تھی۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ حضرت علیؓ اپنے فرزند اکبر کو اپنا جانشین نہ بناتے اور حضرت حسینؓ اپنے برادر اکبر کی موجودگی میں خود مدعی امامت بن بیٹھتے الغرض اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو اسمٰعیلی سلسلۂ امامت کی پہلی بسم اللہ ہی غلط ہے۔

۲۔ حضرت اسمٰعیل بن جعفر کی امامت

سلسلۂ امامت میں امام جعفر صادق کے فرزند اکبر حضرت اسمٰعیل بن جعفر کو چھٹے امام

کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے (اسمٰعیلی مذہب) انہی کی طرف منسوب ہے اور ان کا سن وفات ۱۵۸ھ ذکر کیا گیا ہے حالانکہ تاریخی طور پر حضرت اسمٰعیل کی امامت کا مسئلہ قطعاً مشکوک ہے۔ خیر الدین زرکلی الاعلام میں لکھتے ہیں

ولیس فیما بین ایدینا من کتب التاریخ ما یدل علی انہٗ کان فی حیاتہ شیئاً مذکوراً۔ توفی فی حیاۃ والدہ۔ وفی الاسمعیلیہ من یری ان اباہ اظہر موتہ تقیۃ حتی لا یقصدہٗ العباسیون بالقتل ۔ (ص ۳۱۱ - ج ۱)

اور ہمارے سامنے تاریخ کی جتنی کتابیں ہیں ان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ بتاتی ہو کر وہ اپنی زندگی میں قابل ذکر چیز تھے ان کا انتقال ان کے والد کی حیات ہی میں ہو گیا تھا اور اسمٰعیلیوں میں سے بعض کی رائے ہے کہ ان کے باپ نے تقیہ کے طور پر ان کی موت ظاہر کر دی تاکہ عباسی ان کے قتل کا قصد نہ کریں۔

جس شخصیت کے بارے میں قطعیت کے ساتھ یہ بھی نہ کہا جا سکے کہ وہ پانچویں امام (جعفر صادق رح) کے بعد زندہ تھے نہ اس کا کوئی تاریخی ریکارڈ ہی موجود ہو ایسی مشکوک و موہوم چیز پر ایمان کی بنیاد رکھنا اہل عقل سمجھ سکتے ہیں کہ کس حد تک صحیح ہے ؟

۳ - ائمہ مستورین

امام اسمٰعیل بن جعفر کے بارے میں تو صرف یہی بات مشکوک تھی کہ آیا ان کا سلسلہ حیات ان کے والد ماجد کی وفات کے بعد تک دراز رہا یا نہیں ؟ لیکن اس امر میں کسی اسمٰعیلی کو بھی اختلاف نہیں کہ وہ اپنے باپ کی حیات ہی میں روپوش ہو گئے تھے صرف عوام ہی سے نہیں بلکہ معدودے چند افراد کے سوا ان کے خاص مریدوں کو بھی ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں اور کیا ہیں؟

یہی حال ان کے بعد کے آئمہ مستورین کا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے شجرۂ نسب میں بھی اختلافات رونما ہوئے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تاریخ فاطمیین مصر - فصل ۵-۶) اس دور میں نہ کسی کو ائمہ کے نام کا صحیح علم تھا نہ ان سے تعارف تھا نہ ان کی تعلیمات سے آگاہی تھی۔ جو لوگ اپنے آپ کو "ائمہ کے داعی" کی حیثیت سے پیش کر کے اہل بیت کے نام پر دعوت دیتے تھے وہ ائمہ کے معتقدین کو جیسی چاہتے تھے تعلیم دیتے تھے۔ نہ ان کے بارے میں کسی کو یہ معلوم تھا کہ وہ واقعتاً امام کی طرف سے مقرر کردہ داعی ہے یا اس نے محض لوگوں کو راستہ سے بہکانے کے لئے ائمہ اہل بیت کی آڑ لے رکھی ہے۔ الغرض اس دور ستر میں داعیوں کی طرف سے جو تعلیم پیش کی جاتی۔ اسمٰعیلی عوام کے پاس اس کے سچ اور جھوٹ کے درمیان امتیاز پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا بلکہ داعی کی چرب زبانی ہی اسمٰعیلی عوام کے لئے یقین و ایمان کا واحد معیار تھی۔ امام تو خیر اسمٰعیلی عقیدے میں معصوم سمجھے ہی ہیں لیکن انصاف کرنا چاہیئے کہ غیر معصوم داعیوں کے بیانات اور ان کے بلند بانگ دعوے پر ایمان لانا کہاں تک صحیح ہے؟

ائمہ کے داعی محض اپنی اغراض کے لئے زمین و آسمان کے قلابے کس طرح ملاتے تھے اس کی ایک واضح مثال مختار بن ابی عبید ثقفی کذاب کی شخصیت ہے۔ جس نے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کوفہ اور اس کے اطراف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند حضرت محمد بن حنفیہؒ کے نام سے دعوت دی۔ یہاں تک کچھ علاقوں پر اپنی حکومت قائم کر لی وہ حضرت محمد بن حنفیہؒ کو مدعی امامت قرار دے کر نہایت غلط تعلیم ان کے حوالے سے پیش کرتا تھا۔ اور حضرت کے جعلی خطوط لوگوں کو پڑھ کر سناتا تھا حالانکہ حضرت محمد بن حنفیہؒ مدینہ طیبہ میں موجود تھے اور وہ مختار کی دعوت سے منکر تھے۔ اس کے باوجود اسے جھوٹ پھیلانے میں کامیابی حاصل ہوتی۔ ائمہ مستورین کی حالت ایسی تاریکی میں تھی کہ نہ عوام کو ان کا نام معلوم نہ ان کے مقام کا پتہ، نہ ان سے رابطہ کی کوئی صورت نہ داعیوں کے دعووں اور ان کی تعلیمات کے صدق و کذب کو جانچنے کا کوئی ذریعہ تھا۔ ایسی تاریکی میں داعیوں نے ان کی طرف جو کچھ منسوب

کم دیا۔ اس پر آنکھیں بند کر کے ایمان لانے کی گنجائش رہ جاتی ہے یہ اسمٰعیل سلسلۂ امامت میں ایسا جھول ہے جسے کوئی شخص بقائمی فہم و انصاف نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اور کوئی شخص جس کو مذہب کی قدر و قیمت معلوم ہو ایسی مشکوک چیزوں پر ایمان لا کر اپنی عاقبت خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔

۴۔ میمون قداح

حضرت اسمٰعیل بن جعفر اور ان کے صاحبزادے محمد المکتوم کے دور میں میمون قداح اور عبداللہ بن میمون اسمٰعیلی مذہب کے بہت بڑے داعی ہو گزرے ہیں۔ اسمٰعیلی تاریخین ان کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ " نورمبین " میں ہے۔

" عبداللہ بن میمون ایک جلیل القدر داعی تھے آپ سلمان الفارسی کی نسل سے تھے اور جید عالم تھے عبداللہ بن میمون اور ان کے والد ابو میمون حضرت امام جعفر صادق کے عاشق تھے اور ساری زندگی ان کی غلامی میں لبسر کی اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ داعی اکبر کے درجہ کو پہنچے اور اسمٰعیلی مذہب کے درجہ " باب " سے بھی مشرف ہوئے۔ "

(ص ۱۲۸)

واقعۃً اسمٰعیلی مذہب کے بانی یہی دونوں باپ بیٹا (عبداللہ اور اس کا باپ میمون) ہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے حضرت اسمٰعیل بن جعفر صادق اپنے والد کی زندگی میں فوت ہو گئے ہوں یا روپوش ہو گئے ہوں بہر حال عام لوگوں کے ساتھ ان کا کوئی رابطہ نہیں تھا نہ انہوں نے اسمٰعیلی عقائد کی تعلیم دی۔ بلکہ جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ کی طرف خود ان کی زندگی میں مختار بن ابی عبید ثقفی غلط عقائد گھڑ گھڑ کر ان کی طرف منسوب کیا کرتا تھا۔ اسی طرح حضرت اسمٰعیل کی روپوشی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے باطنی عقائد کا ایک طومار گھڑ گھڑ کر جس شخص نے ان کی طرف منسوب کیا وہی دراصل اسمٰعیلی مذہب

کا بانی ہے ۔ ڈاکٹر زاہد علی صاحب لکھتے ہیں ۔

مہدی کی نسبت عبداللہ بن میمون القداح کیطرف اور اسکا سبب

اکثر مورخین نے مہدی کو عبداللہ بن میمون القداح کی طرف منسوب کیا ہے ان کی مختلف روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ میمون ایران کا ایک باشندہ تھا جس کے باپ کا نام دیصان تھا یہ شخص مختلف ادیان و مذاہب کے اصول سے خوب واقف تھا ۔ اس نے زنادقہ کی تائید میں "کتاب المیزان" لکھی ہے جس کے پڑھنے سے آدمی لامذہب ہو جاتا ہے یہ ظاہر میں اپنے مریدوں سے محمد بن اسمٰعیل کے نام پر بیعت لیتا تھا ۔ لیکن حقیقت میں یہ خود ملحد و زندیق تھا ۔ آخرت کا قائل نہ تھا اس کا جانشین اس کا بیٹا عبداللہ ہوا ۔ جس نے اپنے باپ سے اسرار دعوت اسمٰعیلیہ سیکھے ۔ اس نے اپنا پیشہ آنکھوں کا معالجہ اختیار کیا ۔ اس لئے یہ " قداح " کے نام سے مشہور ہو گیا ۔ اسی نے دعوت اسمٰعیلیہ کے نو مدارج فری میسنری کے مدارج کے مانند مرتب کئے جن کو سلسلے سے طے کرنے کے بعد آدمی معطل اور اباحی بن جاتا ہے یعنی اعمال شریعت چھوڑ دیتا ہے اور محرمات کو مباح سمجھتا ہے ۔ یہ اپنے وطن " قورج العباس " سے جو اہواز میں ایک موضع ہے عسکر مکرم کو روانہ ہوا ۔ جہاں اس نے اپنے باپ کی طرح اپنا کفر چھپانے کے لئے تشیع ظاہر کیا ۔ اس حیلے سے اس نے بڑی شہرت حاصل کی اور زر کثیر بھی جمع کیا ۔ یہاں کے شیعہ باشندوں پر جب اس کا راز کھل گیا تو وہ بصرہ ہوتا ہوا سلمیہ پہنچا ۔ جسے اس نے اپنا مستقر بنایا ۔ مہدی کے ظاہر ہونے تک یہ اور اس کے جانشین یہیں رہے ۔ عبداللہ کے انتقال کے بعد اس کے لڑکے احمد نے اس کی جگہ لی ۔

(تاریخ فاطمین مصر ص ۷۶ ۔ ۷۷ ۔ ج ۱)

علامہ محمد فرید وجدی " دائرۃ المعارف " میں لکھتے ہیں ۔

واصبحت فی القرن الثانی الھجری علی وشک الاضمحلال الا انہ ظھر رجل مدلس اسمہ عبد اللہ بن میمون من فارس علی اماذو

(قد اما فاراد ان يستخدم الاسمٰعيلية لاغراضه فادعى انه شيعي غيور وهو في الحقيقة دهري لا يعتقد بشيءٍ واسس بين الاسمٰعيلية جمعية سرية واستعمل لذلك من الدهاء والحيل مالا مزيد عليه ورتبها على تسعة رتب لا يرضى احد من رتبته الى ما فوقها الا بالاستعداد والاهلية ۔ (دائرة المعارف القرن العشرين ص ۲۴۸/ج ۱)

ترجمہ:۔ دوسری صدی ہجری میں اسمٰعیلی مذہب کا شیرازہ بکھرنے کے قریب تھا، مگر ایک مکار شخص جس کا نام عبداللہ بن میمون تھا فارس سے ظاہر ہوا ۔ جو آرزوں اور اقدامات سے بھرا ہوا تھا اس نے اسمٰعیلیت کو اپنی مقصد براری کا ذریعہ بنانا چاہا پس اس نے دعویٰ کیا کہ وہ غیور شیعہ ہے حالانکہ وہ خالص دہریہ تھا ۔ کسی چیز پر عقیدہ نہیں رکھتا تھا ۔ اس نے اسمعیلیوں کی ایک خفیہ تنظیم بنائی اور اس کے لئے ایسے مکر و فریب اور حیلوں سے کام لیا ۔ جن پر اضافہ نہیں ہو سکتا تھا ۔ اور اس نے اسمٰعیلی دعوت کے بالترتیب نو مدارج قائم کئے کوئی شخص نیچے سے اوپر کے مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتا تھا ۔ جب تک کہ اس میں اس کی خاص استعداد و صلاحیت نہ ہو ۔ (ان مدارج کی تفصیل آگے آتی ہے ۔ ناقل)"

مسند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی "تحفہ اثنا عشریہ" کے پہلے باب میں اسمٰعیلی مذہب کے بانی کی حیثیت سے عبداللہ بن میمون القداح کا تذکرہ کیا ہے حضرت شاہ صاحب اس شخص کے بارے میں لکھتے ہیں ۔

دایں عبداللہ بن میمون قداح شخصے بود ملحد و زندیق و دشمن اسلام میخواست بہیچے در دین فساد نماید، تا بو نمی یافت ، اکنوں او را نان در روغن افتاد ، بدستور عبداللہ بن سبا کہ اصل و منشاء تشیع است ۔

(تحفہ اثنا عشریہ ص ۸ ۔ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

ترجمہ:۔ یہ عبداللہ بن میمون قداح بڑا ملحد اور زندیق ۔ دشمن دین و اسلام

تھا مدت سے چاہتا تھا کہ اس دین میں فساد ڈالے مگر قابو میں نہیں پاتا تھا اس وقت اس کو خوب گھی چُپڑی روٹی مل گئی اور مراد حاصل ہوئی۔ مثل عبداللہ بن سبا کے، کہ اصل و منشا مذہب تشیع کا ہے:

(ہدیہ مجیدیہ، ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۵۔ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ مرکز علوم کراچی)

خلاصہ یہ ہے کہ اسمٰعیلی مذہب کی تعلیم نہ تو حضرت امام جعفر صادق کی طرف منسوب کی جا سکتی اور نہ ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل بن جعفر کی طرف۔ اس مذہب کا اصل بانی میمون اور اس کا بیٹا عبداللہ بن میمون القداح ہے۔

۴۔ کیا خلفائے فاطمین کا نسب صحیح تھا؟

اسمٰعیلی فرقہ مغرب اور مصر کے خلفائے عبیدیین کا نسب ائمہ مستورین کے ذریعہ اہل بیت سے ملاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے اکثر مورخین ان کا نسب میمون قداح مجوسی سے ملاتے ہیں ڈاکٹر زاہد علی صاحب "تاریخ فاطمین مصر" میں موافق اور مخالف آراء پر طویل بحث کے بعد خود خلفاء عبیدیین کے طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

خود فاطمین اور ان کے مشہور داعیوں کی مسئلہ نسب کی طرف عدم توجہ

ان تمام مباحث کے بعد اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ خود فاطمین یا ان کے عہد کے مشہور داعیوں نے اثبات نسب میں کیا حصہ لیا۔ متعدد دفعہ ظہور کے زمانے میں نسب کا سوال اٹھایا گیا۔ لیکن کسی امام نے اطمینان بخش جواب نہ دیا۔ یہ لوگ کبھی اتنی جرأت نہیں کر سکتے تھے کہ اپنا نسب منبر یا کسی مجمع میں بیان کریں[1]۔ معز سے مصر میں داخل ہونے کے بعد کسی امیر نے پوچھا۔ آپ کا نسب کیا ہے اس کے جواب میں معز نے ایک جلسہ منعقد کیا اور اپنی تلوار میان سے نکال کر کہا یہ میرا نسب ہے۔ "پھر اس نے سونا حاضرین پر نثار کر کے کہا۔ یہ میرا حسب ہے[2]" اسی طرح

[1] اخو محسن محمد بن علی (اتعاظ الحنفاء ۱۵) [2] ترجمہ ابن طباطبا (ابن خلکان ۲۵۹/۱)

عزیز سے بھی پوچھا گیا۔ لیکن اس نے خاموشی اختیار کی۔[1] عضد الدولہ (بویہی) نے عزیز سے اس کا نسب دریافت کیا۔ عزیز نے اپنے قاضی ابن نعمان کے ذریعے جو اس وقت دعوت کی انجمن کا صدر تھا ایک نسب نامہ تیار کرا کے بغداد بھیجا۔ عضد الدولہ کے قاصد کو جس کے ساتھ یہ نسب نامہ بھیجا گیا تھا کسی نے اثناء سفر میں زہر دے دیا جس سے وہ مر گیا۔[2] الغرض یہ نسب نامہ بغداد نہ پہنچ سکا۔[3] اس زمانے میں شہر دمشق میں جو خطبہ پڑھا جاتا ہے اس میں ائمہ مستورین کے اسماء کی جگہ ممتحنین یا مستضعفین جیسے الفاظ پڑھے جاتے تھے۔[4] حاکم کے عہد میں ابطال نسب کے لئے بنو عباس نے ایک محضر تیار کرایا۔ لیکن فاطمیین کی جانب سے کوئی تردید نہ ہوئی۔[5]

زمانہ ظہور کے مشہور اسمٰعیلی داعیوں میں سے کسی نے اس امر کی طرف توجہ نہیں کی۔ قاضی القضاۃ داعی الدعاۃ نعمان بن محمد متوفی ۳۶۳ھ نے اپنی تصانیف شرح الاخبار۔ کتاب المناقب والمثالب افتتاح الدعوۃ[6] وغیرہ میں ائمہ مستورین کا مطلق ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ ان کتابوں میں امام جعفر الصادق تک کے ائمہ اور ظہور کے ائمہ مہدی۔ قائم منصور اور معز کے تفصیلی حالات موجود ہیں ہر کتاب اپنے زمانے کے امام کی نظر سے گزر چکی ہے اور اس پر اس کے دستخط ہو چکے ہیں جیسا کہ اس کے مقدمے سے ظاہر ہے۔ شرح الاخبار کے چودھویں جزء میں جہاں اسمٰعیل کے انتقال کی خبر لکھی ہے صرف اتنا لکھا ہے کہ ایک فرقہ امام مذکور کے لڑکے محمد کی امامت کا قائل ہے جو اس وقت بالغ ہو چکا تھا۔[7] اس مقام پر بھی داعی مذکور نے بالکل سکوت اختیار کیا ہے حالانکہ کتب مذکورہ کی تالیف کا زمانہ ظہور کا زمانہ تھا۔ تقیے کا کوئی محل نہ تھا۔ پھر بھی اس نے اپنے منظوم تاریخی ارجوزہ میں ائمہ مستورین کے متعلق یہ لکھا ہے۔ ولم یکن یمنعنی من ذکرھم الا احتفاظی بمصون سرھم[8]

---

[1] فصل ۱۵ (عزیز کی سیرت اور اس کا انتقال) [2] اتعاظ الحنفا ۱۵ [3] WUSTENFELD P.144

[4] اتعاظ الحنفا ۱۵ [5] فصل ۱۶ (بنو فاطمہ کے نسب کو باطل کرنے کے لئے ایک محضر کی تیاری)

[6] فہرست مآخذ جو اس کتاب کے آخر میں ہے

[7] شرح الاخبار ۱۴/۱۵ [8] الارجوزۃ المختارۃ ۱۴۲ - ۱۴۳

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے پہلے کم از کم ان کے بیٹے محمد (متوفی ۳۳۴ھ)
کے عہد یعنی تقریباً ۷۰ سال تک بھی نسب کا مسئلہ سربستہ راز تھا۔ اس کے بعد بھی نہ معلوم کب تک
یہ مسئلہ معرض خفا میں رہا۔ قاضی مذکور کی ایک دوسری تصنیف "المجالس والمسایرات" جو معز
متوفی ۳۶۵ھ کے عہد میں لکھی گئی ہے اس کی دوسری جلد میں ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے
کہ معز کے پاس ایک شخص کسی داعی کی طرف سے ایک کتاب لایا۔ جس میں یہ درج تھا کہ کسی امام کے
بعد امامت میمون القداح اور فلاں فلاں کی طرف منتقل ہوئی۔ اس کے جواب میں معز نے صرف اتنا کہا
کہ سبب امامت ہم سے منقطع نہیں ہو سکتا۔ میمون القداح مستودع تھا۔ امامت کا حقیقی مالک
مستقر امام تھا لہ اس امام کا نام نہیں بتایا نہ اس کے بعد کے اماموں کا ذکر کیا۔ عجیب ترین
امر یہ ہے کہ قاضی مذکور نے اپنی مشہور فقہ کی کتاب "دعائم الاسلام" میں جو دعاء تقرب
لکھی ہے اس میں امام جعفر صادق رض کے نام کے بعد کسی امام کا نام نہیں پایا جاتا حالانکہ یہ دعا ہر نماز
کے بعد عقیدت مندی سے پڑھی جاتی ہے اور بہت مبارک سمجھی جاتی ہے۔ ؎

قاضی مذکور کے "مولی" داعی جعفر بن منصور الیمن کی تصانیف بھی اس بحث سے معرّیٰ ہیں ان
کی ایک کتاب "الفرائض وحدود الدین" میں ائمہ مستورین کا ذکر اس قدر پیچیدہ ہے کہ اس سے بجائے یقین
حاصل ہونے کے شک اور بڑھ جاتا ہے خود مصنف نے اقرار کیا ہے کہ مجھے سلسلے سے مہدی کا کلام یاد
نہیں رہا۔ ؎

سب سے پہلی کتابیں جن میں ائمہ مستورین کا ذکر ہے "تنبیہ الہادی والمستہدی" مصنف داعی حمید الدین

لہ المجالس والمسایرات ۲/۲۵۶ ؎ اسی بنا پر مصنف "مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل" نے
لکھا ہے کہ قاضی نعمان بن محمد حقیقت میں اسمٰعیلی نہیں تھے اس کے لئے یہ حجت پیش کی ہے لو کان اسماعیلیا
لذکر بعد جعفر الصادق اسماعیل بن جعفر ثم محمد بن اسمٰعیل الی امام عصرہ ولم
یکن لہ داع الی الابہام اما باطنا فلکونہ معتقدہ واما ظاہرا فلموافقتہ لطریقۃ
۳۱۳
خلیفۃ عصرہ۔ اس سلسلے میں دعائم الاسلام کی اور روایتیں بھی پیش کی گئی ہیں (الحاج مرزا محمد حسین النوری کی مستدرک الوسائل ۳/)
؎ الفرائض وحدود الدین ص ۱۶۔۱۸۔

الکرمانی اور استتار الامام ۔ مصنفہ داعی احمد بن ابراہیم یمنی[1] جو ظہور کے ایک سو پندرہ سال بعد کی ہیں ۔ ان میں بھی صرف ائمہ مستورین کے نام ہیں ۔ نسب پر کوئی بحث نہیں کی گئی ہے استتار الامام حال ہی میں قاہرہ میں چھپی ہے ۔ اس کے شائع کرنے والے کی یہ رائے ہے کہ یہ کتاب تاریخ میں شمار نہیں کی جا سکتی اس میں جو باتیں پائی جاتی ہیں ان پر افسانوں کی روح غالب ہے[2] اس کا ذکر ہم مقدمے میں کر چکے ہیں ۔

بحث نسب کا خلاصہ

بحث نسب کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد بن اسمٰعیل بن جعفر الصادق اور عبداللہ بن میمون القداح دونوں کا وجود تاریخ سے ثابت ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے ثبوت طلب امر حسب شجرۂ ذیل صرف اتنا ہے کہ دولتِ فاطمیہ کا پہلا امام مہدی محمد ابن اسمٰعیل کی نسل سے ہے نہ کہ عبداللہ بن میمون القداح کی نسل سے جو دعوتِ اسمٰعیلیہ کا صدر تھا اور جس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں عقیل بن ابی طالب کی ذریت سے ہوں یا جس کے بیٹے احمد نے جب اسے کافی قوت حاصل ہو گئی تو یہ دعویٰ کیا کہ میں حضرت علی کی اولاد میں شامل ہوں جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے[3]

(۲)	(۱)
میمون القداح (کفیل)	محمد بن اسمٰعیل بن جعفر الصادق
عبداللہ	عبداللہ
احمد	احمد
حسین	حسین
المہدی	المہدی

یہ بحث نہایت اہم ہے کیونکہ فاطمیین کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم حضرت فاطمہؓ کی ذریت سے ہیں اگر یہ ائمہ یا ان کے ہم عصر داعی کوئی مفصل رسالہ اس موضوع پر لکھتے تو مورخین میں اختلاف نہ ہوتا ۔

---

[1] فہرست ماخذ کتب جو اس کتاب کے آخر میں ہے [2] مقدمہ استتار الامام صفحہ ۸۹ [3] فصل ۶ ۔ میمون القداح اور محمد بن اسمٰعیل کا باہمی تعلق ۔

۵۔ امام نزار کے بعد

پہلے گزر چکا ہے کہ ۴۸۷ھ میں آٹھویں فاطمی خلیفہ مستنصر باللہ کی وفات کے بعد ان کی جانشینی کے مسئلہ میں اختلاف ہوا، آغاخانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اپنے بڑے بیٹے نزار پر نص کی تھی۔ اس لئے وہی باپ کے جانشین تھے لیکن امیر افضل نے ایک سازش کے تحت ان کے چھوٹے بھائی احمد مستعلی کو تخت خلافت پر بٹھادیا۔ امام نزار قاہرہ سے بھاگ کر اسکندریہ چلے گئے وہاں کے حاکم نے ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اس طرح امام نزار نے اپنی الگ خلافت قائم کرلی اور المصطفیٰ لدین اللہ کا لقب اختیار کیا لیکن دو جنگوں کے بعد اسکندریہ کے گورنر اور امام نزار کو امیر افضل قید کرکے قاہرہ لے گیا اور دونوں کو مروادیا۔

آغاخانیوں کا دعویٰ ہے کہ امام نزار کے بعد امامت قلعہ الموت میں منتقل ہوگئی اس سلسلہ میں دو روایتیں نقل کی جاتی ہیں ایک یہ کہ امام نزار نے اپنا ایک بیٹا ہادی حسن بن صباح کے سپرد کردیا تھا جسے وہ الموت لے گئے اور دوسری روایت یہ کہ حسن بن صباح کے زمانہ میں ابوالحسن سعیدی نامی کوئی شخص امام نزار کے بیٹے امام ہادی کو مصر سے الموت لایا۔

(تاریخ ائمہ اسمعیلیہ ص ۱۲-۱۳ جلد سوم)

لیکن امام نزار کے بعد سلسلہ امامت کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی داستان نہ صرف مشکوک ہے۔ بلکہ صاف نظر آتا ہے کہ بھولے بھالے اسمٰعیلیوں کو پھانسنے کے لئے یہ داستان تصنیف کی گئی ہے۔ اور مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر کوئی شخص اس کو عقل و انصاف کی روشنی میں تسلیم نہیں کرسکتا۔

اوّل :۔ اس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے کہ امام نزار کے بعد ان کے کسی وارث کو زندہ چھوڑ دیا گیا تھا۔

دوم :۔ امام ہادی کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی دونوں اسمٰعیلی روایتیں

آپس میں متضاد ہیں اور یہ تضاد بیانی غمازی کرتی ہے کہ یہ افسانہ خود تصنیف کر کے بھولے بھالے بے خبر اسمٰعیلیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سوم :- اسمٰعیلی آغاخانی عقیدہ کے مطابق امام نزار کے بعد مندرجہ ذیل امام ہوئے ہیں۔

امام ھادی :-	ولادت ۴۷۰ھ	امامت ۴۹۰ تا ۵۳۰
امام مہتدی :-	×	〃 ۵۳۰ تا ۵۵۲
امام قاھر	×	〃 ۵۵۲ تا ۵۵۷
حسن علیٰ ذکرہ سلام	×	〃 ۵۵۷ .....

لیکن یہ دیکھتے ہیں کہ اس ستر سالہ طویل دور میں ہادی سے قاہر تک تینوں امام گوشۂ گمنامی میں فروکش ہیں معاشرتی سرگرمیوں میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں۔ قلعہ الموت کی اسمٰعیلی حکومت پر یکے بعد دیگرے۔

حسن بن صباح - المتوفی ۵۱۸ھ - کیا بزرگ - المتوفی ۵۳۲ھ

محمد بن کیا بزرگ 〃 ۵۵۷ھ

قابض نظر آتے ہیں سوال یہ ہے کہ جب حکومت اسمٰعیلی ہے تو اس ستر سالہ دور میں حسن بن صباح، کیا بزرگ اور محمد بن کیا بزرگ تخت خلافت پر کیوں متمکن نظر آتے ہیں۔ اسمٰعیلی نزاری امام اگر واقعۃً موجود تھے تو ان کو تین نسلوں تک روپوش رہنے کی کیا ضرورت تھی۔

چہارم :- اصل قصہ یہ ہے کہ اسمٰعیلی عوام بے چارے " ائمہ " کے نام سے بہلائے گئے ہیں ورنہ ان کی (اسمٰعیلی عوام کی) رسائی اپنے امام تک کبھی نہیں ہوتی ستر سال تک حسن بن صباح، کیا بزرگ اور محمد بن کیا نے اماموں کے نام سے حکومت کی، لیکن جب محمد بن کیا کے بعد اس کا بیٹا حسن قلعہ الموت کا حکمران بنا تو اس نے " حسن علیٰ ذکرہ السلام " کا لقب اختیار کر کے اپنا نسب نامہ امام نزار سے ملا دیا۔ گویا سید ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اور اپنا نسب نامہ بھی لوگوں کو پڑھ کر سنا دیا۔

تاریخ ائمۂ اسمٰعیلیہ کے مصنفین لکھتے ہیں۔

جہاں تک الموت کی اسمٰعیلی ریاست کی تاریخ کا تعلق ہے ہمارے پاس کوئی ٹھوس اسمٰعیلی ماٰخذ نہیں ہے جتنے بھی ابتدائی ماخذ ہیں سب غیر اسمٰعیلی اور اسمٰعیلیوں کے مخالفین کے لکھے ہوئے ہیں عطا ملک جوینی جس کی کتاب تاریخ جہاں گشاہ اس دور کا قدیم ترین ماخذ ہے اسکے تعصب کا یہ عالم کہ اسمٰعیلی ائمہ کے مبارک ناموں کے ساتھ گالیوں کا استعمال کرتا ہے ان حالات میں الموت کے اسمٰعیلی ائمہ کی تاریخ کے متعلق صحیح اطلاعات کی تلاش کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔

جہاں تک حضرت امام حسن علی ذکرہ السلام کے نسب کا تعلق ہے جوینی اور اس کے متبعین کا بیان ہے کہ آپ لوگوں میں محمد بن کیا بزرگ کے فرزند کی حیثیت سے مشہور تھے لیکن محمد بن کیا بزرگ کی زندگی ہی میں آپ اپنے علم کی بدولت عوام میں بے حد مقبول ہو گئے تھے اور عوام سمجھ گئے تھے کہ یہ وہی امام ہیں جن کی پیشن گوئی سیدنا حسن بن صباح نے کی تھی جوینی کے مطابق جب اس کی اطلاع محمد بن کیا بزرگ کو ہوئی تو انہوں نے لوگوں کو سمجھایا کہ حسن میرا فرزند ہے اور نہ میں امام ہوں اور نہ میرا بیٹا امام ہے مگر جب محمد بن کیا بزرگ کے بعد حسن مسند حکومت پر آئے تو انہوں نے پہلے اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ایک داعی کی حیثیت سے پیش کیا مگر بعد میں امام کی حیثیت سے متعارف کرایا اور کہا کہ میں نزار کی اولاد سے ہوں۔

(تاریخ ائمۂ اسمٰعیلیہ حصہ سوم صفحہ ۵۸)

ان مصنفین کو اعتراف ہے کہ ان کے پاس کوئی اسمٰعیلی ماخذ نہیں لیکن دوسرے مورخین کے بیانات کو مبنی بر تعصب قرار دیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی صحیح ماخذ ہی نہیں تو آپ بغیر سند اور حوالے کے کیسے یہ ایمان رکھتے ہیں کہ "حسن علی ذکرہ سلام" واقعۃً امام نزار کی اولاد سے تھا اور یہ کہ اسکے جو اپنا نسب نامہ لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ محض اس کے کہہ دینے سے آپ کو اس پر کیسے یقین آگیا؟ آپ کے یہاں سلسلہ امامت ایمان کی بنیاد ہے اور آپ کے عقیدہ میں امام کی شخصیت اتنی اہم ہے کہ وہ خدا و رسول کے احکام منسوخ کر سکتا ہے شریعت

میں ترمیم و تنسیخ کر سکتا ہے۔ قرآن ناطق ہونے کی حیثیت سے اس کا حکم اور فیصلہ قرآن کریم سے بھی بالاتر ہے .... ایک طرف امام کے بھاری بھر کم منصب کو دیکھئے اور دوسری طرف یہ دیکھئے کہ آپ نے ایسی مجہول النسب شخصیتوں کو منصب امامت تفویض کیا۔ جن کے بارے میں آپ کو خود بھی اعتراف ہے کہ ہمارے پاس کوئی صحیح مآخذ موجود نہیں ہے۔

میں انسانی نفسیات سے واقف ہوں کہ بعد میں آنے والے اپنے باپ دادا کی لکیر سے ہٹنے کا سوچ ہی نہیں سکتے اور نہ ہی کسی کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ ان کے باپ دادا کو غلطی بھی لگ سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عموماً ہندو کا لڑکا ہندو، سکھ کا لڑکا سکھ، فارسی کا فارسی، یہودی کا یہودی اور عیسائی کا عیسائی ہوتا ہے (الا ماشاء اللہ) انہیں اپنے باپ دادا کی لائن سے ہٹ کر سوچنے کا خیال ہی نہیں آتا۔ اس نفسیات کے پیش نظر اسمٰعیلی بھائیوں کے سامنے خواہ کیسے ہی قطعی دلائل پیش کر دئے جائیں مگر وہ اپنے باپ دادا کی لائن سے ہٹنے پر آمادہ نہیں ہوں گے۔ لیکن ہر صاحب عقل و شعور کو اس پر ضرور غور کر لینا چاہئے کہ جس چیز پر وہ اپنے دین و ایمان کی بنیاد رکھتا ہے آیا وہ مشکوک تو نہیں۔؟

۶۔ آغاخانیوں کے موجودہ حاضر امام کریم آغاخان کے مادری حسب و نسب میں زیادہ دلچسپ اور عبرت آموز باتیں ہیں ان کو یہاں ذکر کر کے ہم کتاب کے معیار کو گرانا نہیں چاہتے تفصیل کے لئے دیکھئے "آغاخانیوں کے سیاسی عزائم اہل وطن کے لئے ایک لمحہ فکریہ"

۷۔ آغاخانیوں کے نزدیک امام کا مرتبہ

ایک طرف اسمٰعیلی ائمہ کے حسب و نسب میں سو طرح کے شکوک و شبہات ہیں اور دوسری

طرف اسمٰعیلی عقائد میں "حاضر امام" کو معبود کا مرتبہ دیا گیا ہے، آغا خانی حضرات اللہ تعالیٰ کے بجائے "حاضر امام" کی عبادت کرتے ہیں - آغا خان سوم کہتے ہیں -

"میں براہ راست حضرت محمد ﷺ کی نسل سے تعلق رکھتا ہوں اور دو کروڑ مسلمانوں کی کثیر تعداد مجھ پر ایمان رکھتی ہے مجھے اپنا روحانی پیشوا مانتی ہے مجھے خراج ادا کرتی ہے اور میری عبادت کرتی ہے ۔"

(ایوولیوشنگ گائیڈ - از قاسم علی ایم جے) شائع کردہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن پاکستان کراچی)

۸- آغا خانیوں کے بارے میں فتویٰ شائع کرنے کی ضرورت -

بہت سے مسلمان، آغا خانیوں کے عقائد و نظریات سے واقف نہیں، اس لئے وہ آغا خانیوں کو بھی مسلمانوں کا فرقہ تصور کرتے ہیں اور خود آغا خانی اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ایک مسلمان کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں عام مسلمانوں کی آگاہی اور خود بھولے بھالے آغا خانیوں کی اطلاع کے لئے یہ فتویٰ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ آغا خانی عقائد اسلام کی ضد ہیں اور جو شخص آغا خانی عقائد پر ایمان رکھتا ہو اس کا اسلامی برادری سے کوئی تعلق نہیں وہ ملت اسلامیہ سے خارج، کافر، مرتد اور زندیق ہے - آغا خانیوں کے جو عقائد اس فتویٰ میں با حوالہ درج کئے گئے ہیں ان کے ملاحظہ کے بعد کسی ادنیٰ عقل و فہم کے آدمی کو بھی شک نہیں رہ جاتا کہ آغا خانی مسلمان نہیں - بلکہ کافروں کا ایک ٹولہ ہے -

ذرا انصاف فرمایئے کہ -

۱- جو فرقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا قائل ہو، اور اس کے کلمہ میں یہ داخل ہو - اشهد ان علی اللہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں) وہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے -

یاد رہے کہ اسمٰعیلی عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ حضرت علی میں حلول کر گیا تھا اس لئے

حضرت علی خود خدا تھے اور حضرت علیؓ کے بعد یکے بعد دیگرے اسمٰعیلی ائمہ میں اللہ تعالیٰ کا حلول ہوتا رہا گویا اسمٰعیلیوں کے عقیدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

حاضر امام بعینہٖ علی ہے اور
علی بعینہٖ اللہ ہے۔ لہذا
حاضر امام بعینہٖ اللہ ہے

یہی وجہ ہے کہ اسمٰعیلی فرقہ حاضر امام کو خدا سمجھ کر اس کی عبادت کرتا ہے اسی کو قاضی الحاجات سمجھتا ہے اسی سے دعائیں کرتا ہے اسی کو حی و قیوم مانتا ہے اور اسی کے سامنے سجدہ کرتا ہے۔

۲۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کی شریعت قیامت تک کے لئے ہے لیکن آغاخانی عقیدہ کے مطابق ساتویں امام مولانا محمد بن اسمٰعیل سابع النطقا ہیں جس کا مطلب ہے کہ جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت رسول تھے جن کی شریعت سے پہلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں اس طرح آغاخانیوں کے نزدیک ساتوں امام محمد بن اسمٰعیل بھی مستقل صاحب شریعت رسول ہیں، جن کی باطنی شریعت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری شریعت منسوخ ہو گئی۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے ڈاکٹر زاہد علی کی کتاب "تاریخ فاطمین مصر" حصہ دوم فصل ۳۵ نیز "ہمارے اسمٰعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام" فصل ۶)

سب جانتے ہیں کہ قادیانی فرقہ باجماع امت کافر مرتد اور زندیق ہے کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی و رسول مانتا ہے۔ حالانکہ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب شریعت رسول نہیں، بلکہ غیر شرعی نبی ہے جب مرزائی قادیانی مرزا کو "غیر تشریعی نبی" ماننے کی وجہ سے اسلام سے خارج اور کافر مرتد ہیں تو آغاخانی ٹولہ، امام محمد بن اسمٰعیل کو صاحب شریعت رسول مان کر کیوں کافر اور خارج از اسلام نہیں ہوگا؟

۳ - آغا خانیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حاضر امام جب چاہے ظاہر شریعت کو معطل کر سکتا ہے چنانچہ آغا خانیوں کے امام حسن علی ذکرہ السلام نے ۵۵۹ھ میں شریعت کے معطل ہونے کا اعلان کیا ہے اور اسمٰعیلیوں کو طوقِ شریعت سے آزاد کر دیا۔

اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے " نور مبین " ۳۹۸ - ۴۰۲ - ۴۲۰ اور تاریخ فاطمین مصر حصہ دوم صفحہ ۱۷۲ - ۱۷۸)

۴ - اسمٰعیلی فرقہ قیامت حشر و نشر حساب و کتاب اور ثواب و عذاب کا بھی قائل نہیں ۔ ان کے نزدیک قیامت کا مفہوم یہ ہے ۔

دبستان المذاہب کی روایت کے بموجب اسمٰعیلی عقائد میں امام حق کے طرف سے جو نفس کی تفتیش ہوتی ہے اس کا نام قیامت ہے ان کا عقیدہ ایسا ہے کہ لوگ جب خدا کے قرب میں پہنچتے ہیں اس وقت (قیامت) قائم ہوتی ہے اور اس وقت شریعت کی تکالیف سب دور ہو جاتی ہیں اس قیامت کے معنی یہ ہیں کہ حضرت امام اپنے امامت کے زمانے میں مخلوق خالق کے ساتھ توسل کراتا ہے اس لئے ان کے اوپر سے شریعت کے مراسم اٹھالیا ہے "

" آثار محمدی کی روایت کے بموجب حضرت امام حسن علی ذکرہ السلام نے ان لوگوں کو علم

ؔ لیکن ان کا یہ دعویٰ غلط ہے وہ بھی سمٰعیلی باطنیوں کی طرح مرزا کو صاحب شریعت رسول سمجھتے ہیں جس کی کچھ تفصیل میرے رسالہ " قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین " میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے ۔

تاویل سکھائے اور بتایا کہ دنیا قدیم ہے۔ جاودانی ہے قیامت صرف روحانی ہے۔ بہشت و دوزخ معنوی (باطنی) ہیں ہر ایک شخص کی قیامت اس کی موت ہے۔ باطن میں خلقت کو خدا تعالیٰ کی خدمت میں رہنا چاہیئے اور ظاہر میں صوابی زندگی کے طور پر زندگی بسر کرنی چاہیئے جس کے لئے تمام شریعت کے اعمال کی پابندی اور بندشیں مخلوق سے اٹھالی جاتی ہیں "

(الموت میں اسمٰعیلیوں کی عید القیام)

حضرت امام حسن علی ذکریا اسلام نے اپنی سلطنت کے تمام ملکوں کے اسمٰعیلیوں کو جمع کیا، اور امامت وسلطنت کے تخت پر جلوہ افروز ہو کر مجمع عام کے سامنے فرمایا کہ قائم القیامہ میرے ذریعہ ہے اس دن کو الموت کے تمام اسمٰعیلیوں نے بڑا جشن منایا اور یہ دن تاریخ میں "عید القیام" کے طور پر مشہور ہوا۔" (نور مبین صفحہ ۳۹۹ ۔ ۴۰۰)

گویا اسمٰعیلی عقیدہ کے مطابق جب امام شریعت کی بندشیں اٹھا کر لوگوں کو شریعت کے اعمال آزاد کر دیتا ہو تو یہی قیامت ہے۔

جس شخص نے قرآن کریم میں قیامت، حشر و نشر اور جزا و سزا کی تفصیل پڑھی ہوں کیا وہ آغاخانیوں کے انکار قیامت کے عقیدہ کو کفر و زندقہ قرار دینے میں تامل کر سکتا ہے۔

۴۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے۔

۱۔ توحید و رسالت کی شہادت دینا (۲) پنجگانہ نماز ادا کرنا (۳) ماہ رمضان کے روزے (۴) زکوٰۃ (۵) حج بیت اللہ۔ کوئی شخص جو ان پانچ ارکان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو

وہ مسلمان نہیں ہو سکتا ۔ آغاخانی ان پانچوں ارکان کے منکر ہیں نہ وہ توحید و رسالت کے قائل ہیں نہ نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ کے ، جو لوگ ان پانچوں ارکان کے منکر ہوں ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کیا تعلق ہے اور ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے ۔

۵ ۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم آخری کتاب ہدایت ہے اور وہ ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے لیکن آغاخانی قرآن کریم کو تحریف شدہ سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک امام کا فرمان قرآن سے بالاتر ہے ۔

آغاخان سوم کے فرامین کا جو مجموعہ "کلام امام مبین" کے نام سے شائع کیا ہے اس کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیے ۔

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن شریف میں سے نکال دیا گیا ہے اور کچھ بڑھا دیا گیا ہے ۔ امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک چیز نئی ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد ہم بتلائیں گے ۔ (کلام امام مبین صفحہ ۹۷ ۔ فرمان ۳۸) بحوالہ مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن انڈیا بمبئی

جس امام کی باری ہوتی ہے اس کے فرمان پر عمل کرو تو فائدہ ہو گا ۔ اصل میں توریت انجیل زبور اور قرآن ۔ یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقفہ پر نازل ہوئی تھیں قرآن شریف بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں ردّ و بدل کر دیا گیا ہے آگے کے الفاظ پیچھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں ۔

تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھلائیں گے ۔ صفحہ (۹۶) کلام امام مبین

آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گنان ہے قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے گنان کو سات سو سال ہوتے ہیں ۔ تم لوگوں کے لئے گنان ہے اور اسی پر عمل کرنا ۔ (صفحہ ۸۱ فرمان ۳۱) کلام امام مبین

حضرت علی مرتضیٰ نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھکو رسول اللہ نے دی ہے اور آپ لوگوں کو

پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے ___ اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمانؓ کی کتاب ہے وہ کافی ہے۔ آپ کی کتاب کی ہم کو ضرورت نہیں ہے اس پر مرتضیٰ علی نے فرمایا کہ اس کتاب کی رتی برابر خبر آپ لوگوں کو تا قیامت نہیں ملے گی یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔

وہ کتاب بقیہ دس سپارے ہیں جس کے بارے میں پیر صدرالدین نے "گنان" میں سمجھایا ہے۔ اس کے مطابق عمل کرو۔ (کلام امام مبین صفحہ ۲۴۔ فرمان ۲۰)

آپ جانتے ہیں کہ انسان کی زندگی اور دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے جس میں صحیح ہدایت امام حاضر ہی دے سکتے ہیں۔ اسمٰعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے۔ مگر زندہ امام ہے (ہدایت کے لئے)

(کلام امام مبین صہ ۳۹۳ فرمان ۵۳۰)

(مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

آغاخانیوں کے کفریہ عقائد بے شمار ہیں مگر میں انہی پانچ نکات پر اکتفا کرتے ہوئے اہل فہم کو انصاف کی دعوت دیتا ہوں وہ خود فیصلہ کریں کہ کیا ان عقائد کے بعد آغاخانیوں پر کفر کا فتویٰ حق بجانب ہیں۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ آغاخانیوں کے کفر کا فتویٰ صرف موجودہ دور کے اہل علم اور مفتیان کرام نے نہیں دیا، بلکہ ہمیشہ سے علمائے امت ان کے کفر و ارتداد اور زندقہ و الحاد پر متفق چلے آئے ہیں گویا قادیانی گروہ کی طرح آغاخانی گروہ کا خارج از اسلام ہونا بھی قطعی و یقینی اور متفق علیہ مسئلہ ہے، مناسب ہوگا کہ اس ضمن میں دور قدیم کے چند اکابر کے فتوے بھی نقل کر دئے جائیں۔

امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی (المتوفی ۵۰۵ھ) اپنے رسالہ المستظہری میں جو "فضائح الباطنیہ" کے نام سے مشہور ہے لکھتے ہیں۔

والقول الوجيز فيه أنه يُسْلَكُ بهم مسلك المرتدين في النظر في الدم والمال والنكاح والذبيحة ونفوذ الأقضية وقضاء العبادات . أما الأرواح فلا يُسْلَكُ بهم مسلك الكافر الأصلي ، إذ يتخير الإمام في الكافر الأصلي بين أربع خصال : بين المن والفداء والاسترقاق والقتل . ولا يتخير في حق المرتد ، بل لا سبيل إلى استرقاقهم (۲) ولا إلى قبول الجزية منهم ولا إلى المن والفداء ، وإنما الواجب قتلهم (۳) وتطهير وجه الأرض منهم — هذا حكم الذين يُحكم بكفرهم من الباطنية .

(فوٹو - فضائح الباطنیہ ص ۱۵۶ - طبع قاہرہ)

ترجمہ :- ان کے (اسمٰعیلیوں کے) بارے میں مختصر بات یہ ہے کہ خون، مال، نکاح، ذبیحہ فیصلوں کے نفاذ اور قضائے عبادات کے بارے میں ان کا حکم مرتدین کا ہے لیکن ان کی جان لینے کے بارے میں ان کے ساتھ کافر اصلی کا معاملہ نہیں کیا جائیگا کیونکہ کافر اصلی کے معاملہ میں براہ راست حکومت کو اختیار ہے کہ بطور احسان ان کو چھوڑ دے یا فدیہ لیکر چھوڑ دے یا ان کو قتل کر دے یا اُن کو غلام بنالے لیکن مرتدین کے معاملے میں اس کو یہ اختیار نہیں۔ ان کو غلام نہیں بنایا جاسکتا، نہ ان سے جزیہ قبول کیا جاسکتا ہے نہ ان کو بطور احسان یا فدیہ لے کر چھوڑا جاسکتا ہے بلکہ ان کا قتل واجب ہے اور خدا کی زمین کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کر دینا ضروری ہے یہی حکم ان باطنیوں اسمٰعیلیوں کا ہے جو کفریہ عقائد رکھتے ہیں۔

امام ابو محمد علی بن احمد ابن حزم الظاہری (المتوفی ۴۵۶ھ) کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل میں عقیدہ حلول کے بارے میں لکھتے ہیں۔

واما من قال ان الله عز وجل هو فلان لانسان بعينه أو ان الله تعالى يحل في جسم من اجسام خلقه أو ان بعد محمد صلى الله عليه وسلم نبيا غير عيسى بن مريم فانه لا يختلف اثنان في تكفيره لصحة قيام الحجة

بکل هذا على کل أحد ث) (فوٹو، کتاب الفصل فی الملل والاہواوالنحل حافظ ابن حزم ص ۲۴۹ ج ۳)

ترجمہ :- جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی ہے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کے جسم میں حلول کرتا ہے یا یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے آئے گا، تو ایسے شخص کے کافر ہونے کے بارے میں دو آدمیوں کا بھی اختلاف نہیں کیونکہ ان تمام امور میں ہر شخص پر حجت قائم ہو چکی ہے۔

دوسری جگہ امامیہ کے عقائد کو ذکر کر کے امام ابن حزم لکھتے ہیں۔

﴿ قال ابو محمد ﴾ وکل هذا کفر صریح لاخفاء به فهذه مذاهب الامامیة وهي المتوسطة في الغلو من فرق الشیعة واما الغالیة من الشیعة فهم قسمان قسم اوجبت النبوة بعد النبي صلی الله علیه وسلم لغیره والقسم الثاني اوجبوا الالهیة لغیر الله عز وجل فلحقوا بالنصاری والیهود وکفروا اشنع الکفر (فوٹو، کتاب الفصل فی الملل والاہواوالنحل حافظ ابن حزم ص ۱۸۳ ج ۴)

ترجمہ :- یہ تمام باتیں صریح کفر ہیں جن میں کوئی خفا (پوشیدگی) نہیں یہ امامی کے مذاہب ہیں جو غلو میں متوسط ہیں، رہے شیعوں کے غالی فرقے، تو ان کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے لوگوں کے لئے نبوت ثابت کی۔ دوسری قسم وہ ہے جنہوں نے غیر اللہ کے لئے الوہیت ثابت کی جس کی وجہ سے وہ یہود و نصاریٰ کے زمرے میں شامل ہو گئے اور بدترین کفر کے مرتکب ہوئے۔

امام ابو منصور عبد القاہر بن طاہر البغدادی (المتوفی ۴۲۹ھ) الفرق بین الفرق میں لکھتے ہیں۔

قال عبد القاهر: الذی یصح عندی من دین الباطنیة انهم دهریة زنادقة یقولون بقدم العالم وینکرون الرسل والشرائع، کلها لمیلها الی استباحة کل مایمیل الیه الطبع،

(فوٹو، کتاب، الفرق بین الفرق - ص ۱۷۷)

ترجمہ :- باطنیہ (اسماعیلیہ) کے دین کے بارے میں جو چیز میرے نزدیک محقق ہوئی وہ یہ ہے کہ یہ لوگ دہریے ہیں زندیق ہیں عالم کو قدیم مانتے ہیں، رسولوں اور شریعت کے یکسر منکر ہیں اور ان تمام چیزوں کو جن کی طرف ان کی طبیعت مائل ہو ان کو حلال سمجھتے ہیں۔

مسند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (المتوفی ۱۲۳۹ھ)
تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں۔

ونیز معلوم شد کہ حکم تکفیر و حکم ارتداد شیعہ بلا اختلاف منطبق ست بر حال غلاۃ و کیسانیہ و اسماعیلیہ

(فوٹو، تحفہ اثنا عشریہ، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۱)

ترجمہ:۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ غالی شیعوں، کیسانیہ اور اسمٰعیلیوں پر بغیر کسی اختلاف کے کفر و ارتداد کا حکم نافذ ہے۔

علامہ محمد امین ابن عابدین شامی (المتوفی ۱۲۵۲ھ) رد المحتار میں لکھتے ہیں

[تنبيه] يعلم مما هنا حكم الدروز والتيامنة فإنهم في البلاد الشامية يظهرون الإسلام والصوم والصلاة مع أنهم يعتقدون تناسخ الأرواح وحل الخمر والزنا وأن الألوهية تظهر في شخص بعد شخص ويجحدون الحشر والصوم والصلاة والحج، ويقولون المسمى به غير المعنى المراد ويتكلمون في جناب نبينا صلى الله عليه وسلم كلمات فظيعة؛ وللعلامة المحقق عبد الرحمن العمادي فيهم فتوى مطولة" وذكر فيها أنهم ينتحلون عقائد النصيرية والإسماعيلية الذين يلقبون بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف. ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحل إقرارهم في ديار الإسلام بجزية ولا غيرها، ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم؛ وفيهم فتوى في الخيرية أيضا فراجعها.

مطلب جملة من لا تقبل توبته

والحاصل أنهم يصدق عليهم اسم الزنديق والمنافق والملحد. ولا يخفى أن إقرارهم بالشهادتين مع هذا الاعتقاد الخبيث لا يجعلهم في حكم المرتد لعدم التصديق، ولا يصح إسلام أحدهم ظاهرا إلا بشرط التبري عن جميع ما يخالف دين الإسلام لأنهم يدعون الإسلام ويقرون بالشهادتين وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم أصلا.

(فوٹو۔ کتاب رد المحتار، شامی۔ ص ۲۴۴ ج ۴۔ طبع بیروت)

ترجمہ:۔ یہیں سے دروزیوں اور تیامنہ کا حکم معلوم ہو جاتا ہے یہ لوگ شام کے علاقوں میں اسلام کا اظہار کرتے ہیں اور نماز روزہ بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ کا عقیدہ رکھتے ہیں شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ کہ الوہیت ایک کے بعد دوسرے شخص میں ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ یہ لوگ حشر اور نماز، روزہ اور حج کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ حقیقت معنیٰ مراد کے علاوہ ہے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھناؤنے الفاظ بولتے ہیں۔ ان کے بارے میں علامہ محقق عبدالرحمٰن عمادی کا ایک طویل فتویٰ ہے جس میں ذکر کیا ہے کہ یہ لوگ نصیری اور اسمٰعیلی عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور

باطنیہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور جن کا تذکرہ صاحب مواقف نے کیا ہے اور مذاہب اربعہ کے علمائے یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ ان کو دارالاسلام میں ٹھہرنے کی اجازت دینا حلال نہیں نہ جزیہ کیساتھ اور نہ بغیر جزیہ کے نہ ان کی عورتوں سے نکاح جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے - نیز ان کے بارے میں فتاویٰ خیریہ میں بھی فتویٰ ہے اس کو دیکھ لیا جائے - حاصل یہ کہ ان پر زندیق، منافق اور ملحد کا لقب صادق آتا ہے اور مخفی نہیں کہ ان خبیث عقائد کے باوجود ان کا دعویٰ اسلام، ان کو مرتد کے حکم میں قرار نہیں دیتا کیونکہ تصدیق مفقود ہے اور ان میں سے کسی کا بظاہر دعویٰ اسلام قابل اعتبار نہیں جب تک کہ ان تمام عقائد سے برأت کا اعلان نہیں کرتا جو دین اسلام کے خلاف ہیں کیونکہ اسلام کا تو وہ دعویٰ کرتے ہیں اور شہادتوں کا بھی اقرار کرتے ہیں (لہٰذا ان کا صرف دعویٰ اسلام کافی نہیں، بلکہ تمام غلط عقائد سے بیزاری کا اعلان شرط ہے) اور اگر ان میں سے کوئی ہاتھ آجائے تو اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی (بلکہ اس کا قتل واجب ہو گا)

حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ امداد الفتاویٰ جلد ششم صفحات ۱۱۰ سے ۱۱۵ تک آغاخانی جماعت کے بارے میں کفر کا فتویٰ موجود ہے - اس کا ایک فقرہ یہاں نقل کرتا ہوں -

> اور ان کفریات کے ہوتے ہوئے نہ ایسے شخص کا دعویٰ اسلام کافی ہے نہ اس کا نمازی اور روزہ دار ہونا کافی ہے نہ اس پر نماز جنازہ ہے نہ مقابر مسلمین میں دفن کرنا جائز ہے اور نہ مصلحت کے سبب کافر کو مسلمان کہنا یا اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کرنا جائز ہے - (امداد الفتاویٰ ج ۶ ص ۱۱۴)

وللہ الحمد اولاً و آخراً

محمد یوسف لدھیانوی

علامہ بنوری ٹاؤن - کراچی ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلاِستِفتاءُ

کیا فرمائیں گے علمائے دین متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ چترال کے علاوہ گلگت، کراچی اور دیگر علاقوں میں اسمٰعیلی (آغاخانی) فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کافی تعداد آباد ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں مگر ان کے عقائد ونظریات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) کلمہ :- اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ اللّٰهِ ۔

(۲) امام :- یہ لوگ آغاخان کو اپنا امام مانتے ہیں اور اسی کو جملہ اشیاء اور ہر نیک و بد کا مالک جانتے ہیں اور اس کے اقوال و احکامات کو فرمان کا نام دیتے ہیں اور اس کے فرمان ماننے کو سب سے بڑا فرض سمجھتے ہیں۔

(۳) شریعت :- ظاہری شرع کی پابندی نہیں کرتے بلکہ آغاخان کو قرآن ناطق، کعبہ بیت المعمور اور سب کچھ جانتے ہیں ان کی کتابوں میں ہے کہ اس ظاہری قرآن میں جہاں کہیں "اللہ" کا لفظ آیا ہے ان سے مراد امام زمان (آغاخان) ہے۔

(۴) نماز پنجگانہ کے منکر ہیں :- ان کے بجائے تین وقت کی دعاؤں کے قائل ہیں۔

(۵) مسجد :- مسجد کے بجائے جماعت خانہ کے نام سے اپنے لئے مخصوص عبادت خانہ بناتے ہیں۔

(۶) زکوٰۃ :- شرعی زکوٰۃ کو نہیں مانتے اس کے بجائے اپنے ہر قسم کے مال کا دسواں حصہ مال واجبات اور "دشوند" کے نام سے آغاخان کے نام پر دیتے ہیں۔

(۷) روزہ :- رمضان المبارک کے روزہ کے منکر ہیں۔

(۸) حج :- حج بیت اللہ کے منکر ہیں اس کے بجائے آغا خان کی دیدار کو حج کہتے ہیں

(۹) سلام :- السلام علیکم کے بجائے ان کا مخصوص سلام "یا علی مدد" ہے

(۱۰) جواب سلام :- وعلیکم السلام کے بجائے "یا علی مدد" کے جواب میں وہ مولا علی مدد کہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ (۱) ان عقائد ونظریات کے باوجود کیا یہ فرقہ مسلمان کہلانے کا مستحق ہے یا کافر ہے؟

(۲) ان پر نماز جنازہ جائز ہے؟

(۳) مسلمانوں کے مقبرہ میں ان کو دفنانا جائز ہے؟

(۴) ان کے ساتھ مناکحہ جائز ہے؟

(۵) ان کا ذبیحہ حلال ہے؟

(۶) کیا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جا سکتا ہے؟ للہ جواب صادر فرما کر مسلمانوں کے الجھنوں کو دور فرمائیں۔

واجرکم علی اللہ

المستفتی :- قاضی خلیل الرحمٰن چترالی، دار العلوم سرحد پشاور

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی مدظلہم کا فتویٰ

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

فرقہ آغاخانی جن عقائد اور نظریات کا حامل ہے ان کے پیش نظر اس فرقہ کو مذہب اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ان کے عقائد اور نظریات کی بنا پر ان کا مشرک اور کافر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں چنانچہ بطور نمونہ ان کے چند اہم عقائد ملاحظہ ہوں۔

۱ــــ اسلامی کلمہ " لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ " کی بجائے ان کا کلمہ " اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ واشہد ان امیر المومنین علی اللہ " یعنی گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ امیر المومنین علی اللہ ہیں [۱]

۲ــــ آغاخانی فرقہ اللہ کے بجائے اپنے امام حاضر کی عبادت کرتا ہے۔[۲]

۳ــــ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علیؓ کی بیوی بتلاتا ہے۔[۳]

۴ــــ اسلامی سلام " السلام علیکم " کی بجائے ان کا سلام " یاعلی مدد " اور اس کا جواب یہ لوگ " وعلیکم السلام " کی جگہ " مولا علی مدد " دیتے ہیں [۴]

---

[۱] اسمٰعیلی تعلیمات کتاب ۱۹۶۸ء، شائع کردہ :- اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن پاکستان (کراچی) [۲] حوالہ : گینان برہم پرکاش از پیر شمس الدین۔ مجموعہ مقدس گینان صفحہ نمبر ۲۹۷ ۔ مطبوعہ۔ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی [۳] حوالہ۔ گینان مومن چیتامنی، از سید امام شاہ، مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ نمبر ۱۴۴ ۔ مطبوعہ، اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن۔ برائے انڈیا بمبئی [۴] حوالہ۔ سبق ۲ صفحہ ۶ " شکشمن مالا " درسی کتاب، ناشر اسکولز مطبوعہ ایضاً۔

۵ — ساتویں امام مولانا محمد بن اسمٰعیل نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی ہے۔ ۵؎

۶ — اللہ تعالیٰ اپنے اوتار میں غریبوں پر رحم کرنیوالا پروردگار "مولی" امام حاضر کے روپ میں ہو کر تشریف فرما ہے۔ ۶؎

۷ — امام حاضر کے عقل کل ہے اسی وجہ سے جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے یعنی وہ عالم الغیب والشہادت ہے۔ ۷؎

۸ — اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں شریک قرار دینا شرک نہیں ہے بلکہ ان کے امام کے بجائے دوسرے کسی کو امام تسلیم کرنا شرک ہے۔ ۸؎

۹ — انبیاء علیہم السلام کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ان سے گناہ سرزد ہو سکتا ہے وہ معصوم نہ تھے اور انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے۔ بخلاف حضرت علی اور ان کی نسل سے ہونے والے ائمہ کہ انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہیں تھے۔ اور یہ سب ملائکہ بالفعل اور معصوم ہیں اور انبیاء اور مرسلین سے چار درجے افضل ہیں۔ ۹؎

۵؎ حوالہ، ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام، صفحہ نمبر ۹۲، و ص ۹۳۔ ۶؎ حوالہ: تعارفی صفحہ نمبر ۲ شکشن مالا ۲۱ درسی کتاب برائے ریلیجس نائٹ اسکول۔ پبلشر۔ شعبہ تعلیم اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

۷؎ حوالہ: "مارگ درشکا" حصہ ۲ صفحہ ۸۱۔ درسی کتاب برائے ریلیجس نائٹ اسکول۔ مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔ ۸؎ "ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۴۲۹۔ اس کی اصل عبارت یہ ہے "الشرک فی الحدود لا فی المعبود" یعنی حدود دین شریک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا، اور ان کے اعتقاد کے مطابق ان کے امام اور امام کے مددگاروں کو "حدود" کہا جاتا ہے (تو حدود کے بارے میں شرک ہو سکتا ہے جس کا مطلب بھی ہو سکتا ہے بندہ نے فتوی میں تحریر کیا) ملاحظہ ہو۔ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹۹ و ص ۳۰۰۔

۹؎ حوالہ۔ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۷۰ و ص ۷۱۔

۱۰ — پیر شاہ یعنی امام حاضر ان کے گناہ بخش دیتے ہیں [10]

۱۱ — قرآن مجید کے چالیس سپارے ہیں آخری دس سپارے علی گھر واپس لے گئے۔ موجودہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں ہے بلکہ حضرت عثمان کی کتاب ہے [11]

۱۲ — قرآن مجید ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے اور دوسروں کے لئے "گنان" ہے اور اسی پر عمل کرنا چاہیئے [12]

۱۳ — امام حاضر کا فرمان اللہ کے کلام کے برابر ہے [13]

۱۴ — امام حاضر میں اللہ کا نور حلول کیا ہوا ہے، اور فرقہ آغا خانی اسی کو سجدہ کرتا ہے [14]

۱۵ — حضرت علی اللہ کا اوتار ہے [15]

۱۶ — جو لوگ علی کو دل سے اللہ مانیں گے ان کی آل و اولاد میں اضافہ ہوگا اور وہ فلاح پائیں گے اور "نر علی" پوری کائنات کا خالق مطلق ہے [16]

۱۷ — نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ جو ارکان اسلام ہیں ان کی ضرورت سے انکار کرتے ہیں [17] بلکہ نماز کی جگہ آغا خانی پر فرض ہے کہ تین وقت ان کی عبادت گاہ "جماعت خانہ" میں جا کر دعا کریں [18] اور زکوٰۃ کی جگہ "دسوندھ" یعنی آمدنی میں سے ہر روپیہ پر دوآنہ ادا کرنا فرض ہے اور جو ان کا امام حاضر کا دیدار ہے [19]

---

[10] حوالہ: سبق نمبر ۱۷ صفحہ نمبر ۱۲ "بکشمی مالا" کے جی، [11] ایضاً [11] کلام امام مبین۔ حصہ اول، صفحہ ۶۲ فرمان ۲۰ مجموعہ مقدس گنان صفحہ ۹۵، ہمارا اسمٰعیلی مذہب، مقدمہ۔ [12] فرمان نمبر ۳۱۔ صفحہ نمبر ۸۱ حصہ نمبر ۱ کلام امام مبین آغا خان ۱۱۱ کے فرامین کا مجموعہ۔ مطبوعہ۔ اسمٰعیلی ایسوسی ایشن برائے انڈیا۔ [13] کلام الٰہی اور فرمان امام صفحہ ۶۲ از عالیجاہ سلطان ۷م، نور محمد، مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے تنزانیہ۔ [14] حوالہ سبق ۱۷ صفحہ ۳ "بکشمی مالا" ۱۱ درسی کتاب برائے ریلیجس نائٹ اسکول۔ مطبوعہ۔ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی [15] حوالہ۔ گنان مومن چیتامنی از سید امام شاہ، مجموعہ مقدس گنان صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔ [16] حوالہ۔ گنان مومن چیتامنی از سید امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۱۳، مطبوعہ ایضاً [17] ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام صفحہ ۱۳۶ [18] خزینہ جواہر صفحہ ۱۶ مطبوعہ "اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن پاکستان کراچی [19] مجلس (ریلیجس کمیٹی) نو جماعت خانہ بلڈنگ روڈ کراچی ۲، کی طرف سے شائع کردہ آغا خانی مذہب، عبادات کا نظام، اشتہار۔

۱۸ ـــ ھو الحی القیوم کی عمل تصویر امام حاضر ہیں ۲۰

۱۹ ـــ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کرنیوالا "دانا و شنو" ہے ۲۱

۲۰ ـــ خواجہ ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت در سالت سپرد کی ہے ۲۲

ان کے علاوہ بہت سے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کی تفصیلات ان کی شائع کردہ اپنی مذہبی اور درسی کتابوں میں موجود ہیں، جن کو معلوم کرنے کے بعد کوئی عالم اور عقلمند تو درکنار ایک غیر عالم شخص بھی ان کو مومن اور مسلمان تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو سکتا، اور اس قسم کے عقائد اور نظریات رکھنے والوں کے متعلق فتاوی شامی کے اندر علامہ ابن عابدین تحریر فرماتے ہیں:-

ترجمہ:- باب المرتدین میں اقسام کفار بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ "یہیں سے درو زیوں اور تیا نیوں کا حکم معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وہ بلاد شام اپنے مسلمان ہونا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں حالانکہ وہ تناسخ ارواح (یعنی آگوان) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال جانتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے اماموں کے روپ میں خود خدا تعالیٰ جلوہ گر رہتے ہیں اور یہ لوگ حشر نشر اور نماز روزے کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گندی گندی باتیں کہتے ہیں، آگے علامہ شامی مزید فرماتے ہیں کہ "ان کے ساتھ رشتہ نکاح کرنا ناجائز ہے اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں ہے اور فتاوی خیریہ کے اندر بھی ان کے متعلق کفر کا فتوی مذکور ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ وہ زندیق منافق اور ملحد ہیں (رد المختار ج ۳ ص ۳۲۶ مطبوعہ ماجدیہ کوئٹہ)

اور فتاوی عالمگیریہ میں مذکور ہے۔

---

۲۰ کلام امام مبین، فرامین امام سوم، حصہ اول ص ۵

۲۱ گنان مومن چیتامنی از پیر امام شاہ۔ مقدس گینانوں کا مجموعہ ص ۱۰۴،

۲۲ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۳ و ص ۶۴،

ترجمہ :- ان روافض کو کافر جاننا واجب ہے جن کے عقائد مندرجہ ذیل ہوں - مرنے پھر زندہ ہو کر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں - روحیں جسمانی ڈھانچے بدل کر دنیا میں پھر نئے روپ میں آجاتی ہیں - اللہ تعالیٰ اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالیٰ کی روح منتقل ہو جاتی ہے - ایک باطنی امام کے آنے تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل رہے گا - جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس لیجانیکی بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاتے رہے -

مندرجہ بالا عقائد کے حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین جیسے ہیں (فتاویٰ عالمگیریہ صـ۲۶۴ ج ۔۲) مطبوعہ ماجدیہ کوئٹہ)

اس کے علاوہ دور حاضر کے تمام علماء محققین اور مفتیان اہل سنت والجماعت نے بھی آغاخانی فرقہ کا کافر و مشرک ہونے اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے متعلق متفقہ فیصلہ دیا اور تحریری فتویٰ صادر فرمایا - چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، امداد الفتاویٰ کے اندر بعنوان الحکم الحقانی فی حزب الاغاخانی، ایک مفصل فتویٰ اس کے کفر کے بارے میں تحریر فرمایا - مفتی اعظم پاکستان محمد شفیع صاحب مرحوم نے بعنوان "تکفیر کے اصول اور آغاخانی فرقہ کا حکم" ایک مستقل رسالہ کی شکل میں ان کے متعلق ایک مفصل فتویٰ صادر فرمایا ہے - مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نے حلول الٰہیہ اور قرآن مجید کی کمی زیادتی کے اعتقاد رکھنے والوں کے بارے میں کفر کا فتویٰ اور ان کے ساتھ رشتے طے کرنیکو ناجائز قرار دیا - (کفایت المفتی ج ۔۱) اور علامہ انور شاہ کشمیری - "اکفار الملحدین" کے اندر تحریر فرماتے ہیں - اسمٰعیلی فرقہ سے توبہ طلب نہیں کی جائے گی اور باوجود اظہار توبہ کے ان کو قتل کر دیا جائے گا - (احکام القرآن صـ۵۴ ج ۱ بحوالہ اکفار الملحدین صـ۳۷)

نیز دار العلوم دیوبند، مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، جامعۃ العلوم الاسلامیہ

بنوری ٹاؤن کراچی ، دارالعلوم کراچی ، جامعہ فاروقیہ کراچی ، جامعہ عربیہ خیر المدارس ملتان ، جامعہ قاسم العلوم ملتان ، جامعہ مدنیہ لاہور ، جامعہ اشرفیہ لاہور ، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ، دارالعلوم سرحد ، اور پاکستان کے تمام مدارس دینیہ اور دنیا کے مشہور و معروف درسگاہ جامعہ ازہر اور سعودی عربیہ کے مشہور عالم دین شیخ عبدالعزیز بن باز کی متفقہ رائے یہی ہے کہ اس قسم کے عقائد کے حامل آغاخانی فرقہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے -

لہٰذا ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کرنا ، ان کے ساتھ رشتے ناطے کرنا ، ان کا جنازہ پڑھنا ، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں ہے -

فقط ، واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن ۔ کراچی ۵ (پاکستان)

المفتی ولی حسن
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی ۵

مولانا حبیب اللہ مختار صاحب
قاری عبدالحق صاحب
مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب
حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب

دارالافتاء جامعہ علوم اسلام

حضرت مولانا محمد صاحب
حضرت مولانا مفتاح اللہ صاحب

الجواب :- اسمٰعیلی فرقہ جس کا رہبر آغاخان ہے اس فرقہ کے عقائد کفریہ اظہر من الشمس ہیں ان کے کفر میں شک کرنا بھی باعث کفر ہے۔

محمد بدیع الزمان استاذ حدیث
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن
[illegible]

مفتاح اللہ عفی عنہ

عبدالحلیم غفرلہ

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
دار الافتاء
کراچی پاکستان

آغاخانی فرقہ اسماعیلیہ کا بدترین فرقہ ہے، اسمٰعیلیہ کی تمام شاخیں اسلام سے خارج ہیں آغاخانی حضرت علی کی الوہیت کے قائل ہیں اور انہوں نے شریعت کو معطل کر رکھا ہے۔ قرآن، حج نماز سے ان کو کوئی علاقہ نہیں۔ اس لئے ان کے خارج اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں،

واللہ اعلم ۔ محمد عبدالرشید نعمانی

میں عرصہ چھ سال سے ان کی کتابوں کا مطالعہ کر رہا ہوں میرے نزدیک اُن سے بدتر کافر روئے زمین میں ملنا مشکل ہے ۔ محمد انور بدخشانی

آغاخانیوں کا کافر ہونا اور اسلام سے خارج ہونا اظہر من الشمس ہیں، محمد ولی

حضرت مولانا نعیم صاحب
حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب
حضرت مولانا مفتی عطاءاللہ صاحب
حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب
حضرت مولانا مزمل حسین کاپڑیا
حضرت مولانا خالد محمود صاحب
حضرت مولانا مفتی سعیدالرحمٰن صاحب

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد میں نے اسماعیلی فرقہ کے بارے میں استفتاء اور محترم مولانا اصغر علی صاحب زید مجدہ کی جانب سے اسماعیلی فرقہ کی کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات پر جمع کردہ حوالہ جات کو بغور مطالعہ کیا۔

درج شدہ حوالہ جات کی رو سے اسماعیلی فرقہ اور اس جماعت کے پیرو کار حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ان کے بعد بعض آئمہ کے لئے باری تعالیٰ کی الوہیت، ابوبیت، قدرت وغیرہ صفات کے قائل ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اس کے بعد دوسرے ائمہ کے لئے رسالت اور نبوت ثابت کرتے ہیں۔ قرآن کریم کو صحابہ کرام کی تصنیف کردہ کتاب سمجھتے ہیں اور محرف مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ، مذکورہ بالا عقائد و نظریات میں سے ہر عقیدہ اور نظریہ ایسا ہے کہ جس سے آدمی کافر اور مرتد ہو جاتا ہے تو جس فرقہ اور جماعت کی ہزاروں تعداد کفریہ اور گمراہ کن نظریات ہوں تو ان کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کیا تردد ہو سکتا ہے اسی وجہ سے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کی رُو سے وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے اُن کے ساتھ اور دوسرے اسلامی معاشرات جائز نہیں ہیں اُن کا ذبیحہ مسلمانوں کے لئے حلال نہیں ہے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا بھی درست نہیں ہے یہی حکم تمام کافروں کا ہے (اکفار الملحدین)

کتبہ بندہ محمد عبد السلام ملدیوی
اسلام آبادی عفا اللہ عنہ

محمد ادریس کر

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

احمد الرحمن عفی عنہ
مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی

[illegible]

محمد شامزئی

حضرت مولانا مفتی رشید احمد مدظلہم کا فتویٰ

آغاخانی مرتد اور زندیق ہیں ۔ آغاخانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ لوگ بلاشبہ کافر اور مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کا اس خطرناک منصوبہ میں کسی قسم کا تعاون کرنا در حقیقت چند ٹکوں کی خاطر ایمان کو فروخت کرنا ہے ۔ حکومت اسلامیہ پر فرض ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتدین کے پنجۂ کفر سے نجات دلائے اور اسلام کے ان دشمنوں کو عبرتناک سزا دے وہاں کے علماء اور صلحاء اور بااثر لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جلد از جلد اس بارے میں مؤثر اقدامات کریں عوام پر ان لوگوں کا کفر و زندقہ واضح کیا جائے تاکہ اس خطرناک حربہ سے دنیا و آخرت تباہ نہ کریں ۔ وہاں کے مسلمانوں کو پھر باور کرایا جائے کہ آغاخانی ادارہ میں شرکت خواہ کسی درجہ میں، کسی قسم کا تعاون، عمر ممبر وغیرہ بنانا جائز اور حرام ہے ۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح

دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی
رمضان ۱۳۸۳

دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

فتویٰ ہذا میں ہم نے اسماعیلیوں کی قدیم و جدید معتبر کتابوں کے حوالہ جات درج کئے ہیں قدیم کتابوں کے حوالہ جات جناب ڈاکٹر زاہد علی اسماعیلی کی کتاب "ہمارے اسمٰعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام" سے لئے گئے ہیں۔ واقعۃً بقولِ مصنف یہ کتاب صحیح معنوں میں اسمٰعیلی مذہب کی معلومات کا مکمل خزانہ ہے۔

اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کے حوالہ جات پیش کرتے وقت ہم نے اس اس کتاب کا نام بعض جگہ صرف "ہمارا اسمٰعیلی مذہب" اور بعض جگہ "ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام" تحریر کیا ہے۔

مصنف کتاب جناب ڈاکٹر زاہد علی ولد فضل علی حسینی عَلَمْ حیدرآباد دکن کے رہنے والے ہیں آپ بقول خود اصلی نسلی اسماعیلی ہیں۔ آپ پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے اور مولوی فاضل ہیں۔ اور نظام کالج حیدرآباد دکن کے سابق پروفیسر عربی اور وائس چانسلر ہیں۔ آپ "تاریخ فاطمین مصر" کے مؤلف اور دیوان ابن ھانی الاندلسی کے شارح ہیں اور آپ آغا پورہ حیدرآباد دکن میں قائم شدہ "اکاڈمی آف اسلامک اسٹیڈیز" کے رکن رکین ہیں۔

آپ اپنی کتاب "ہمارے اسمٰعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام" کے مقدمہ میں اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ "میں خود اصلاً نسلاً اسمٰعیلی ہوں سات پشتوں سے

میرے گھرانے میں اسمٰعیلی مذہب کا سرمایہ رازِ سربستہ کی طرح سینہ بسینہ منتقل ہوتا چلا آیا ہے" صفحہ ۸ بعنوان مقدمہ اور اپنی اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے یہاں کی مستند اور معتبر خاص کر زمانۂ ظہور کی کتابوں کے اصلی اقتباسات پیش کر دیئے ہیں تاکہ ذمہ داری لکھنے والوں کے سر ہو۔ ان میں دو کتابوں ادعیۃ الایام السبعۃ لمولانا الامام المعز لدین اللہ اور تاویل الشریعۃ من کلام الامام المعز لدین اللہ کو تو ہمارے ظہور کے چوتھے امام کی زبانِ مبارک سے صادر ہونے کا شرف حاصل ہے میری حیثیت ناقلِ محض سے زیادہ نہیں۔ بہر طور ذاتِ اسلاف کے سوا اس ضمیر کا مرجع کوئی اور دوسرا نہیں قرار پاسکتا۔ اب ان کی مزید تحقیق کی ضرورت نہیں"۔ صفحہ ۱۲ بعنوان عرضِ حال۔

میری طرف سے اس میں کوئی بات نہیں صرف مسائل حوالہ جات کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیئے گئے ہیں سوائے تبصروں کے جو میرے ہیں اور جنہیں ناظرین کی تفہیم اور مسائل کی تنقید کی غرض سے علیحدہ لکھا ہے۔ میرے بھائی خود اِن پر غور کریں اور اگر میں کسی مقام پر راہِ راست سے بھٹک گیا ہوں تو مجھے اپنے ارشاد سے متنبہ کریں میں پوری توجہ سے ان کا جواب سننے کے لیے تیار ہوں حق کی تحقیق میں کسی کو تعصب سے کام نہ لینا چاہیئے۔ صفحہ ۶ بعنوان مقدمہ

یہ تالیف چند فصلوں پر مشتمل ہے ہر فصل میں ایک علیحدہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ پڑھنے والے کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اور جس مسئلے کے متعلق وہ چاہے معلومات حاصل کر سکے ہر فصل کے بعد ایک تبصرہ میں نے اپنی طرف سے لکھا ہے جس میں اس مسئلہ سے متعلق چند امور پر توجہ دلائی گئی ہے بہر حال جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب اپنی دعوت کی کتابوں سے ماخوذ ہے ترجمہ کرنے میں امکانی کوشش کی گئی ہے کہ وہ اصل کے مطابق ہو گو ایسا کرنے میں مجھے بعض اوقات اردو محاورہ سے کچھ الگ ہو جانا پڑا۔ حوالے کثرت سے دیئے گئے ہیں۔ جن بھائیوں کو میرے ترجمہ سے تشفی نہ ہو وہ ان حوالوں کی مدد سے اصل کتاب سے خود تحقیق کر کے اطمینان حاصل کر لیں۔ اکثر مواضع پر

اصل اور ترجمہ دونوں نقل کر دیئے ہیں۔ بعض موقعوں پر تکرار سے کام لیا گیا ہے تاکہ مسائل اچھی طرح ذہن نشین ہو سکیں۔

آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ میرے اسماعیلی بھائی تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں تاکہ اُن پر بھی اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے۔ ص۱۰ بعنوان مقدمہ

جدید کتابوں کے حوالہ جات ہم نے اپنے محترم دوست مولانا محمد ظاہر شاہ صاحب کے فراہم کردہ ایک مجموعہ سے لئے ہیں جو کہ اصل حوالہ جات کے فوٹو اسٹیٹ اور ان کے ترجمہ پر مشتمل ہے یہ مجموعہ بھی اسماعیلی مذہب کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے معلومات کا خزانہ ہے۔

اس مجموعہ سے ہم نے جو حوالہ جات نقل کئے ہیں وہ اتنے سہل ہیں کہ جنہیں ایک معمولی لکھا پڑھا شخص بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

حوالہ جات کی عبارتوں کے متعلق چند ضروری گزارشات

○ قدیم کتابوں کے حوالہ جات کے لئے ہم نے ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی کتاب کے اقتباسات واوین " " کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔

○ اور ان عبارات پر ڈاکٹر صاحب موصوف کے تبصرے بھی (نوٹ) کے عنوان سے واوین " " کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔

○ حوالہ جات یا نوٹ کی اصل عبارت میں جس جگہ ہم نے افہام معنی اور توضیح مطلب کے لئے کسی لفظ یا فقرہ کا قوسین ( ) کے درمیان اضافہ کیا ہے تو ساتھ ہی اُس لفظ یا فقرہ پر " از اصغر علی لکھ دیا ہے تاکہ واضح رہے کہ یہ لفظ یا فقرہ میری جانب سے ہے۔

○ ہم نے جہاں زاہد علی کی کتاب کا اقتباس اُن کے عنوان سمیت نقل کیا ہے وہاں واوین عنوان کے شروع میں لگائی ہیں اور جہاں اُن کا عنوان نہیں لیا گیا یا وہاں عنوان نہیں تھا بلکہ ہم نے عنوان لگایا ہے وہاں ہم نے عنوان کو چھوڑ کر حوالہ کی عبارت کے شروع میں واوین لگائی ہیں۔

- ہم نے جس جگہ اپنی طرف سے کوئی مستقل (نوٹ) لکھا ہے وہاں بھی از اصغر علی لکھدیا ہے۔
- ڈاکٹر زاہد علی صاحب نے اپنے اسمٰعیلی ہونے کی وجہ سے جہاں ہمارے امام، ہمارے مذہب، ہمارے عقائد، ہمارے پیشوا، ہماری کتابوں وغیرہ لکھا تھا ہم نے اقتباس میں اُسے اسماعیلی امام، اسماعیلی مذہب، اسماعیلی عقائد، اسمٰعیلی پیشوا، اسمٰعیلی کتابوں وغیرہ لکھدیا ہے یہ بات زیادہ تر اقتباس کے شروع میں ہے اور کہیں کہیں درمیان عبارت بھی ہے۔
- "اجمالی تبصرہ" ہمارا اور ڈاکٹر زاہد علی صاحب کا مشترک تبصرہ ہے۔
- جدید کتابوں کے حوالہ جات کے عنوان، سب ہمارے تجویز کردہ ہیں سوائے حوالہ نمبر ۴۴
۴۷ - ۵۲ ، -
- تین چار جگہ ڈاکٹر صاحب کے حوالہ جات میں مشکل لفظ تھے وہاں ہم نے اُن کا مترادف لکھدیا ہے۔
- آخر میں جناب ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی بات دوہراتا ہوں یعنی کہ تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں تاکہ ناظرین کرام پر اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے۔

حررہٗ اصغر علی

دار العلوم کراچی ۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب ومنہ الصدق والصواب

اسمٰعیلی یعنی آغا خانی فرقے کے بارے میں اوّلاً ہم ان کی قدیم وجدید معتبر کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات بیان کریں گے تاکہ مسلمان عوام و خواص اُن کے مذہبی نظریات کے آئینہ میں اُن کی صحیح تصویر دیکھ سکیں اور ثانیاً استفتاء ھذا کے اصل سوالات کا جواب تحریر کیا جائے گا ۔ وباللہ التوفیق ۔

(نوٹ) ہم نے حوالہ جات پیش کرتے وقت اسماعیلیوں کے جملہ قدیم وجدید پیشواؤں کے نام پورے القاب و آداب کے ساتھ ذکر کئے ہیں کیونکہ ہمارا مقصد سادگی اور شائستگی کے ساتھ حوالے پیش کرنا ہے نہ کہ ناموں کو بگاڑنا یا ان کی بے حرمتی کرنا ، قدیم کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے ڈاکٹر زاہد علی کی کتاب " ہمارے اسمٰعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام " کے اقتباسات شروع ہوتے ہیں ۔ اصغر علی دار العلوم کراچی ۔

" عقل اول یا عقل عاشر یا امام زمان کا خدا تعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا

(اسماعیلیوں کے ہاں) باری تعالیٰ کے تمام اوصاف ونعوت سے باری تعالیٰ مراد نہیں بلکہ عقل اول یا عقل عاشر یا امام الزمان موصوف ہیں یہاں تک کہ آیات کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحیّ القیوم ، ھواللہ الخالقُ الباریُ المصوّرُ میں " اللہ " سے مراد عقل اوّل یا امام الزمان ہیں (اسمٰعیلیوں کے پیشوا) مولانا معز فرماتے ہیں کہ لا الٰہَ اِلا اللہُ کی تفسیر لا امام الا امام الزمان ہے (تاویل الشریعۃ من کلام الامام مولانا معز ص ۴۳) بحوالہ اسماعیلی مذہب ص ۴۵

" شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھُوَ میں " اللہ " سے اشارہ عقل اول کی طرف ہے " سبّح لِلّٰہِ مَا فِی السّمٰوٰتِ والارض وھُوَ العزیزُ الحکیم ، لہ ملکُ السمٰوٰت والارض یحیی ویمیت وھُوَ علٰی کل شیءٍ قدیر ، ھو الاوّل و

الآخر والظاهر والباطن وهو بکل شیٔ علیم ۔ هو الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش یعلم مایلج فی الارض ومایخرج منها ومایںزل من السماء ومایعرج فیها و هو معکم اینما کنتم والله بما تعملون بصیر له ملک السمٰوٰت والارض والی الله ترجع الامور " یہ آیات عقلِ اول ہی سے مخصوص ہیں (کنز الولد صفحہ ۱۰۲) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام صٓ۳۶)

" واذ قال ربك للملٰئکة " میں " رب " سے مقصود " امام مستقر " ہے ۔

(قصۂ آدم از قاضی نعمان بن محمد فصل ۱۵) بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام صٓ۳۶)

۲ ۔ حضرت علی کا خدائی صفات سے موصوف ہونا ۔ (اسماعیلیوں کی کتابوں میں) " یہ کلام حضرت علی سے منسوب کیا گیا ہے ۔ " انا وجه الله وانا ید الله الباسطة علی الارض انا جنب الله الذی یقول فیه القائلون واحسرتاه علی ما فرطت فی جنب الله ۔ انا الاول والآخر وانا الظاهر والباطن وانا بکل شیٔ علیم وانا الذی رفعت سماءها وانا الذی دحوت ارضها وانا الذی انبت اشجارها وانا الذی اجریت انهارها " معاصم الهدیٰ از احمد حمید الدین کرمانی المجالس المستنصریة ۔ " بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام صٓ۳۷ "

قال مولانا علی انا نقلت لادم و نوح و موسیٰ و عیسیٰ وانا نبأت النبیین وانا ارسلت المرسلین

(انوار اللطیفہ از محمد بن طاہر بن محمد بن ابراہیم سرادق ۳ باب ۴) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام صٓ۳۷

۳ ۔ عالم الغیب والشهادة سے مراد (امام) قائم القیامۃ ہیں ۔ عالم الغیب والشهادة سے مراد (امام) قائم القیامۃ ہیں جو قیامت کے روز سب سے حساب لیں گے ۔ (تاویل الزکوٰۃ از سیدنا جعفر بن منصور الیمن صٓ۱۹۴ ۔ کتاب الافتخار از ابو یعقوب سجستانی صٓ۱۲۳) "

(ان ہی کتابوں میں مزید لکھا ہے کہ امام قائم القیامۃ حساب لینے کے بعد) اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو جہنم میں بھیجیں گے۔

"واللّٰہ بکل شیءٍ علیم" میں "علیم" سے مقصود "قائم القیامۃ" ہیں۔
(راحۃ العقل فی آخر الشرع الرابع عشر من السور السابع)

وقولہ "ان اللّٰہ کان علیما خبیرا" اشارۃ الی القائم الذی ہو القیم عن اللّٰہ ثم ابتداء فقال "واعبدوا اللّٰہ ولا تشرکوا بہ شیئا" اشارۃ الی الامام علیہ السلام لانہ ھو اللّٰہ الباری البرایا تبارک عن ان یکون لہ شبیہ وشریک لکنہ ھو القائم عن اللّٰہ وداعی الخلق الی عبادتہ۔

ترجمہ:۔ "تم خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو" یہ اشارہ ہے امام یعنی حضرت علیؓ کی طرف کیونکہ وہی اللّٰہ ہیں اور مخلوقات کے پیدا کرنے والے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ منزہ ہے اس بات سے کہ اس کا کوئی شبیہ یا شریک ہو لیکن امام ہی قائم ہیں اللّٰہ کی طرف سے اور وہ مخلوقات کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ (تاویل سورۃ النساء از جعفر بن منصور الیمن ص۷۷)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۲۷، ۲۸)

۴۔ اسماعیلیوں کا ہر ایک امام "عالم الغیب والشہادۃ" ہوتا ہے

"قولہ مایکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم" ـــ فاعلم ان ھذہ الاوصاف واقعۃ علی کل امام لانہ عالم بما کان وما یکون لقول مولٰنا الصادق جعفر بن محمد لبعض شیعۃ استجوانا فی مغابنا کما تستجیون منا فی محضرنا فانا نعلم سرکم ونجواکم۔ واللّٰہ مایدخل الداخل منکم علینا الا ونعرفہ، اھو مومن صادق ام منافق کاذب۔ (الشموس الزاھرۃ از حاتم بن ابراھیم ص۱۰۰)

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۲۹)

۵۔ اسماعیلی تفسیر قرآن کا نمونہ

"سئل الصادق عن صفۃ الرب فقال خمس کلمات:۔ اللّٰہ احد، محمد الصمد، فاطمۃ لم تلد الحسن، ولم یولد

الحسین ۔ ولم یکن لامیر المومنین علی بن ابی طالب کفواً احد ۔
وقول الصادق ھذا اشارۃ الی الوھیتھم فامّا النوامیت فھی مولودۃ

ترجمہ:۔ مولانا صادق سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا صفت ہے؟ آپ نے فرمایا پانچ کلمے ہیں ،، اللہ ایک ہے ، محمد بے نیاز ہیں ، فاطمہ سے حسن پیدا نہیں ہوئے اور نہ حسین کسی سے پیدا ہوئے ۔ اور نہ کوئی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کا ہمسر ہے ،، امام صادق کا یہ جواب ان حضرات کے ،، خدا ہونے ،، کی طرف اشارہ ہے باقی رہے نواسیت سو وہ تو پیدا ہوئے ہیں (الشموس الزاھرۃ از حاتم بن ابراھیم)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۳۶)

۶ ۔ اللہ تعالیٰ ستر شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور آئمہ کرام مختلف لوگوں کے روپ اختیار کر سکتے ہیں اور مختلف بہروپ بھرتے رہتے ہیں ۔

،، وانما یظھر اللہ نفسہ فی سبعین ھیکلاً وھو معنی قولہ تعالیٰ ھل ینظرون الّا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکۃ ،، وَاجلُّ ھیاکلہ یعنی البیوت الرسل والائمۃُ والامام اجل ھیاکلھم والرسل والائمۃ ھم الحجب للہ یحتجب بھم ، واول حجاب احتجب بہ الباری تعالیٰ ھو آخر ما یظھر لاولیائہ وھو معنی قولہ ھو الاول والاٰخر و ظھر الصادق فی صورۃ کالقمر وظھر فی صورۃ فاطمۃ و فی صورۃ محمدؐ ثم التفت عن یمینہ فی صورۃ الحسن وعن یسارہ فی صورۃ الحسین ورجع الی صورتہ وقال ھذا کلہ واحد بلسان واحد ینطق ویتصور کیف یشاء بقدرۃ رب العلمین وظھر فی صورۃ الانزعیۃ ورجع الی صورتہ لجابر بن عبد اللہ الانصاری قال یا جابر ایحتمل عقلک ھذا؟ ھذہ قمیصتی وملابسی فی کل وقت وزمان ۔ (زھر المعانی ص ۴۵-۵۴)

ترجمہ :- بے شک اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو ستر ھیکلوں (یعنی شکلوں) میں ظاہر کرتا ہے یہی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ کے قول کی کہ " کیا یہ لوگ منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کا چھتر لگائے، فرشتوں کو ساتھ لیئے ان کے سامنے آموجود ہو " سب سے بڑی ھیکل (یعنی شکل) یعنی "بیوت" انبیاء و مرسلین اور ائمہ ہیں۔ ان میں سب سے بڑی ھیکل یعنی شکل جس میں خدا تعالیٰ ظہور کرتا ہے، امام ہے۔ ائمہ اور رسل سب اللہ کے حجاب یعنی پردے ہیں جن میں وہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ پہلا وہ پردہ جس میں اللہ تعالیٰ چھپا وہی وہ پردہ ہے جو آخرت میں اس کے اولیاء کے لئے ظاہر ہوگا یہی ہیں معنی اس قول هوالاول والاخر کے۔ امام جعفر صادق ایک صورت میں جو چاندسی تھی، ظاہر ہوئے اور آپ حضرت فاطمہ کی صورت میں ظاہر ہوئے اور محمدؐ کی صورت میں بھی ظاہر ہوئے پھر آپ اپنے دائیں جانب حسنؑ کی صورت میں اور بائیں طرف حسینؑ کی صورت میں پھرے۔ پھر آپ نے اپنی اصل صورت اختیار کرلی اور فرمایا " یہ سب ایک ہی چیز ہیں جو ایک ہی زبان بولتی ہیں اور ربّ العٰلمین کی قدرت سے جس طرح چاہتی ہیں صورت اختیار کرلیتی ہیں۔"

پھر آپ صورت انزعیہ (یعنی حضرت علی کی صورت) میں ظاہر ہوئے اور جابر بن عبداللہ انصاری کے لئے پھر اپنی صورت کی طرف لوٹ گئے (یعنی اپنی اصلی شکل اختیار کرلی) پھر آپ نے فرمایا اے جابر! کیا تیری سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے؟ یہ ہر وقت اور ہر زمانے میں میری قمیصیں اور لباس ہیں۔ (بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۳۱۹)

اسمٰعیلیوں کی مشرکانہ دعاؤں کا ایک انوکھا نمونہ " یا محمداہ، یا محمداہ یا محمداہ انی استجیر بک فاجرنی وانی استعین بک فاعنّی وانی اتوکل علیک فلاتخذ لنی وانی اتوسل بک الی عاشر العقول و بک وبہ الی جمیع العقول الابداعیۃ وبکم وبھم الی من جلت قدرتہ وعظمت مشیتہ ان یصلی علیکم وعلیھم اجمعین۔"

ترجمہ :- اے محمد ! اے محمد ! اے محمد ! بے شک میں تجھ سے پناہ کا خواستگار ہوں تو مجھے پناہ دے اور بے شک میں تجھ سے مدد مانگتا ہوں تو مجھے مدد دے اور بے شک میں تجھ پر توکل کرتا ہوں تو مجھے تنہا بے پناہ نہ چھوڑ میں تیرے وسیلے سے عقل عاشر کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور آپ کے اور اس کے وسیلے سے تمام عقول ابداعیہ کی طرف متوجہ ہوں اور آپ کے اور ان کے وسیلے سے اُس ہستی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو کہ بڑی قدرت اور مشیت کا مالک ہے (اور دعا کرتا ہوں کہ) وہ تجھ پر اور ان سب پر درود بھیجے ۔ (صحیفۃ الصلوٰۃ ص۱۰۴)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۴۶)

۸ - اسماعیلیوں کی مشرکین عرب کی دعاؤں سے ملتی جلتی دعا بوقت ذبح حیوان عقیقہ

" بسم اللہ وبسم رسول اللہ وبسم امیر المومنین علی بن ابی طالب وبسم مولاتنا فاطمۃ الزہراؑ وبسم مولانا الحسن وبسم الطیب ابی القاسم امیر المومنین صلوات اللہ علیہم اجمعین ۔ (صحیفۃ الصلوٰۃ عقیقہ کی دعا ص۹۷)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۴۷)

۹ - اسماعیلیوں کے نزدیک یہود و نصاریٰ اور بت پرست مشرک نہیں بلکہ حضرت علی کی ولایت میں کسی کو شریک ماننے والے مشرک ہیں

" اسماعیلی دعوت کی کتابوں میں اکثر مقامات پر یہ کہا گیا ہے کہ " الشرک فی الحدود لا فی المعبود "

یعنی حدود دین کے بارے میں شرک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا ۔ " بحوالہ اسماعیلی مذہب ص۴۹

(نوٹ) اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذات وصفات میں کسی کو شریک و سہیم ماننے والا شخص مشرک نہیں بلکہ (ان کے) امام کی بجائے دوسرے کو امام تسلیم کرنے والے مشرک ہیں ۔) از اصغر علی

" مولانا جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ آیت کریمہ :- ویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوٰۃ ۔ میں مشرکین وہ افراد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی ولایت میں شرک کیا " کتاب الکشف ص۱۱۴

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۴۹)

"وہ سید نا مؤید اپنی ایک مجلس میں فرماتے ہیں کہ یہود شرک سے بری ہیں کیونکہ باری تعالیٰ کے متعلق ان کا اور مسلمانوں کا عقیدہ ایک ہی ہے ۔ نصاریٰ مشرک نہیں کہے جا سکتے ، اگرچہ وہ تین کو ملا کر ایک کہتے ہیں ۔ ثنویہ بھی مشرکین میں شامل نہیں کیونکہ وہ ضد کے قائل ہیں اور ضد غیر شریک ہے اب صرف عبدۃ الاصنام یعنی بتوں کی پوجا کرنے والے باقی رہ گئے یہ لوگ عقلاء مکلفین میں ہی داخل نہیں ہیں کہ ان کو مشرکین کہا جا سکے ۔ کلام مجید میں مشرکین کا ذکر تو ہے لہذا ان کا وجود ہونا چاہیئے اس لئے مشرک وہ ہے جو رسول ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ رسول نہ ہو یا جو وصی ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ وصی نہ ہو اور یہی شرک صحیح ہے ۔

ذرنی والمکذبین سے وہ افراد مراد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی ولایت کو جھٹلایا (شرح الاخبار ص ۶۶ پ ۲) ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۴۹

"لئن اشرکت لیحبطن عملک" کی تفسیر (اسماعیلیوں کے ہاں) یہ ہے کہ اے رسول ! اگر تم نے کسی اور کا تقرر کر کے اسے علی کے ساتھ امر خلافت میں شریک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہو جائیں گے ۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیل مذہب بتغیر یسیر ص ۵۰

"۱۰ ۔ (اسماعیلیوں کے ہاں (از اصغر علی)) حضرت آدم اور ان کی حقیقت ہمارے دور ستر کے پہلے پہلے ناطق (رسول) یا مستودع تخوم بن نجلاح ہیں جن کا نام عبداللہ ہے لیکن یہ عام طور پر آدم کے نام سے مشہور ہیں ان کو دور کشف کے آخری مستقر امام ہنید نے قائم کیا اسی وجہ سے یہ آدم کے مقیم کہے جاتے ہیں (سرائر النطقا ، از جعفر بن منصور الیمن ص ۲۹ اور ص ۴۲ حضرت آدم کے قصے کی تاویل بھی ملاخطہ فرمایئے) ۔

جب انہوں نے دیکھا کہ دین میں فترت (سستی (از اصغر علی)) واقع ہو گئی ہے اور لوگ ان کی طاعت سے پھرتے جاتے ہیں اور ان میں یہ صلاحیت باقی نہیں رہی کہ انہیں عام طور پر کھلم کھلا علم باطن کی تعلیم دی جائے تو انہوں نے دور ستر کی تمہید شروع کی یعنی خود بھی چھپ گئے اور علم باطن کو بھی عام لوگوں سے چھپا دیا اور اپنی دعوت کے حدود (یعنی ارکان) میں سے جن

کی تمثیل مٹی سے دی گئی ہے ایک حد کو اپنا نائب مقرر کیا اور اسے یہ حکم دیا کہ وہ ظاہری شریعت کی طرف تمام لوگوں کو دعوت دے لیکن علوم باطن یا تاویل چند خاص لوگوں کے سوا جو اس کے مستحق ہوں کسی کو نہ بتائے آدم کی پیدائش کی یہی تفسیر ہے۔ آیت کریمہ ، واذ قال ربک للملئکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس " میں "رب" سے امام مستقر مراد ہے جنہوں نے ملئکہ یعنی اپنے حدود سے کہا کہ میں آدم کو تمہارا صدر مقرر کرنے والا ہوں تم ان کی اطاعت کرو۔ حضرت آدم کا بڑا دشمن شیطان جو باطنی دعوت میں شریک تھا اس نے انہیں علم ظاہر کے ساتھ علم باطن بھی لوگوں کو بتائے اور قائم القیامۃ کے رتبے پر کچھ روشنی ڈالنے کی رغبت دلائی ان سے یہ کہا کہ اگر وہ ایسا کریں تو ان کا مشن ترقی کرے گا اور ان کی دعوت میں لوگ کثرت سے داخل ہوں گے یعنی اس درخت کے پھل کھانے کی رغبت دلائی جس کے استعمال کی امام مستقر نے ممانعت کی تھی حضرت آدم دھوکے میں آ گئے اور علم باطن کے چند نکتے عوام پر ظاہر کر دیئے گئے ______ اس جرم کے سرزد ہوتے ہی وہ اپنی جنت یعنی باطنی دعوت سے نکال دیئے گئے۔ اور ظاہری دعوت کے صدر مقرر کیے گئے۔ اس زمانے سے علم باطن کی تعلیم کے لئے آدم نے اپنے وصی ہابیل کو مقرر کیا۔ دور ستر میں ظاہری شریعت کا معلم ناطق یعنی رسول ہوتا ہے اور باطنی شریعت کا معلم اساس یعنی وصی ہوتا ہے دور کشف میں اس تقسیم کار کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت ظاہری شریعت یعنی اعمال مرتفع ہو جاتے ہیں محض باطنی شریعت یعنی علم باطن باقی رہ جاتا ہے۔ (سرائر النطقاء از سید جعفر بن منصور الیمن ص ۲۹ ، ص ۶۲)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۷)

(نوٹ) اسمٰعیلی فرقہ پیغمبروں کے معجزات اور خوارق کا قائل نہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ سب غیر فطری باتیں ہیں اس لئے انہوں نے پیغمبروں کے تمام معجزات اور خوارق عادت حالات کی تاویل بلکہ تحریف کر ڈالی اور یوں معجزات تسلیم نہ کرنے کا ایک راستہ تلاش کر لیا۔ اس کے لئے ملاحظہ ہو اساس التاویل از قاضی نعمان بن محمد۔ از اصغر علی

۱۱ - آنحضرت صلعم کے بعد اجراءِ نبوت جدیدہ اور نسخ وتعطیل شریعتِ محمدیہ کا عقیدہ

"حضرت آدم کے بعد آپ کے قائم مقام آپ کے وصی ہابیل ہوئے۔ ہابیل نے دعوت باطن کے لئے اپنا ایک مددگار مقرر کیا جسے حجت کہتے ہیں اور جو آپ کے بعد آپ کے جانشین ہوئے اسی طرح آپ کے دور میں یکے بعد دیگرے ائمہ ہوتے رہے یہاں تک کہ ناطق ثانی (یعنی رسول ثانی) حضرت نوح کا دور آیا۔ جن کو آپ کے زمانے کے مستقر امام مولنا ہود نے قائم کیا آپ کے وصی مولانا سام تھے آپ کے دور کے بعد ناطق ثالث (یعنی تیسرے رسول) حضرت ابراھیم کا دور شروع ہوا آپ اپنے دور کے مستقر امام بھی تھے گویا آپ مستقر امام بھی ظاہر ہو گئے اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراھیم چاروں مراتب نبوت رسالت، وصایت اور امامت کے مالک تھے آپ نے حضرت اسحٰق کو ظاہری شریعت کے لئے اور حضرت اسمٰعیل کو باطنی شریعت کے لئے قائم کیا - وفدیناہ بذبح عظیم کی یہی تفسیر ہے - آپ کے دور کے بعد ناطق رابع (یعنی چوتھے رسول) حضرت موسیٰ کا دور شروع ہوا جو مستقر امام نہ تھے آپ کے مقیم مولنا اد اور آپ کے وصی مولانا ہارون تھے آپ کے دور کے بعد ناطق خامس (یعنی پانچویں رسول) حضرت عیسٰی کا دور شروع ہوا جن کے مقیم مولانا خزیمہ اور وصی شمعون باصفا تھے آپ کے دور کے بعد ناطق سادس (یعنی چھٹے رسول) آنحضرت صلعم کا دور شروع ہوا آپ کے مقیم مولنا ابوطالب اور وصی مولنا علی تھے آپ کے دور کے بعد ناطق سابع (یعنی ساتویں رسول) مولنا محمد بن اسمٰعیل کا دور شروع ہوا جو دور روحانی اور قائم کا دور تھا - یہ سب انبیاء اس وجہ سے نطقاء کہے جاتے ہیں کہ ان میں سے ہر نبی نے اپنے پیش رو نبی کی شریعت کو معطل یعنی منسوخ کر کے ایک جدید شریعت وضع کی چنانچہ مولانا محمد ابن اسمٰعیل نے شریعتِ محمدی کے ظاہر کو معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی جیسا کہ آئندہ معلوم ہو گا۔ (دیکھئے اساس التاویل مولفہ سیدنا قاضی نعمان از ابتدائے قصہ آدم اور بالخصوص کتاب الکشف صہ ۱۵۲ کی یہ عبارت ملاحظہ ہو،

النطقاء هم الذين ينطقون بالتنزيل والشرائع فهم آدم و نوح وابراهیم وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد وهو احمد ومحمد المهدی الناطق السابع فهم بیوت وحی اللّٰہ "

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۵۸، ۵۹)

۱۲ - موجودہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں بلکہ صحابہ وغیرہ کی تصنیف ہے	سیدنا قاضی نعمان اور باب الابواب سیدنا حمید الدین کرمانی دونوں کا اس امر پر اتفاق

ہے کہ حضرت علی نے آنحضرت کی وفات کے کچھ ہی بعد قرآن مجید جمع کر کے لوگوں کے رو برو پیش کیا لیکن دشمنی کی وجہ سے اسے قبول نہیں کیا گیا اور کہا گیا کہ ہمارے پاس جو کلام اللہ ہے وہ کافی ہے آپ اپنا نسخہ واپس لے گئے اور یہ فرمایا کہ اب قائم کے سوا اسے کوئی نہیں کھولے گا سیدنا جعفر بن منصور الیمن ایک طویل بحث میں فرماتے ہیں جس طرح یہود و نصاریٰ نے اصلی تورات وانجیل کو چھوڑ کر اپنی رائے اور قیاس سے علیحدہ کتابیں جمع کر لیں مسلمانوں نے بھی اسی طرح کیا - رسولِ خدا صلعم نے کلام اللہ جمع کر کے اسے اپنے اصحاب کے سامنے اپنے وصی کے سپرد فرمایا یہ لوگ اس سے بے پرواہ ہو گئے اور اپنے قیاس ورائے سے ایک الگ قرآن مجید جمع کیا اس کے بعد خلیفۂ ثالث نے شیخین کا جمع کیا ہوا نسخہ جلا ڈالا اور ایک دوسرا نسخہ تیار کیا پھر حجاج آیا اور اس نے خلیفہ مذکور کے نسخے کو لے کر آگ میں جھونک دیا اس کے بعد اس میں سے جو چاہا نکال دیا اور ایسی کتاب تالیف کی جو اب ان کے پاس موجود ہے (دیکھئے اساس التاویل فی ذکر وصی رسول اللہ ، معاصم الہدیٰ از سیدنا حمید الدین کرمانی ص۲۱ ، سرائر النطقاء ص۱۰۶، ۱۰۷)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۳۵ بعنوان مقدمہ)

۱۳- اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق ، مالک ، رزاق وغیرہ مجازی ہیں حقیقت میں یہ اوصاف امام الزمان کے ہیں -	" اسمٰعیلی نقطہ نظر اور اعتقاد کے لحاظ

سے اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق، مالک، رزاق وغیرہ مجازی (یعنی برائے ہونگلہ نام) ہیں حقیقت میں وہ عقل اول پر صادق آتے ہیں جو عالم روحانی کا پہلا موجود ہے عالم جسمانی میں ان اوصاف ونعوت سے امام الزمان موصوف ہوتے ہیں کیونکہ وہ اس عالم میں عقل اول کے مقابل ہیں یہاں تک کہ " اللہ " کا لفظ بھی جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا عقل اول اور امام پر اطلاق کیا جاتا ہے اس لئے ذات باری تعالیٰ کو مبدع یا غیب بلکہ غیب الغیوب کہتے ہیں اسے کسی وصف سے موصوف کرنا گویا اس کی ذات میں کثرت ثابت کرنا ہے جو شرک کا مترادف ہے" (باری تعالیٰ سے صفات سلب کر کے اوروں کو ان صفات سے موصوف کرنے کا یہ انوکھا استدلال ہے (از مصنف)) (حوالہ کیلئے ملاحظہ ہو کنز الولد از سیدنا ابراہیم بن الحسین الحامدی ص ۲۵۶، ص ۲۵۷ فصل بعنوان، عقل اول یا عقل عاشر یا امام الزمان کا خدا تعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا) اسمٰعیلی مذہب ص ۱

" مولانا محمد باقر سے روایت کی جاتی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ " عالم " ہے لیکن اس معنی سے کہ وہ جسے چاہتا ہے اسے علم کی دولت بخش کر عالم بنا تا ہے نہ اس معنی سے کہ یہ صفت خود اس کی ذات سے قائم ہے۔ (ملاحظہ ہو راحۃ العقل) اسمٰعیلی مذہب ص ۳

۱۴۔ اسماعیلیوں کے ہاں عقل اوّل کا مقام و مرتبہ

" (اسماعیلی عقائد کے اعتبار سے) تمام موجودات کی علت اُولیٰ اور محرک اُولیٰ " موجود اوّل " ہے جس کا نام " عقل اوّل " ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس نے اپنی ذات کو پہچان لیا یہی ملک مقرب اور اسم اعظم ہے بلکہ یہی خالق اور باری اور مصوّر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ (اسماعیلی) شریعت کی اصطلاح میں اسے عقل نہیں کہتے بلکہ قلم کہتے ہیں۔ (فلاسفۂ یونان کی تقلید کرتے ہوئے اسماعیلیوں نے یہ عقیدہ اختیار کر لیا کہ (مصنف)) چونکہ باری تعالیٰ کی ذات میں کسی قسم کی نہ تو کثرت ہے اور نہ ترکیب اس لئے اس سے صرف عقل اوّل ہی کا صدور

ہوا جو ایک ہی ہے۔ اگر باری تعالیٰ ایک ہوتا تو اس سے دو موجود صادر ہوتے کیونکہ ایک کے بعد دو کا رتبہ ہے۔ (حاصل یہ کہ واحد یعنی ایک ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی صفت نہیں "از اصغر علی)" بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۳

(نوٹ) حکمائے یونان بھی بقول "لا یصدر عن الواحد الا الواحد" موجودات کا نظام تخلیق ایسے ہی بتایا ہے (جو کہ ان کے لا مذہب دماغ کی ایجاد ہے) از اصغر علی

(بحوالہ حاشیہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۳)

(حوالہ کیلئے مندرجہ ذیل عبارت غور سے پڑھئے۔ المبدع الاول۔ الناطق (المصور) المنبعث الاول۔ الاساس (الباری) الموجود الثالث۔ الامام (الخالق) فجمع اللہ تعالیٰ المراتب الثلاثۃ فی ایۃ واحدۃ ونسبہا الی الاول فقال ھو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ ای لہ المراتب الثلاثۃ التی دون ذلک

(راحۃ العقل المشرع السادس من السور السابع) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳

۱۵ - عبد المطلب اور ابو طالب پیغمبر تھے بلکہ پیغمبر گر اور رسول ساز تھے انہوں نے ہی آنحضرت صلعم کو پیغمبری بخشی تھی	"آنحضرت صلعم کے دادا مولانا

عبد المطلب حضرت ابراہیمؑ کی ذریت سے ہیں آپ بھی حضرت ابراہیم کی طرح حضرت عیسیٰ کے دور میں مستقر امام تھے یعنی آپ میں نبوت، رسالت، وصایت اور امامت چاروں مراتب جمع تھے آپ نے اپنے دو فرزندوں مولانا عبد اللہ اور مولانا ابو طالب کو خدا کے امر و وحی سے الگ الگ رتبے دیئے پہلے کو نبوت و رسالت کے رتبے دے کر ظاہری دعوت کا صدر بنایا اور دوسرے کو وصایت و امامت کا درجہ دیکر باطنی دعوت کا رئیس مقرر کیا۔

(کنز الولد ص ۲۹۶، الانوار اللطیفہ فصل ۵ باب ۱ سرادق ۳ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۶۳)

"مولانا عبد اللہ کے انتقال کے وقت آنحضرت صلعم پیدا نہیں ہوئے تھے اسی لئے مولانا عبد المطلب نے اپنے فرزند مولانا ابو طالب پر نص کر کے انہیں آنحضرت صلعم کا کفیل بنایا

اسی وجہ سے مولانا ابوطالب "ذوالکفل" کہلاتے ہیں تاکہ آپ اپنے انتقال کے وقت نبوت ورسالت کا رتبہ آنحضرت صلعم کے سپرد کر دیں۔ مولانا ابوطالب نے خدیجہ بنت خویلد، میسرہ بحیرا (راھب) اور ورقہ کو "حجت" کے رتبے میں قائم کیا آپ کے بارہ نقیب نہ تھے کیونکہ کیونکہ آپ صاحب ودیعت یعنی صاحب امانت تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے دور میں ہوا۔ موسیٰ یوشع بن نون کو اپنے فرزند ہارون کے لئے جو سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے مستودع بنایا۔

(سرائر النطقاء ص ۱۳۸ تا ص ۱۴۰) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۳ ص ۶۴)

مولانا ابوطالب نے نبوت ورسالت کا رتبہ آنحضرت صلعم کو اور وصایت اور امامت کا درجہ مولانا علی کو دیا۔ مولانا عبداللہ کے قائم مقام آنحضرت صلعم اور مولانا ابوطالب کے جانشین مولانا علی ہوئے۔ ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ مولانا عبداللہ نے اپنے انتقال کے وقت اپنے والد مولانا عبدالمطلب کو آنحضرت صلعم کا کفیل بنایا تاکہ وہ اپنے بعد نبوت ورسالت کا عہدہ آنحضرت کے سپرد کر دیں۔ (کنز الولد ص ۲۹۶)

بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اسکا نظام ص ۶۴

"مولانا ابوطالب کی شان عظمت وجلالت اس سے ظاہر ہے کہ آپ میں بھی مولانا عبدالمطلب کی طرح چاروں مراتب جمع ہو گئے تھے (الانوار اللطیفہ فصل ۵ باب ۳ سرادق)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴)

" آپ نے اپنی حجت حضرت خدیجہ کو آپ کی بعثت کے ایک روز بعد سہ شنبہ کو ظہر کے وقت اللہ تعالیٰ کے امر و وحی سے یہ حکم دیا کہ وہ آنحضرت صلعم اور مولانا علی کو اپنے پانچ "حدود" کے سامنے بلا کر آنحضرت صلعم کو رتبہ وصایت و امامت کے متعلق مولانا علی کے کفیل اور مستودع بنائیں۔ چنانچہ حضرت خدیجہ نے آپ کے حکم کے متعلق عمل کیا اور شرح وبسط سے آنحضرت صلعم کے سامنے کہا کہ مولانا علی آپ کے وصی اور آپ کے علم کے وارث ہیں اور آپ کی یعنی مولانا علی کی ذات وہ ہے جس میں چاروں مراتب نبوت

رسالت وصایت اور امامت جمع ہیں۔

ان یستکفل محمدؐ العلی علی رتبۃ الوصایۃ والامامۃ ویستودع فیھما (ومولانا علی) ھو الذی تجتمع الیہ المراتب الاربع وھو مستقر الباطن

(کنز الولد ص ۵۱۵) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴ ص ۶۵)

۱۶ — بحیرا راہب اور چار دیگر آدمی آنحضرت صلعم کے استاد تھے اور خدیجہ آپ کی استانی تھیں جن سے آپ نے تکمیل علوم کی

" پانچ ارکان دعوت جو آنحضرت صلعم اور آپ کے " رب " یعنی مولانا ابو طالب کے درمیان معلموں کی حیثیت سے تھے ان کے نام یہ ہیں ؛ -

(۱) ابی بن کعب (۲) زید بن عمرو (۳) عمرو بن نفیل (۴) زید بن اسامہ (۵) بحیرا راہب یہ پانچ ارکان ولایت ، طہارت ، صلوٰۃ زکوٰۃ اور صوم کے مقابل ہیں گویا ہر ایک نے آنحضرت صلعم کو ایک رکن شریعت کی تعلیم دی آخر میں آپ نے حضرت خدیجہ سے تعلیم پائی (کنز الولد ص ۴۹۷ ، ص ۵۱۵) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۶۵

۱۷ - نبی اکرم صلعم غیر معصوم تھے مگر حضرت علی اور باقی سب امام معصوم تھے اور نبی اکرم صلعم سے چار درجے افضل تھے ۔

" سیدنا جعفر بن منصور الیمن کہتے ہیں کہ تمام انبیاء کی حد تنزیل ہے ان کی شریعتوں میں اختلاف اور شبہ پایا جاتا ہے ان سے گناہ سرزد ہوئے کیونکہ انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے وہ سب غیر معصوم تھے اُن میں آنحضرت بھی شامل ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ خود آپ کو خطاب کر کے فرماتا ہے -

انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر " بخلاف اس کے آپ کے وصی مولانا علی اور آپ کی نسل سے جتنے ائمہ ہوئے اُن کی حد تاویل ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما تری فی خلق الرحمٰن من تفاوت ، انہوں نے ایسے مراتب طلب نہیں کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے - یہ سب ملکہ بالفعل اور معصوم ہیں اور چار درجے انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں - سیدنا موصوف

نے اس مقام پر طویل بحث کی ہے جو تقریباً چھ صفحوں پر مشتمل ہے ان کے بعض حصے بجنسہٖ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ الملٰئکۃ المقربون هم الائمۃ المعصومون وهم افضل من الرسل المویدین — لایعصون الله ما امرهم ویفعلون مایومرون — والملٰئکۃ بالفعل هم المقربون فوق الرسل باربع درجات لان الانبیاء وقعت منهم الذنوب والمعاصی ثم نالتهم التوبۃ والرحمۃ اذ عصیانهم متوجا الی الطاعۃ فکانوا غیر معصومین لطلبهم مراتب فوق مراتبهم لم یستحقوها وکان اسسهم معصومین لانهم لم یطلبوا فوق حدهم کادم وماذکره الله من عصیانه ویوسف وموسیٰ وداؤد وما حکی الله فی قصۃ نبینا محمد فی قوله لیغفر لک الله ما تقدم من ذنبک وما تأخر ولیس بین الرسل والملٰئکۃ مساواۃ فی الحقیقۃ — وکذلک ان المومنین المعصومین لاتجری علیهم الذنوب کما ان الذنوب لاتجری علی المویدین من الملٰئکۃ۔

(اسرار النطقاء ص۶۵ ص۶۶ - بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۷۰، ۷۱)

۱۸ - اقرار ولایتِ علی کے بغیر ہر نیک عمل بے کار ہے حتیٰ کہ جس پیغمبر نے ان کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس سے پیغمبری چھین لی گئی

اسماعیلیوں کی حقائق کی اکثر کتابوں میں یہ ہے کہ "آنحضرت صلعم اسحاقی دور کے صرف مستجبین کے مجمع تھے یعنی اس دور کے مستجبین کی صورتیں آپ میں جمع تھیں اور مولانا علی میں دور فترات کے تین ہزار سال اور دور ستر کے مولانا ہاشم تک تمام مقامات یعنی حدود عالیہ اور ھیاکل نورانیہ جمع تھے۔ کسی نبی کی توبہ، کسی ولی کا انتخاب، کسی ولی کی امامت اور کسی عامل کا عمل اگرچہ کہ وہ عبادت میں فنا ہو جائے درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ مولانا علی کی ولایت نہ ہو جس نبی نے آپ کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس کی نبوت ساقط ہو گئی (یعنی چھین لی گئی) (از مترجم اصغر علی) بہرحال کسی عامل کا عمل آپ کی ولایت کے بغیر مقبول نہ ہوگا۔

ان الله لایقبل توبۃ نبی ولا اصطفاء ولی ولا امامۃ وصی ولا عمل طاعۃ من عامل ولو

تقطع فی العبادۃ والاجتھاد الا بولایۃ علی بن ابی طالب فمن الی بغیر ولایۃ علی اسقطت نبوتہ ووصایۃ وصالح عملہ ولا زکا لہ عمل (اسرار النطقاء از سیدنا جعفر بن منصور الیمن ص۱۲۵ ۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۴۲)

(نوٹ: سیدنا جعفر بن منصور الیمن، مولانا معز کے باب الابواب تھے اور انہوں نے اسماعیلی دعوت کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۴۲)

۱۹ ۔ حضرت علی عمر بھر آنحضرت کے ساتھ کار نبوت میں شریک رہے "آٹھویں داعی مطلق سیدنا حسین بن علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم اور مولانا علی دونوں کا مرتبہ اور درجہ ایک تھا ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں بلکہ دونوں مساوی ہیں جس نے یہ اعتقاد رکھا کہ ایک دوسرے سے افضل ہے اس نے ایک میں غلو کیا اور دوسرے میں تقصیر کی (اے مومن!) تو یہی اعتقاد رکھ ۔ جس کا اعتقاد اس کے خلاف ہو اس پر خدا کی لعنت (المبدأ والمعاد ص۳۵) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۴۳

" دونوں میں مساوات یہاں تک تھی کہ بقول سیدنا ادریس، مولانا علی آنحضرت کی زندگی تک آپ کے ساتھ رسالت میں بھی شریک تھے اور آپ (یعنی علیؓ) درجہ نبوت پر فائز تھے (زہر المعانی ص۳۴۵) زہر المعانی کی اصل عبارت ملاحظہ ہو ۔

قال رسول اللہ صلعم فلما نلت کمال المراتب رفعت علیاً الی المنزلۃ التی رفعت وساویتہ فی الدرجۃ التی ھلکت ۔ وقلت ھومنی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ عند اکمال ھارون منزلۃ الرسالۃ وقلت ان علیا فی ذلک الوقت قد حاز درجۃ النبوۃ ۔ وھذا تاویل قولی " انہ لانبی بعدی " کی شرح کی جاتی ہے کہ مولانا علی آنحضرت صلعم کے ساتھ آپ کی زندگی تک کار نبوت میں شریک رہے ۔

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۴۳)

۲۰ ۔ حضرت علی کو نبوت سمیت چار اعلیٰ مراتب تھے ۔ "(و مولانا علی) ھو الذی تجتمع

الیہ المراتب الاربع وھو مستقر الباطن - یعنی حضرت علی میں چاروں مراتب
یعنی نبوت، رسالت، وصایت اور امامت جمع تھے اور آپ باطن مستقر ہیں (کنز الولد ص۱۵)
بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۴۳

۲۱ - مولانا علی غافر خطیئۃ الرسول نفس اللہ اور معبود الملائکہ ہیں

اس بارے میں سیدنا جعفر بن منصور الیمن کی یہ تین روایتیں ملاحظہ فرمائیں

(۱) وقد روی عن رسول اللہ صلعم انہ قال علی رؤس الاشہاد وھو آخذ بید علی بن ابی طالب وقد علی بہ المنبر معہ و الناس محدقون بہ فقال بعد حمد اللہ وثنائہ! ھذا علی اخی ـــ والخلیفۃ من بعدی ـــ وابو عترتی وساتر عوراتی ومفرج کربتی وغافر خطیئتی (سرائر النطقاء -

از سیدنا جعفر بن منصور الیمن ص۱۲۵، ص۲۰۹

(۲) وروی عن اسد الھجری انہ قال سمعت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب یقول فی محضر من شیعتہ واصحابہ ا- ما آمن باللہ ولا اقر بنبوۃ رسول من لم یقر بولایتی وان سلیمن بن داؤد سأل اللہ ان یعطیہ ملکا لاینبغی لاحد من بعدہ فلجاب اللہ سؤالہ ـــ فاعجب بملکہ فعرضت علیہ ولایتی فتوقف عن ولایتی فسلبہ اللہ ملکہ وابتلاہ بالجسد علی کرسیہ وسقطت بنوتہ اربعین یوما حتی آمن بی واقر بولایتی فرد اللہ علیہ ماسلبہ وکشف عنہ بلاءہ وکذلک داؤد علیہ السلام امر بالحکم بین الناس فحکم واعجب بما صار الیہ فعرضت علیہ ولایتی فتوقف فابتلاہ اللہ بما ذکرہ من بلاء وکذلک یونس عرضت علیہ

ولایتی فتوقف فابتلاه الله بالحوت فابتلعه کما قال الله تعالیٰ

فلولا انه کان من المسبحین للبث فی بطنه الی یوم یبعثون

فلما اقر بولایتی وعرفنی خلصه الله مما ابتلاه۔ فما من نبی

الاو عرضت علیه ولایتی فمن سارع الی الاجابة بالولایة

کان من المرسلین ومن ابطأ عن الاجابة بولایتی والاقرار

بی کان غیر مرسل الاان ولایتی ولایة الله۔

وهو قوله :- هنالک الولایة لله الحق۔ فهی ولایتی فمن اقربها

فقد اقر بالله واعترف بوحدانیته واقر لمحمد بالنبوة و

من انکرها فقد انکر الله وکفر به وانکر رسوله ولم یومن به

وروی عن ابی ذر جندب انه قال سمعت امیر المؤمنین علی

بن ابی طالب وهو یقول انادین الله حقاً وانا توحید الله

حقاً وانا نفس الله حقاً لایقولها غیری ولا یدعیها غیری

مدع الاکاذب۔

(نوٹ) یہ روایت عیسائیت کا چربہ ہے الوہیت کے علاوہ بھی عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں انہوں نے اسی قسم کا غلو کیا ہے ملاحظہ ہو شہرستانی صفحہ ۱۷۲۔

قالت النصاریٰ المسیح هو الذی به غفر زلة آدم وهو الذی یحاسب

الخلق) شہرستانی کی یہ عبارت ہمارے اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام کے صفحہ ۱۸ پر

ملاحظہ ہو۔

(۳) وروی عن رسول الله صلعم انه قال لما عرج بی الی السمأ

الرابعة رأیت علیاً جالساً علی کرسی الکرامة والملئکة

حافون به یعظمونه ویعبدونه ویسبحونه ویقدسونه

فلحقت لحبیبی جبریل سبقنی اخی علی الی ھذا المقام فقال لی

یا محمد ان الملئکۃ شکت الی اللہ تعالی شدہ شوقھا الی علی

لعلمھا بعلوہ وحنن لہ وسئلت النظر الیہ فخلق اللہ ھذا الملک

علی صورۃ علی والزمھم طاعتہ فکلما اشتاقو الی علی نظرو الی

ھذا فیعبدونہ ویسبحونہ ویقدسونہ وذلک قولہ عزوجل -

ھو الذی فی السماء الہ و فی الارض الہ وھو الحکیم العلیم

وقد قال رسول اللہ صلعم النظر الی وجہ علی عبادۃ -

(سرائر النطقا صہ ۲۸۲ ، صہ ۳۱۳ فی آخر الکتاب)

ترجمہ ۱:- آنحضرت صلعم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ایک روز منبر پر تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپ کو گھیرے ہوئے تھے آپنے برسرعام مولانا علی کا ہاتھ پکڑ کر حمد وثنا کے بعد فرمایا اے لوگو! - یہ علی میرے بھائی ہیں اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اور میری عترت کے باپ اور میرے راز کے پردہ پوش اور میری تکلیفیں دور کرنے والے اور میری خطا معاف کرنے والے ہیں

ترجمہ (۲) اسد بحری سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے مولانا علی کو اپنے شیعہ کی مجلس میں یہ فرماتے سنا کہ جو میری ولایت کا اقرار نہ کرے وہ مومن نہیں اور نہ وہ آنحضرت کی رسالت کا معترف ہے - بے شک حضرت سلیمان نے اللہ تعالی سے ایک ایسا ملک مانگا جو کسی کو آپ کے بعد سزاوار نہ ہو اللہ تعالی نے آپ کی دعا قبول فرمائی آپ ملک پر مغرور ہو گئے آپ پر میری ولایت پیش کی گئی لیکن آپنے اس کے ماننے سے توقف کیا اس لئے اللہ تعالی نے آپ سے ملک چھین لیا اور آپ کی کرسی پر دھڑ لا ڈالنے سے آپ کو مبتلا کیا (والقینا علی کرسیہ جسدا) اور آپ کی نبوت چالیس روز تک چھن گئی یہاں تک کہ آپ مجھ پر ایمان لائے اور میری ولایت کا اقرار کیا پھر اللہ تعالی نے جو کچھ آپ سے چھین لیا تھا اسے

واپس کر دیا اور آپ کی بلاء دور کی اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو حکم دیا کہ وہ
لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں آپ نے فیصلے کئے جس کی وجہ سے آپ مغرور ہو گئے
پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر میری ولایت پیش کی آپ نے بھی توقف کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ
کو گرفتار بلا کیا۔ اسی طرح حضرت یونس پر میری ولایت پیش کی گئی آپ نے بھی توقف
کی لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے ذریعے آپ پر بلاء نازل کی مچھلی آپ کو نگل گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے۔ اگر وہ تسبیح نہ کرتے تو قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے
جب آپ نے میری ولایت کا اقرار کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصیبت سے نجات دی۔
کوئی نبی ایسا نہیں گزرا۔ جس پر میری ولایت پیش نہ کی گئی ہو۔ جس نے اسے جلد قبول
کر لیا۔ وہ مرسلین میں شمار کر لیا گیا اور جس نے اس کے قبول کرنے میں دیر کی اور میرا اقرار
نہ کیا وہ غیر مرسل ٹھہرا۔ خبردار! میری ولایت خدا کی ولایت ہے اور یہی معنی ہیں
اللہ تعالیٰ کے قول۔

ھنالک الولایۃ للحق کے معنی ہے سب ولایت خدائے برحق ہی کو ہے
جس نے اس کا اقرار کیا اس نے خدا کی وحدانیت اور رسول کی نبوت کا اقرار کیا اور اُن
پر ایمان لایا۔ روایت ہے ابو ذر جندب سے کہ آپ نے امیرالمومنین علی بن ابی طالب کو
یہ کہتے سنا کہ میں حقیقت میں خدا کا دین ہوں۔ خدا کی توحید ہوں اور خدا کا نفس ہوں (یعنی
خود خدا ہوں) میرے سوا کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ایسا دعویٰ کر سکتا
ہے اگر دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔

ترجمہ ۳: آنحضرت سے روایت کی گئی ہے کہ معراج میں جب چوتھے آسمان پر پہنچا تو
دیکھتا کیا ہوں کہ علی کرسی کرامت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور فرشتے آپ کو گھیرے ہوئے
ہیں اور وہ آپ کی عبادت تسبیح اور تقدیس کر رہے ہیں میں نے اپنے دوست
جبرئیل سے پوچھا کہ علی اس مقام پر مجھ سے پہلے پہنچ گئے ہیں جبرئیل نے کہا
فرشتوں نے علی کے بلند مرتبہ کی وجہ سے آپ کو دیکھنے کا بہت شوق ظاہر کیا اس
لئے اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو آپ کی صورت میں پیدا کیا اور ان پر اس کی عبادت فرض کی

جب کبھی وہ آپ کو دیکھنے کے مشتاق ہوتے ہیں تو اس کو دیکھ لیتے ہیں اور اس کی عبادت تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہی ہے معنیٰ اللہ تعالیٰ کے قول۔

ھو الذی فی السماء الہ و فی الارض الہ کے یعنی وہی معبود برحق ہے کہ آسمانوں میں بھی اس کی بندگی ہے اور زمین میں بھی اس کی بندگی ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ علیؑ کا منہ دیکھنا عبادت ہے۔

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام صفہ ۸۰ تا صفہ ۸۴)

نوٹ :۔ منقولہ بالا روایتوں کے معتبر اور مستند ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ انہیں اسمٰعیلی دعوت کے بانی اور امام مولانا معز کے باب الابواب سیدنا جعفر بن منصور الیمن نے اپنی مہتمم بالشان کتاب سرائر النطقاء میں مدون فرمایا ہے آپ کا یہ فرمانا کہ مولانا علی رسول اللہ کی خطا معاف فرمانے والے ہیں اور نفس اللہ ہیں (یعنی خود خدا ہیں معاذ اللہ) اور چوتھے آسمان پر فرشتوں کے معبود ہیں جس کی وہ عبادت اور تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہ ایسی غلو آمیز باتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے حضرت علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو کجا خود اللہ تعالیٰ کے ہم درجہ و ہم پلہ ہو جاتے ہیں فتعالی اللہ عما یشرکون۔ (بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب صفہ ۸۵)

۲۲ - مولا معز کی دعاؤں میں اسماعیلیوں کے خود ساختہ پیغمبر محمد بن اسماعیل کے ذریعہ شریعت محمدیہ کے معطل و منسوخ ہونے کی ایک دعا

"وصلِ یارب علی اخی نبیک سید الاوصیاء المنتجبین وعلی فاطمۃ الزھراء سیدۃ نساء العالمین وعلی سبطیہ الحسن والحسین وصل علی القائم بالحق الناطق بالصدق التاسع من جدہ الرسول الثامن من ابیہ الکوثر السابع من آبائہ الائمۃ سابع الرسل من آدم وسابع الاوصیاء من شیث وسابع الائمۃ البررۃ صلوات اللہ علیہم اجمعین کما قلت سبحانہ خلقنا السمٰوٰت و

الارض فی ستة ایام سواء للسائلین ۔ ثم استوىٰ الی السماء وھو استواء امر النطقاء بالسابع القائم صلوات اللہ علیہ (کماذکرنا انفاً) الذی شرفتہ وکرمتہ وعظمتہ وختمت بہ عالم الطبائع وعطلت بقیامہ ظاھر شریعۃ محمد صلعم الخ (ادعیۃ الایام السبعۃ از مولانا المعز لدین اللہ)

ترجمہ :- اور درود بھیج تو یا اللہ اپنے نبی کے بھائی علی پر جو اوصیاء منتجبین کے سردار ہیں اور فاطمۃ الزھرا پر جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور ان کے دونوں نواسوں حسن اور حسین پر اور درود بھیج تو قائم بالحق اور ناطق بالصدق پر جو اپنے نانا رسول سے نویں اور اپنے باپ کوثر سے آٹھویں اور اپنے آباء سے ساتویں ہیں اور جو آدم سے ساتویں رسول اور شیث سے ساتویں وصی اور نیک اماموں سے ساتویں امام ہیں ۔ درود اللہ کا ان سب پر جس طرح فرماتا ہے تو کہ " پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پھر بلند ہوا وہ اللہ آسمانوں کی طرف ۔ مراد اس سے ناطقوں کے امر کا بلند ہونا ہے قائم سابع سے درود اللہ ان پر (جیسا کہ ابھی ہم نے ذکر کیا ہے) اور وہ (یعنی محمد بن اسمٰعیل) ایسے ہیں جنہیں تو نے مشرف معظم اور مکرم کیا اور جن کے ذریعے سے تو نے عالم طبائع کو ختم کیا اور شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا ۔ " بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب صـ ۹۲

(نوٹ) اوپر کا اقتباس مولانا معز کی سات دعاؤں سے لیا گیا ہے جن میں ہر دعا ایک دن کے لئے مخصوص ہے ہر دعا میں ایک ناطق (یعنی رسول) اُن کے وصی اور چھ اماموں کا ذکر ہے ۔ پہلی یکشنبہ کی دُعا میں حضرت آدم کا بیان ہے اسی طرح سلسلہ وار سات دعاؤں میں سات ناطقوں (یعنی رسولوں) اور ان کے حدود پر درود بھیجا گیا ہے (ان سات دعاؤں کو بخوف طوالت ہم نے یہاں ذکر نہیں کیا صرف شنبہ کی آخری دُعا (مع ترجمہ) نقل کر دی ہے جس میں مولانا محمد بن اسمٰعیل کی شان بتائی گئی ہے کہ وہ نبی اکرم صلعم کے بعد رسول بنا کر بھیجے گئے جنہوں نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دیا یہ محمد بن اسماعیل، امام جعفر صادق کے پوتے ہیں ،

از اصغر علی)

اسمٰعیلی مذہب کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے محقق کو اس سے بڑھکر کسی اور دوسرے حوالے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ یہ ان کے ایسے امام کی دعا ہے جن کی شان بہت بڑی ہے آپ ظہور کے اماموں کے چوتھے اور مولانا حسن سے چودھویں امام ہیں اور اور اسمٰعیلی اصول کے لحاظ سے چوتھا اور ساتواں اعلیٰ اور افضل ہوتا ہے (اسی وجہ سے اسماعیلی فرقے کو فرقہ سبعیہ بھی کہا جاتا ہے۔ از صغر علی) حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو زہر المعانی از سیدنا ادریس صفحہ ۵۶۸ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۹۵۔

"۲۳ - رسول اللہ صلعم کا اپنی اذان میں مولانا محمد بن اسمٰعیل اور مولانا القائم محمد بن عبداللہ المہدی کی رسالت کی گواہی دینا۔	دور ستر کے دوسرے داعی مطلق سیدنا ابراہیم

ابن الحسین الحامدی المتوفی ۵۵۷ھ جو ظہور کے آخری زمانے میں مولانا آمر کے عہد میں موجود تھے اپنی مہتم بالشان کتاب کنز الولد میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں۔

واما محمد بن اسمٰعیل فھو متم شریعتہ (ای شریعۃ محمد صلعم) وموفیھا حقوقھا وحدودھا وھو السابع من الرسل۔ بیان ذلک فی ادعیۃ مولانا المعز السبعۃ وھو الذی یشھد (ای النبی صلعم) لہ وللقائم محمد بن عبداللہ المھدی لانہ قائم القیامۃ الوسطی وقائم القیامۃ الاولی امیر المومنین وقائم القیامۃ الکبری صاحب الکشف فی اذانہ بقولہ اشھد ان محمدًا رسول اللہ واشھد ان محمدًا رسول اللہ لان الخلق یشھدون برسالتہ وھو یشھد لمتم دورہ وشریعتہ ومنھاجہ وھو منسوب الی عبداللہ بن میمون فی التربیۃ۔

ترجمہ :- لیکن محمد بن اسمٰعیل وہ تو محمد (یعنی رسول اللہ صلعم) کی شریعت کے اتمام و اکمال کرنے والے اور اس کے حقوق و حدود کو پورا کرنے والے ہیں اور ساتویں رسول ہیں جن کا بیان مولانا معز کی سات دعاؤں میں ہے اور وہ وہی ہیں کہ جن کے لئے اور

قائم محمد بن عبداللہ المہدی کے لئے آپ (یعنی رسول اللہ صلعم) اشہد اً محمداً رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ کہ کر گواہی دیتے ہیں کیونکہ مولانا محمد بن اسمٰعیل قیامتِ وسطیٰ کے قائم اور امیر المؤمنین یعنی مولانا علی قیامتِ اولیٰ کے قائم اور صاحب الکشف قیامت کبریٰ کے ہیں تمام لوگ آپ (یعنی رسول اللہ صلعم) کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ اور آپ صلعم خود اپنے دور اور شریعت کے پورا کرنے والے کی گواہی دیتے ہیں جو تربیت کے لحاظ سے عبداللہ بن میمون طرف منسوب ہیں (کنز الولد الباب الحادی عشر ص ۲۰۱) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۹۷

(مندرجہ بالا عبارت کا سلیس مطلب یہ ہے کہ از اصغر علی)

اذان کے پہلے کلمے اشہدان محمداً رسول اللہ میں محمد سے مولانا محمد بن اسمٰعیل اور دوسرے کلمے اشہدان محمداً رسول اللہ میں محمد سے مولانا القائم محمد بن عبداللہ المہدی مراد ہیں۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی رسالت کی گواہی دیتے رہے"۔

بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۹۷

"۲۴۔ اماموں اور مؤمنین (یعنی اسماعیلیوں) کا اپنی اپنی اذانوں میں رسول اللہ صلعم اور (امام جعفر صادق کے پوتے) محمد بن اسمعیل کی رسالت کی گواہی دینا۔	سیدنا محمد بن طاہر المکاسر سیدنا ابراہیم بن الحسین الحامدی

متوفی ۵۸۴ھ اپنی علم حقیقت کی مشہور کتاب الانوار اللطیفہ میں اس طرح فرماتے ہیں :۔

وتسلیمہ (ای تسلیم رسول اللہ صلعم) لمحمد بن اسمٰعیل شہادتہ لہ بالرسالۃ فی الاذان عند قولہ :۔ اشہد ان محمداً رسول اللہ لان شہادتہ صلعم لنفسہ غیر جائزۃ وانما کانت شہادتہ لمحمد بن اسماعیل ۔ واما شہادۃ الائمۃ وسائر المسلمین فھی لہ (ای لرسول اللہ صلعم) لانہ الناطق السادس وکون الشہادۃ مثناۃ فی الاذان لما کانت الشہادۃ الاولیٰ لہ (ای لرسول اللہ صلعم) والثانیۃ لمحمد بن اسمٰعیل

الذی ھو متم دورہ وھو سابع الرسل والیہ اشار مولانا المعز فی دعائہ یوم السبت اذھو الناطق السابع ۔ فاما قائم القیامۃ علی ذکرہ السلام ماموہ اعلیٰ من ذلک لانہ غیر منتظم فی مسلک الرسل ۔

ترجمہ :۔ اور آپ کے (یعنی رسول اللہ صلعم کے) محمد بن اسمٰعیل کو (علم وحکمت) کے سونپنے کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اپنی اذان میں اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ کے محمد (بن اسمٰعیل) کی رسالت کی گواہی دی ہے کیونکہ آپ کی گواہی خود اپنے لئے ناجائز ہے ۔ آپ نے محمد بن اسمٰعیل کی رسالت کی شہادت دی اور اماموں اور دیگر مسلمانوں کی شہادت کے یہ معنی ہیں کہ یہ لوگ آپ صلعم کی اور محمد بن اسمٰعیل کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں ۔ کیونکہ آپ صلعم چھٹے ناطق (یعنی چھٹے رسول) ہیں اور محمد بن اسمٰعیل آپ کے دور کے متم اور ساتویں رسول اور ساتویں ناطق ہیں اذان میں اشھدان محمداً رسول اللّٰہ کے مکرر ہونے کے یہی معنی ہیں اور اسی کی طرف مولانا معز نے اپنے یوم السبت (شنبہ) کی دعا میں اشارہ فرمایا ہے لیکن قائم القیامۃ کا معاملہ اس سے اعلیٰ ہے کیونکہ وہ رسولوں کی لڑی میں منسلک نہیں ۔

بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص۹۸ ، ص۹۹

(نوٹ) جب قائم القیامۃ کا امر (یعنی معاملہ) رسول سے اعلیٰ ہے تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ الوھیت کے منصب پر فائز ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ سے بھی یہ بات بالکل روز روشن کی طرح واضح ہے ۔ ملاحظہ ہو نمبر (۲۵) از منزلی

۲۵ امام قائم القیامۃ منصب وحدت والوھیۃ پر فائز وتمکن ہیں اور محمد بن اسمٰعیل رسالت پر ،	" وانساق الامر بعد مولانا الحسین بن علی الی باقی الائمۃ

الی ان انتھی الی مولانا محمد بن اسمٰعیل فکان محمد بن اسمٰعیل متم الدور وخاتم الرسل المنتھیۃ الیہ غایۃ الشرائع المختومۃ بہ المشتمل علی مراتب حدودھا المحیط بعلومھم وھو القائم بالقوۃ صاحب

الكشفة الاولى لان القائم بالفعل هو القائم الكلى الذى هو صاحب
الكشفة الاخرى والبطشة العظمى لان القيامات كثيرة اولها
الماذون المكفوف وآخرها قائم القيامات - وهو الذى يخلف العاشر
فى موضعه بعد ارتفاعه من هذه الدار وانما وقع عليه اسم الناطق
السابع لنطقه بالامر الالهى وقوله "انا" لانه غير منتظم فى سلك نطقاء
دور الستر اذ هو بخلافه وليس هو بمتم ولا رتب بحدوده ولا هو برسول
بل هو منفرد برتبه الوحدة والالوهيه وانما هو لانا محمد بن اسمعيل
المخصوص بذلك لانتظامه فى سلك مقامات دور الستر ونطقاءه
..... فاذا عددت آدم ووصيه ومتمى دوره الستة كان سابعهم ناطقاً
وهو نوح — واذا عددت عيسٰى ووصيه ومتمى دوره الستة كان
سابعهم ناطقاً وهو محمد واذا عددت محمداً ووصيه ومتمى دوره
الستر كان سابعهم ناطقاً وهو محمد بن اسمعيل — اذ بقيامه
تمام دور الستر واعتقاد دور الكشف ونسخ شريعة الرسول السادس
صلعم وبذلك نطق مولانا المعز فى دعائه يوم السبت حيث قال ، وعلى
القائم بالحق الناطق بالصدق — سابع الرسل من آدم وسابع
الاوصياء من شيث وسابع الائمة البررة الذى شرفته وعظمته
وكرمته وختمت به عالم الطبائع وعطلت بقيامه ظاهر شريعة محمد
صلعم كل ذلك بالقوه لا بالفعل لكونه قائماً بالقوة -

ترجمہ :- اسی طرح امر امامت مولانا حسین بن علی کے بعد باقی متمین میں جاری رہا
یہاں تک کہ مولانا محمد بن اسمٰعیل تک پہنچا جو دور کے پورا کرنے والے اور آخری رسول ہیں جن
پر شریعتیں منتہی اور ختم ہوئیں اور جو حدود کے مراتب اور ان کے علوم پر محیط ہیں اور قائم بالقوۃ

صاحب کشف اولیٰ ہیں کیونکہ قائم بالفعل قائم کل ہی ہیں جو کشف اُخری اور بسط عظمیٰ کے صاحب ہیں اس لئے کہ قیامتیں بہت ہیں جن میں پہلی قیامت ماذون مکفوف ہے اور آخری قیامت قائم القیامہ ہے جو اس گھر سے مرتفع ہونے کے بعد عقل عاشر کے خلیفہ ہوں گے اور آپ (یعنی مولانا محمد بن اسمٰعیل یا قائم القیامہ) ناطق سابع اسی لئے کہے گئے کہ آپ نے امر الٰہی بیان فرمایا اور آپ یعنی قائم القیامہ نے "انا" کہا کیونکہ آپ دورِ ستر کے ناطقوں میں شریک نہیں اس لئے کہ آپ اس کے خلاف ہیں اور نہ آپ متم ہیں اور نہ آپ کے لئے حدود کے رتبے ہیں اور نہ آپ رسول ہیں بلکہ آپ مرتبہ وحدت والوحیتہ کے ساتھ منفرد ہیں اور مولانا محمد بن اسمٰعیل کے اس فضیلت (یعنی رسالت) کے ساتھ مخصوص ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ دورِ ستر اور اس کے نطقا میں شامل ہیں۔

(مولانا محمد بن اسمٰعیل کی فضیلت کا مفصل بیان یوں ہے کہ از مصنف علی) جب تم آدم اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے چھ متم (امام) شمار کرو تو ان کا ساتواں امام ناطق ہوگا۔ جو نوح ہیں اور جب تم عیسیٰ اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے متم (امام) گنو تو ان کا ساتواں ناطق ہوگا جو محمد (یعنی محمد صلعم) ہیں اور جب تم محمد صلعم اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے چھ متم (امام) کا حساب لگاؤ تو ان کا ساتواں امام، ناطق ہوگا جو محمد بن اسمٰعیل ہیں اس لئے کہ مولانا محمد بن اسمٰعیل کے قیام سے دورِ ستر پورا ہوا اور دور کشف شروع ہوا اور چھٹے رسول (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از مصنف علی) کی شریعت منسوخ ہوئی جو ہمارا اعتقاد ہے اسی وجہ سے مولانا معز اپنی سنیچر کی دعا میں یہ فرماتے ہیں "درود بھیج تو اے اللہ قائم بالحق ناطق بالصدق پر جو آدم سے ساتویں رسول اور شیث سے ساتویں وصی اور نیک اماموں سے ساتویں امام ہیں جن کو تو نے مشرف معظم مکرم کیا اور جن کے ذریعہ تو نے عالم طبائع کو ختم کیا اور جن کے قیام سے تو نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا۔ یہ سب بالقوۃ تھا نہ کہ بالفعل اس لئے کہ آپ قائم بالقوۃ ہیں۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۹۹ تا ص ۱۰۱

"نوٹ :- مولانا معز کی دعائیں بالقوہ ذکر نہیں یہ سیدنا محمد بن طاہر کی طرف سے ذاتی اضافہ ہے۔ مولانا معز کی ہفتہ بھر کی دعاؤں میں تو صاف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی شریعت کے ظاہر کو نوح کے قیام سے معطل کیا اور نوح کی شریعت کے ظاہر کو ابراھیم کے ظہور سے معطل کیا۔

اسی طرح عیسیٰ کی شریعت کے ظاہر کو آنحضرت صلعم کی بعثت سے معطل کیا اور آنحضرت صلعم کی شریعت کے ظاہر کو مولانا محمد بن اسمٰعیل کے قیام سے معطل کیا۔ جب آدم وغیرہ کی شریعتوں کا ظاہر بالفعل معطل کردیا گیا ہے تو آنحضرت صلعم کی شریعت کا ظاہر بھی مولانا محمد بن اسمٰعیل کے قیام سے بالفعل معطل کردیا گیا ہے کیونکہ تمام انبیاء کی شریعتوں کی تعطیل ایک ہی نوعیت کی بتائی گئی ہے اور سیاق عبارت سے بھی یہی واضح ہے" (بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۱۲۶ یہ نوٹ ڈاکٹر زاہد علی کے ایک طویل تجزیے کا اختصار ہے۔ اصغر علی)

۲۶ - ساتویں امام یعنی محمد بن اسمٰعیل نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کردیا۔	"وان السابع ھو القائم بتبدیل الشریعۃ لمن عرف ذلک وعقلہ فاذا ظھر

السابع وجب علیھم طاعتہ وترک الامر الاول الذی قامت الشریعۃ بہ۔

ترجمہ :- اور بے شک ساتواں امام ہی وہ امام ہے جو مبدل شریعت ہے (یعنی تبدیل شریعت کا کام انجام دینے والا ہے) یہ بات اس شخص کے لئے ہے جو سمجھتا اور عقل رکھتا ہے۔ جب ساتواں ناطق (یعنی رسول) ظاہر ہوتا ہے تو اس کی طاعت واجب ہوتی ہے اور امر اول جس سے شریعت قائم تھی متروک ہو جاتا ہے۔"

(اسرار النطقاء از سیدنا جعفر بن منصور الیمن ص ۹۵) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص۱۲۲ تا ۱۲۳

۲۷ - مولانا محمد بن اسمٰعیل کا دور مصطفیٰ کو پورا کرنا	وسابع النطقاء وھو متمم

دور مصطفیٰ (ترجمہ) ساتویں ناطق ہی آنحضرت صلعم کے دور کو پورا کرنے

والے ہیں :۔ (کتاب الفترات والقرانات ص۳) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص۱۲۹

۲۸ - مولانا محمد بن اسمٰعیل کا ساتواں ناطق (اور مہبط وحی الٰہی) ہونا

ھذہ البیوت انما ھی النطقاء الذین ینطقون بالتنزیل و الشرائع فھم آدم ونوح وابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد وھو احمد و محمد المھدی الناطق السابع فھم بیوت وحی اللہ۔

ترجمہ :- یہی گھروہ نطقاء ہیں جو تنزیل اور شرائع بیان کرتے ہیں یعنی لاتے ہیں - وہ آدم ، نوح ، ابراھیم ، موسیٰ ، عیسیٰ ، محمد جو احمد ہیں اور محمد المھدی جو ساتویں ناطق ہیں یہ سب خدا کی وحی کے گھر ہیں جن میں وحی اترتی رہی "

(کتاب الکشف ص۵۲) بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص۱۲۹

۲۹ - لاالٰہ الا اللہ میں " اللہ " سے مراد امام الزمان ہے

" واعادۃ التکبیر مرتین بعد ذلک (ای بعد حی علیٰ خیر العمل) مثل علی انہ عند انقضاء امر المتمین من الائمۃ یقوم الخلفاء بدعوۃ القائم بتائید الاصلین ثم یقول مرۃ لاالٰہ الا اللہ ای لاقائم الا امام الزمان ولاصاحب العصر الا القائم بباطن الشرائع مجرداً محضاً بلاظاھر وجھاً واحداً وحرفاً واحداً۔

ترجمہ :- حی علیٰ خیر العمل کے بعد تکبیر کا دو دفعہ کہنا مثل ہے اس امر پر کہ ائمہ متمین کے بعد جو خلفاء ہوں گے وہ اصلین (عقل و نفس) کی تائید سے " امام قائم " کی دعوت کو قائم کریں گے پھر لاالٰہ الا اللہ کہنے کے یہ معنی ہیں کہ نہیں ہیں قائم مگر امام الزمان اور نہ صاحب عصر مگر قائم جو وجہ واحد کے لحاظ سے شریعتوں کا باطن محض و مجرد بغیر ظاہر کے بتائیں گے (تاویل الشریعۃ من کلام الامام المعز ص۵)

بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۳۲۱

۳۰۔ تکالیف شرعیہ کا گرا دیا جانا اور شرائع عقلیہ کا باقی رکھنا۔

"واما الشرائع فتحط عنهم التكليفات كالصلوة والزكاة والصوم والحج والجهاد وتبقى معهم الشرائع العقليات التي هي النكاح والطلاق والمواريث والاملاك ودفن الموتى وغسلهم الاجسام بالماء وماشاكل ذلك من الشرائع العقليات۔

ترجمہ :- لیکن تکلیفی شریعتیں مثلاً نماز زکوٰۃ روزہ حج اور جہاد ان سے گرا دی جائیں گی اور عقلی شریعتیں جو عقد نکاح طلاق، مواریث، املاک، دفن موتیٰ اور ان کا پانی سے دھونا اور ان کے مماثل جو عقلی شریعتیں ہیں باقی رہیں (اربعہ کتب اسمٰعیلیہ

بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳۶

۳۱۔ "قائم مہدی کا دور علم کا ہے نہ کہ عمل کا (کیونکہ وہ تمام احکام شریعت کے ناسخ ہیں) معاذ اللہ

"القائم المهدى دوره دور العلم بلا عمل والذهب من امثال القائم المهدى صاحب دور الجزأ وخاتم الدنيا وفاتح باب الآخرة وانما مثل بالذهب لانه صاحب الظهور ومبطل الشرائع كلها ومسقط ظاهر النطقا والعمل به۔

ترجمہ قائم مہدی کا دور علم بلا عمل کا دور ہے " سونا " قائم مہدی پر مثل ہے جو دور جزا کے مالک ہیں اور دنیا کے ختم کرنے والے اور آخرت کا دروازہ کھولنے والے ہیں " سونے " کا آپ پر مثل ہونا صرف اس وجہ سے ہے کہ آپ ظہور کے صاحب تمام شریعتوں کے باطل کرنے والے اور ناطقوں کے ظاہر اور عمل بالظاہر کو ساقط کرنے والے ہیں۔

(تاویل الزکوٰۃ از سیدنا جعفر بن منصور الیمن ص ۶۲ ط) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۱۳۹

۳۲۔ امام اور ولی کا عالم الغیب والشہادہ ہونا اور حوادث آئندہ کی خبر دینا۔

"سیدنا جعفر بن منصور الیمن فرماتے ہیں۔

القائم بالسيف يعلم الجهر من القول وما كنتم تكتمون۔

ترجمہ :- شمشیر بردار امام اس بات کو بھی جانتا ہے جو بلند آواز سے کہی جائے اور اس بات کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ (کتاب الکشف ص ۱۲۸)

سیّدنا مذکور اپنی دوسری تصنیف میں فرماتے ہیں کہ ۔

اولیاء اللہ یعلمون افعال العباد ویطلعون علی سرائر العباد۔

ترجمہ :- اولیاءُ اللہ کو بندوں کے افعال کا علم ہے اور وہ ان کی مخفی باتوں کو جانتے ہیں (سرائر النطقاء ص ۲۵۶)

سیدنا حمید الدین کرمانی کا ارشاد ہے ولہٗ (ای لمولانا الحاکم) معجزۃ بل معجزات واخبار الکائنات قبل کونہا واظہا للعلم المکنون ۔

ترجمہ :- مولانا حاکم کا ایک معجزہ نہیں بلکہ کئی معجزات ہیں آپ حادثوں کی خبران کے وقوع سے پہلے دیتے ہیں اور آپ پوشیدہ علوم کو جانتے ہیں ۔ یعنی مولانا حاکم عالم الغیب والشہادۃ ہیں (المصابیح ذکر مولانا الحاکم) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۵۷

۳۲ ۔ اللہ تعالیٰ کا اسمٰعیلیوں کے امام اسمٰعیل بن جعفر کی طرف وحی بھیجنا

" سیّدنا جعفر بن منصور الیمن فرماتے ہیں ولم یعلموا ان اسمعیل لم یغب عن الدار حتی خلف ولدًا کاملًا وان الامر رجع الیہ بامر اللہ ووحیہ وانہ لما حضرہ ما اراد اللہ من امرہ اوحی اللہ ان یسلم الامر الی ولدہٖ محمد ۔

ترجمہ :- وہ لوگ نہیں جانتے کہ مولانا اسمٰعیل دنیا سے اس وقت تک غائب نہیں ہوئے جب تک کہ آپ نے اپنے بالغ بیٹے کو خلیفہ نہ بنا دیا جس کی طرف امر امامت خدا کے حکم اور اس کی وحی سے راجع ہوا (یعنی ان کے سپرد ہو) جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ امر امامت کو اپنے بیٹے (مولانا) محمد کے سپرد کریں ۔

(سرائر النطقاء ص ۲۲۵) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۵۸

نوٹ :- یہاں وحی بالمعنیٰ الاخص ہے جو انبیاء کی طرف بھیجی جاتی ہے کیونکہ خدا کے امر کے بعد اس کی وحی کا ذکر ہے ۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۵۸

۳۴ - امام کا فواحش ومنکرات کا مرتکب ہونا ، (فواحش کا ارتکاب کرنے سے امام کی شان یا اس کے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا ۔ لیکن ان فواحش کے ارتکاب میں اسے ملوث دیکھ کر اگر ،، مومن ،، اس کی امامت میں شک کرے تو اس کا ایمان جاتا رہتا ہے ۔ اور اس کی دنیا وآخرت برباد ہو جاتی ہے ۔)

امام کے کسی فعل کو برا نہ سمجھنا چاہیے اگرچہ ہم اسے اپنی آنکھوں سے شرعی محرمات کا مرتکب ہوتا ہوا بھی دیکھیں ۔ یہ مسئلہ بہت ہی اہم ہے اس لئے ہم یہاں سیدنا قاضی نعمان بن محمد کی عربی عبارت بجنسہٖ نقل کرتے ہیں ۔

وقد جاء عن بعض الدعاة الى الائمة قول يصير عن جميع ذلك ويأتى على جملته (اى الانكار على الائمة فى افعالهم مما يتعلق فى تقرير العمال على بلادهم — وكذلك ينكر بعض الجهال على الائمة ما يفعله الناس فى زمانهم ويأتيه من خالف امرهم من عمالهم) وذلك ان بعض الاولياء من خراسان سأل داعيه الاذن فى المسير الى بعض الائمة فلم يأذن له فى ذلك فالح عليه فقال له ويحك ههنا اسلم لك وا عفى قال وكيف ذلك قال انت ههنا على يقين ومعرفة بما هلك والائمة لما ظهروا الظهور امر الله لم تقم امورهم الا بمعاملة اهل الدنيا بالدنيا واخشى عليك ان سرت الى دار الامام ان ترى بعض ذلك فتنكره بلسانك او بقلبك فتهلك ويحبط عملك قال ما كنت بالذى انكر شيئا من ذلك كائنا ما كان فالح عليه بالاذن فقال ان لم يكن فى ذلك بد اخذ عليك العهد كما اخذته اولا منك انك ان رايت الامام بعينيك يزنى ويشرب الخمر ويأتى الفواحش

وقد اعاذ الله الائمة من ذلك لاتنكر ذلك بقلبك ولا بلسانك ولا يتخالج الشك فيه انه صواب وحق قال نعم فخذ علی فاخذنی ذلك عليه قال الرجل فوالله لولا ما كان منه الی لهلكت كما قال ولكن اذا رأيت امراً انكرته ذكرت ما كان منه وهذا وما يدخل فی معناه اشبه بشیئ مما قدمنا ذكره من قصة موسٰی والعالم فيما انكره موسٰی وهو صواب وحق۔

ترجمہ :- ——— خراسان کے ایک "مومن" نے اپنے داعی سے امام کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی داعی نے اجازت نہ دی۔ "مومن" نے بہت اصرار کیا داعی نے کہا بھلے آدمی تیرے لئے یہیں ٹھہرنا زیادہ اچھا ہے اور اسی میں تیری (دینی) سلامتی ہوگی "مومن" نے کہا کس طرح؟ داعی نے کہا تو یہاں اپنے امام کے متعلق "یقین و معرفت" پر قائم ہے اگر جب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے صاحب اقتدار ہوئے تو ان کے معاملات اس وقت تک درست نہیں ہوسکتے جب تک کہ وہ اہل دنیا کے ساتھ دنیاوی برتاؤ نہیں کرتے مجھے ڈر ہے کہ اگر تو امام کے حضور میں جائے گا تو کچھ ایسی باتیں دیکھے گا کہ انہیں اپنے دل اور زبان سے منکر (یعنی بُرا) سمجھے گا نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ تو اس بداعتقادی کے سبب برباد ہو جائے گا (یعنی "مومن" نہیں رہے گا) اور تیرا عمل رائیگاں چلا جائے گا۔ "مومن" نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ امام کی کسی بھی بات کو منکر (یعنی برا) سمجھوں خواہ کچھ ہو۔ اس پر اس نے اصرار کیا۔ داعی نے کہا خیر تو جانا ضروری سمجھتا ہے تو میں تجھ سے وہ عہد و پیمان لیتا ہوں جو میں نے تجھ سے اس سے پہلے لیا ہے کہ اگر تو اپنی دونوں آنکھوں سے امام کو زنا کرتے، شراب پیتے اور دیگر فواحش کا مرتکب ہوتے ہوئے بھی دیکھے تو تو اسے اپنے دل اور زبان سے منکر (یعنی بُرا) نہ سمجھنا اور اس کے درست اور حق ہونے میں دل میں کچھ شک نہ لانا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آئمہ کو ان کاموں سے محفوظ اور معصوم رکھا ہے۔ "مومن" نے کہا بہت اچھا، آپ مجھ سے ایسا ہی عہد و پیمان لیں داعی نے عہد و پیمان لیا مومن نے کہا خدا کی قسم اگر داعی مجھ سے عہد و پیمان نہ لیتا تو میں جیسا کہ اس نے کہا تھا۔ ہلاک ہو جاتا۔ یعنی امام ———

کی بدفعلیاں دیکھ کر بدعقیدگی کی وجہ سے "مومن ، نہ رہا) (از اسیر علی) لیکن جب میں کوئی بُری بات دیکھتا تو اس عہد و پیمان کو یاد کر لیتا تھا۔ یہ امر (فواحش کے) اس جیسے دیگر واقعات زیادہ مشابہ ہیں حضرت موسیٰ اور عالم کے قصے سے جسے ہم نے پہلے بیان کیا ہے حضرت موسیٰ نے عالم کے افعال کو بُرا سمجھا حالانکہ وہ درست اور حق تھے۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۶۲

نوٹ :- یہ واقعہ سیّدنا قاضی نعمان نے اپنی بلند پایہ تصنیف معروف بہ کتاب الہمۃ فی آداب اتباع الائمۃ میں بیان کیا ہے اس کی صحت میں کچھ شک نہیں ہو سکتا اس کتاب کے لکھنے کی غرض یہ ہے کہ "مومنین" اماموں کے آداب سے واقف ہوں اس میں بڑی اہم ہدایتیں ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ مومن امام کے روبرو ایسے ادب سے کھڑا رہے جیسے وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ جو کچھ آدمی کماتا ہے وہ "غنیمت" ہے اس میں سے امام کو پہلے "خمس" یعنی پانچواں حصہ دے پھر باقی ماندہ میں سے زکوٰۃ ادا کرے۔ حالانکہ خمس (صرف کفار سے حاصل ہونے والے) مال غنیمت میں ہوتا ہے۔ نیز اس کتاب میں امام کو سجدہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

ولیست الغنیمۃ ما اخذ من ایدی المشرکین خاصۃ بل ذلک وکل کسب کسبہ المرء فھو غنیمۃ۔ فما کسب احدکم من کسب او افاد من فائدۃ فلیخرج خمسہ فی وقت وصولہ فیرفعہ الی امامہ ثم ینظر الی ما یبقی فی یدہ فیزکیہ لکل عام واجب الزکوٰۃ فیہ ولیس فیہ بعد ذلک خمس

(کتاب الہمۃ فی اداب اتباع الائمۃ ص ۶۳)

تقبیل الارض بغیر نیۃ السجود علی انہ لو سجد ساجد لولی من اولیاء اللہ اعظاما للہ لم یکن بمنکر (کتاب الہمۃ ص ۱۱)

اور اپنے متعلق لکھتے ہیں۔ فدخلت الی مجلس الخلافۃ واجتھدت عند وقوعی الی الارض ساجدا لولی السجود ومستحقہ (السیرۃ المؤیدۃ ص ۹۵)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۶۲)

(بہر حال ائمہ کی عیش پرستی بلکہ زناکاری اور شراب نوشی کو مذہبی تقدس کے پردے میں چھپانے کی کوشش کی گئی ہے اور ان کو ہر قانون الہٰی سے بالاتر قرار دیا گیا ہے۔ از اصغر علی)

نوٹ ۱۔ (اپنے ائمہ کے لئے) از اصغر علی شرعی محرمات کے جواز کی تائید میں حضرت موسیٰ اور عالم کی مثال پیش کی گئی ہے لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مثال یہاں بالکل موزوں نہیں ہے کیونکہ یہ ائمہ "معصومین" کا مسئلہ ہے جن کے متعلق سیّدنا جعفر بن منصور الیمن نے فرمایا ہے کہ ان سے ہرگز کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا بخلاف انبیاء و مرسلین کے جن سے گناہ سرزد ہوئے ان انبیاء و مرسلین میں موسیٰ تو ایک طرف خود آنحضرت صلعم تک شامل ہیں جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۶۶

۳۵ - امامت کے سوا اللہ تعالیٰ کی مشیت کا ہر چیز میں جاری ہونا۔ | مولانا جعفر صادق سے یہ (نام نہاد) از اصغر علی حدیث منسوب کی جاتی ہے۔

ان البداوۃ والمشیۃ للہ تعالیٰ فی کل شیٔ الا الامامۃ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مشیت کو ہر چیز میں دخل ہے لیکن امامت کے مسائل میں اس کی مشیت کچھ نہیں کر سکتی یہ حدیث مولانا اسمعیل بن جعفر کی وفات کے سلسلہ میں درج کی گئی ہے (یہ بات سرائر النطقاء میں اثنا عشریوں کے ساتھ ایک اختلافی مسئلہ کے ضمن میں کہی گئی ہے) از اصغر علی

فلما غاب شخصہ (اسمعیل) فی حیوۃ ابیہ کما تقدم القول فی اسمٰعیل بن ابراھیم مابدا اللہ فی شیٔ کمابدا فی اسمٰعیل اذ قبض فی حیواۃ ابیہ وقد روینا نحن وانتم انہ قال ان البدء والمشیۃ للہ فی کل شیٔ الا الامامۃ نعظمتم العوبۃ (سرائر النطقاء ص ۲۴۴ ۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۶۹)

۳۶ - سلمان فارسی نے رسول اللہ صلعم کو سجدہ کیا | سلمان فارسی رضی نے رسول اللہ صلعم کو ایک دن اس وجہ سے سجدہ کیا کہ آپ کی پیشانی میں "امامت کا نور" تھا۔

تاویل الزکوٰۃ از جعفر بن منصور الیمن ص ۱۴۰ (بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۸۱)

۳۷۔ عیسیٰ بن مریم سے علی بن حسین یعنی امام زین العابدین مراد ہیں

سیّدنا جعفر بن منصور الیمن فرماتے ہیں کہ آیتِ کریمہ " ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منه یصدون " میں " ابن مریم " سے مولانا علی بن حسین یعنی امام زین العابدین مراد ہیں۔ واما القول لله تعالیٰ و لما ضرب ابن مریم مثلاً اذ قومک منه یصدون فیعنی بهذا علی بن الحسین بن علی "۔

کتاب الشواہد والبیان ص۲۹۱ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص۳۸۱

۳۸۔ لا الٰہ الا اللہ کا مطلب اور شرک کی حقیقت

کلمہ طیبہ یعنی لا الٰہ الا اللہ کی (اسماعیلیوں کے ہاں) مختلف تاویلیں۔

لا الٰہ الا اللہ تاویلہ " لا امام الا امام الزمان " (تاویل الشریعہ من کلام امام المعز لدین اللہ ص۴۲)

اسم اللہ فی التاویل " ولی الزمان " الذی یعرف الناس ربهم لوکان فیهما الہة الا اللہ لفسدتا یعنی به الامام (تاویل الزکوٰۃ از سیدنا جعفر بن منصور الیمن ص۶۳)

ولن نشرک بربنا احداً " ای لا نشرک معه (ای مع علی) احداً فی منزلته۔ (تاویل الزکوٰۃ ص۱۵۶)

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا به شیئاً اشارة الی الامام علیه السلام لانه هو باری البرایا تبارک اللہ تعالیٰ عن ان یکون له شبیه ولا شریک لکنه هو القائم عن اللہ و داعی الخلق الی عبادته۔

تاویل سورۃ النساء از سیدنا جعفر بن منصور الیمن ص۴۷۔ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص۴۰۱

نوٹ:۔ مندرجہ بالا حوالوں کے اعتبار سے لازم ہے کہ بندہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہتے وقت " امام الزمان " کا تصور کرے نہ کہ ذات وحدہ لاشریک لہ کا جس نے امام کو پیدا کیا ہے۔ (فیا للعجب) ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص۴۰۸

۳۹ ۔ ابوطالب کے بعد نبوت کے اصلی وارث علی تھے اور آپ صلعم تو علی کے جوان ہونے تک مستودع یعنی عارضی اور عبوری پیغمبر تھے یعنی یہ حقیقۃً آپ صلعم کا منصب نہیں تھا ۔

سیّدنا ادریس کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلعم سے بحیرا (دور عیسوی کے آخری امام) ایک وادی میں ملے اور نبوت کی میراث جو ان کے پاس تھی وہ آپ کے سپرد کی جس کی وجہ سے آپ نبی مشہور ہوئے اس کے بعد آپ اپنی قوت کے کمال کو پہنچے اور وحی آپ پر نازل ہوئی جس کی بدولت آپ رسول ہوئے اب آپ کو یہ گمان پیدا ہوا کہ ابوطالب کے بعد میرے سوا کوئی امام نہیں ہے اس گمان کی وجہ سے اُن موادِ روحانیہ میں جو آپ کو حدودِ علویہ کے ذریعہ پہنچتے تھے فتور پڑ گیا اور ان کا سلسلہ ٹوٹ گیا یہ آپ صلعم کا پہلا گناہ ہے کیونکہ آپ صلعم کے نفس نے ایک ایسا رتبہ حاصل کرنے کی کوشش کی جو آپ کا نہ تھا ۔ پھر آپ کو معلوم ہوا کہ اس میں تو اللہ کا ایک راز ہے اور حقیقی امام دوسرا ہے آپ صرف مستودع ہیں یعنی یہ رتبہ آپ کے پاس امانت کے طور پر رکھا گیا ہے اس کا مالک تو دوسرا ہے ۔ اس لئے آپ نے توبہ کی اور خدا کی طرف حدود کا وسیلہ اختیار کیا پھر آپ کو منتظر اور قائم منتظر کی معرفت حاصل ہوئی اور آپ زمین کی طرف گرائے گئے یعنی خدیجہ کی طرف جو صاحب العصر کی حجت تھیں سپرد کئے گئے کہ وہ آپ کو تعلیم دیں یہی آپ کا ھبوط یعنی گرنا ہے ۔

(تاویل الزکوٰۃ صفحہ ۱۱۶ ، زہر المعانی صفحہ ۳۹۲) ۔ بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام صفحہ ۵۳۲ اور صفحہ ۲۳ پر

(نوٹ :۔ اس حوالے کا حاصل یہ ہے کہ مولانا ابوطالب مستقر امام تھے اور چاروں مراتب نبوت ، رسالت ، وصایت اور امامت کے مالک تھے ۔ آپ نے آنحضرت صلعم کو قائم کر کے یہ کہا تھا کہ آپ کے پاس امامت کا رتبہ امانت رکھا جاتا ہے اس کا اصلی وارث میرا لڑکا علی ہے آپ اس کو نامزد کر کے یہ امانت اس کے سپرد کر دیں مگر آنحضرت نے اس رتبہ کی اپنے لئے ناحق خواہش کر کے گناہ کا ارتکاب کیا جس کی حدود علویہ کے وسیلہ سے معافی تلافی ہوئی ۔ از :۔ اصغر علی)

۴۰ - تحریف قرآن مجید | "قرآن مجید کی تحریف و تبدیل کے متعلق سیدنا جعفر بن منصور الیمن کا قول گزر چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ مولانا علی نے ایک علیحدہ قرآن مجید جمع کیا تھا جسے اہل ظاہر (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے قبول نہیں کیا اس قسم کی تبدیل و تحریف کی (بزعم اسماعیلیہ) چند مثالیں یہ ہیں -

۱- یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یہ آیت یوں تھی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی وان لم تفعل فما بلغت رسالتہٗ -

۲- فاذا فرغت فانصب (بفتح الصاد) یہ آیت یوں تھی - فاذا فرغت فانصب (بکسر الصاد) یعنی فاذا فرغت من اقامۃ الفرائض فانصب علیا للناس نفعل صلوٰۃ اللہ علیہ - (شرح الاخبار ص۲۲)

۳- " لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ " یہ آیت یوں تھی لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علیاً جمعہ وقرأ بہ فاذا قرأہ فاتبع قراءتہٗ ثم ان علیاً بیّنہ - فتخوف من الناس ومن نفاق جحجہ بعدہ فضاق صدر رسول اللہ صلعم وکان (ای صلعم) یرجوان لایکشف حقیقۃ مرتبۃ وصیہ الا رمزاً حتی یبلغ الکتاب اجلہ فقال تعالیٰ لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علیاً جمعہ وقرأبہ الخ

(زہر المعانی ص۲۰۵) بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص۵۳۷ ، ۵۳۸)

(نوٹ) ہم جو قرآن مجید پڑھتے ہیں بزعم اسماعیلیہ یہ اصلی منزل من اللہ قرآن نہیں ہے بلکہ یہ لوگوں کی تصنیف و تالیف ہے جو کہ تحریف و تبدیل میں تورات وانجیل جیسا ہے اصلی قرآن مولانا علی کے پاس ہے جسے قائم القیامۃ ہی کھولیں گے -

اسماعیلیوں کے معتبر و مستند پیشواؤں سیدنا جعفر بن منصور الیمن، سیدنا حمید الدین کرمانی اور سیدنا قاضی نعمان بن محمد کا یہی مذہب و عقیدہ ہے۔ (از اصغر علی)

"۴۱۔ ظاہری شریعت کی تعطیل اور باطنی شریعت کی ابتداء

"سیدنا عبداللہ بن میمون القداح نے اپنے اسماعیلی مذہب کی بنیاد اس اصول پر رکھی کہ آنحضرت صلعم نے ظاہری شریعت کی تبلیغ کی باطنی شریعت کے لئے آپ نے مولانا علی کو قائم کیا۔ مولانا علی اور آپ کے بعد چھ امام گزرے انہوں نے باطنی شریعت کو مکمل کیا جس کی وجہ سے یہ سب متمین کہلائے۔ ساتویں امام مولانا محمد بن اسمٰعیل نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی اسی وجہ سے تاریخ میں اس فرقے کا دوسرا نام "سبعیہ" پڑ گیا (بزعم اسمٰعیلیہ) آپ سے (محمد بن اسمٰعیل) سے روحانی دور شروع ہوا آپ ہی وہ مہدی ہیں جن کی کہ آپ صلعم نے بشارت دی تھی یہ شرف آپ کو اس وجہ سے حاصل ہوا کہ آپ ساتویں امام ہونے کے علاوہ ساتویں ناطق اور ساتویں رسول بھی تھے جیسا کہ مولا معز کی دعاؤں کے حوالہ سے پہلے بتایا جا چکا ہے گویا آپ کے زمانہ سے ظاہری شریعت کے اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ کے ادا کرنے کی اور شرعی محرمات سے بچنے کی ضرورت نہیں رہی بلکہ ان کی تاویل کی معرفت ہی کافی ہے۔

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲۰)

"۴۲۔ دعوت کے حدود، اُن کی تعداد اُن کے مناصب اور اُن کے فرائض

اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے ہم فرقہ اسمعیلیہ نے جو نظام اور سلسلہ قائم کیا ہے اُسے "دعوت" کہتے ہیں۔ دعوت کے صدر کو داعی کہتے ہیں خواہ وہ نبی ہو یا وصی یا امام۔ اسے "حد اعلیٰ" بھی کہتے ہیں اس کے چند مددگار بھی ہوتے ہیں جو حدود کہے جاتے ہیں جو شخص داعی کی دعوت کا جواب دے اور دعوت میں داخل ہو اسے "مستجیب" کہتے ہیں۔ دعوت کے دس حدود، ان کے عہدے اور ان کے فرائض "راحۃ العقل" کی ترتیب

کے مطابق حسب ذیل ہیں ۔

نمبر شمار	حدود ارکان	عہدے	فرائض
۱	ناطق	رتبۂ تنزیل	ظاہری شریعت کی تعلیم دینا ۔
۲	اساس	رتبۂ تاویل	تاویل یعنی باطنی شریعت کی تعلیم دینا
۳	امام	رتبۂ امر	ظاہری اور باطنی شریعت کی حفاظت کرنا اور دینی و دنیوی حکومت قائم کرنا ۔
۴	باب	رتبۂ فصل الخطاب	آخری فیصلہ کرنا ۔
۵	حجت	رتبۂ حکم درمیان حق و باطل	حق کو باطل سے علیحدہ کرکے بتانا
۶	داعی بلاغ	رتبۂ احتجاج و تعریف معاد	آخرت کے مسائل سمجھانا ۔
۷	داعی مطلق	رتبۂ تعریف حدود علویہ و عبادات باطنہ	حدود علویہ اور باطنی دعوت کی تعریف کرنا ۔
۸	داعی محدود یا محصور	رتبۂ تعریف حدود سفلیہ و عبادات ظاہرہ	حدود سفلیہ اور عبادات ظاہرہ کی تعریف کرنا ۔
۹	ماذون مطلق	رتبۂ اخذ عہد و میثاق	مستجیبین سے عہد و پیمان لینا
۱۰	ماذون محدود یا محصور اسے مکاسر بھی کہتے ہیں	مخالفین سے مناظرہ بازی	مخالفین کے عقائد کو کسر کرکے یعنی توڑ کر انہیں مستجیب بنانا ۔

بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹۹ تا ص ۳۰۰

"۴۳ ۔ دعوت کے حدود کی اصلیت اور اُن کا ماخذ ____ !

دعوت کی تنظیم کے بارہ میں ہم نصاریٰ کے ممنون ہیں اس بارہ میں ہم نے اُن ہی کی پیروی کی ہے جیسا کہ سیدنا جعفر بن منصور الیمن فرماتے ہیں :۔

المسیح نصب دینه علی سبعة حدود ظاهرة وهم

۱۔ البطریق ۲۔ المطران ۳۔ الاسقف ۴۔ القس

۵۔ الشماس ۶۔ المرسوم ۷۔ الدوس ۔

جعلهم مستودعين علما وحکمة ۔ نصبها الاب لقيام الدعوة و

علی باطنها يکون انقضاء دوره ونسخ شريعته ـــــ

فالبطريق مثل علی الناطق والمطران علی الاساس والاسقف علی

المتم والقس علی الحجة والقوس علی الداعی والشماس علی

الماذون والدوس علی المومن البالغ (سرائر النطقاء ص ۱۷۱)

(بحوالہ ہمارا اسمٰعیلی مذہب ص ۳۲۹)

(نوٹ) ان حدود کے قیام کی نسبت حضرت عیسیٰ کی طرف کی گئی ہے یہ ہرگز درست

نہیں کیونکہ نہ انجیل میں ان کا کہیں ذکر ہے اور نہ ہی کوئی اسے انجیل سے دکھا سکتا ہے

بلکہ اسے تو رومن کیتھولک چرچ کے پادریوں نے اپنا اقتدار قائم کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے۔

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۳۳۰)

" اسماعیلی دعوت کے حدود کی تنظیم سیدنا عبداللہ بن میمون القداح کی اختراع ہے

جن کے باپ میمون جو قداح کے نام سے مشہور ہیں۔ ابو الخطاب " کے شاگردوں

میں تھے اسمٰعیلی دعوت کے حدود اور اس کی خفیہ کاروائی اور رازداری یہ سب ایسے اصول ہیں جن

کا مقابلہ فری میسنوں یا چرچ مذکورہ بالا کے اصول سے کیا جا سکتا ہے۔

بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۳۳۰

اسماعیلیوں کی جدید کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے مولانا

ظاہر شاہ صاحب کے فراہم کردہ مجموعہ نقول فوٹو اسٹیٹ کے اقتباسات

شروع ہوتے ہیں۔ از اصغر علی دارالعلوم کراچی ۱۴

اب ہم اسماعیلوں کی جدید کتابوں سے حوالے پیش کرتے ہیں۔

۴۴ - حقیقی کلمہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا

رسول اللہ واشھد ان امیر المومنین علیؑ اللہ -

ترجمہ :- میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں (یا علی اللہ میں سے ہیں)

(شکشہن مالا مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۵ - سب کچھ امام پر روشن ہوتا ہے یعنی جو کچھ ہو چکا وہ بھی اور جو ہونے والا ہے وہ بھی - امام حاضر عقل کل ہے - اسی وجہ سے جو ہو چکا، جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے (یعنی وہ عالم الغیب والشہادۃ ہے) اور قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز امام ظاہر میں سموئی ہوتی ہے -

(درسی کتاب درجہ سوم ص۵ شائع کردہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۶ - اللہ تعالیٰ حاضر امام کے روپ میں ظاہر ہو کر تشریف فرما ہے - چوتھا وید یعنی اتھروید کو جو لوگ برابر پوری طرح سمجھتے ہیں ان کا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دسویں اوتار میں غریبوں پر رحم کرنے والا پروردگار مولیٰ "حاضر امام" کے روپ میں ظاہر ہو کر تشریف فرما ہے -

(تعارفی ص۲ شکشہن مالا حصہ دوم شائع کردہ شعبۂ تعلیم اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۷ - یا علی مدد - "یا علی مدد" ہمارا سلام ہے "مولیٰ علی مدد" سلام کا جواب ہے یا علی بابا ہماری مدد کرتے ہیں - اٹھتے بیٹھتے "یا علی مدد" بولتے رہنا - گھر سے باہر نکلتے وقت "یا علی مدد" بولنا - گھر میں داخل ہوتے وقت یا علی مدد کہنا - ماں باپ اور بھائی بہنوں کو (سلام کے طور پر) یا علی مدد کہنا - شکشہن مالا ص۶

۴۸ - امام، مکھی اور کامڑیا لوگوں کے دانستہ اور نادانستہ گناہ معاف کر سکتے ہیں - ہر چاندرات کو اور بڑے تہوار کے دن اور امام حاضر کے فرمانوں کے تحت بیت الخیال کی مجالس میں چھینٹے ڈال کر مکھی اور کامڑیا دانستہ یا نادانستہ گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں - (مارگ ورشکا از مشنری علی بھائی باوانی ص۲۸ مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۹ ۔ پیغمبر سے امام کا درجہ بڑا ہے اس لیئے کہ امام کا کام پیغمبر کے کام سے بڑا ہے

سوال :۔ پیغمبر یعنی ناطق اور "اساس" یعنی امام، ان دونوں میں سے کس کا درجہ بڑا ہے

جواب :۔ "اساس" کا درجہ بڑا ہے کیونکہ جو کام پیغمبروں سے نہیں ہو سکتا تھا وہ اساس (یعنی امام) کرتے تھے۔ اور پیغمبروں میں سے اماموں کو بنانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے ہوا تھا۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ "اساس" کا درجہ بڑا ہوتا ہے۔ پیغمبر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پہچان کراتے ہیں جبکہ "اساس" یعنی امام اپنی خود کی طاقت سے بذاتِ خود ہدایت کرتے ہیں اپنی پہچان آپ کراتے ہیں اور ان کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(ملاک گ ور شیعہ کا حصہ اول صفحہ ۶۸ از مشنری علی بھائی بابوانی شائع کردہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن)

۵۰ ۔ خدا تعالیٰ "امام" کے روپ میں جو وہاں اور یہاں خدا کہلاتا ہے اس نے انسانی جسمانی شکل میں ظہور کیا اور اپنا نام رکھا۔

(مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۲۵۱ یکے از مطبوعات اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۵۱ ۔ محمد صلعم، علی کی بیوی ہیں اول ہی سے جو اللہ ہے اس کو علی کہیئے۔ نبی محمد صلعم نے اپنے شوہر (یعنی علی) کو پہچانا۔

(اسمعیلیوں کی کمال بے حیائی ۱۲ منہ از مصنف علی)

(مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۱۴۴)

۵۲ ۔ علی کو اللہ کہہ کر اس کا سہارا حاصل کرو جو لوگ دل سے علی کو اللہ مانیں گے ان کی آل اولاد میں اضافہ ہو گا اور وہ فلاح پائیں گے اس وجہ سے نر علی کی اطاعت و عبادت کرنا۔ اس نر جی کو دشوند (دسواں حصہ) دینا اگر آپ نر علی کو دشوند دیتے رہیں گے تو آپ کی آل اولاد اور مال میں برکت ہو گی اور وہ (یعنی علی) آپ کا ایمان سلامت رکھے گا اس لئے کہ ہمارا یہ نر علی (پوری کائنات کا) خالق مطلق ہے۔

(گنان مومن چیتامنی از سید امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۱۳ شائع کردہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن)

۵۳ - علی ربّ الکائنات ہے | آسمان سے بادل آئیں گے اِدھر اُدھر برسیں گے یہ سب
مولیٰ علی کے ہاتھ میں ہے جس نے ساری کائنات پیدا کی اور سب کا رب وہی ہے -
گنان مومن چیتا منی از سید امام شاہ ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۰۲ شائع کردہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن)

۵۴ - قرآن مجید کے چالیس سپارے ہیں | قرآن مجید کے چالیس سپارے ہیں جس میں سے
تیس سپارے اس دنیا میں ہیں اور دس سپارے جو باقی رہے وہ اس کے (یعنی امام کے) گھر
میں ہیں ان دس سپاروں کو " اطھر وید " کہتے ہیں - ست گر (یعنی امام) کی زبان یہی
(دس سپارے) ہیں -
(گنان مومن چیتا منی از سید امام شاہ ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۹۵)

۵۵ - نبی محمد صلعم ، گرو برہاجی کے اوتار ہیں | نبی محمدؐ گرو برہاجی کے اوتار ہیں
نبی محمد صلعم پیدا ہوئے ان کا سلسلہ نصب چلا - ست گر برہاجی اور محمد ایک ہی ہیں ان
کا پیدا کرنے والا داتا وشنو ہے -
(گنان مومن چیتا منی از سید امام شاہ ، مقدس گیانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۰۴)

۵۶ - شاہ مرداں شیر یزداں حضرت علی کے مختلف دس روپ | (۱) پہلا اوتار شاہ نے
مچھلی کے روپ میں لیا ، دیو سنکھاسر " کی گردن مروڑ کر شاہ نے مار ڈالا اور چاروں وید اس
سے لے آئے - (۲) دوسرا اوتار کچھوے کی صورت میں لیا اور " دیو مدھو
کٹک " کو مارا اور پوری دنیا کا بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھایا - (۳) شاہ نے تیسرا اوتار واراہ
(یعنی سؤر) کے روپ میں لیا اور شاہ نے " مور دیو " کو مارا اور دیو " ہرناکنس " کو
بھی مارا اور " پرھلاد " اور پانچ کروڑ مریدوں کو نجات دلائی -
(۴) شاہ نے چوتھا اوتار " وامن " کے روپ میں لیا اور " دیو بلی " کو مارا -
(۵) شاہ نے " پرشورام " کے روپ میں پانچواں اوتار لیا اور " شستر ارجن " دیو کو
مارا - (۶) چھٹا اوتار شاہ نے " رام " کے روپ میں لیا اور دس سر والے " راون "

کو مارا "سیتارانی" کو آزاد کرایا اور راجہ "وبھیشن" کو سری لنکا کا راجہ بنایا۔

۷۔

(۸) آٹھواں اوتار شاہ نے "کرشن" کے روپ میں لیا "نند" کے گھر پیدا ہو کے کالے مہیب ناگ کے ناک میں نکیل ڈال دی اور "کنسا سور" کو مارا۔

۹۔ شاہ نے نواں اوتار "بدھ" کے روپ میں لیا اور دیو "دریودھن" کو ہلاک کیا۔ پانچ پانڈوں کو بچایا اور راجہ "یودھشٹر" کو نو کروڑ مریدوں کے ساتھ نجات دلائی۔ (۱۰) آج کل دسویں اوتار میں "علی" کے روپ میں شاہ کا ظہور رہے ہے۔

(مقدس گنانوں کا مجموعہ گنان ۲ صفحہ ۲۶ مرتبہ، پیر شمس از مطبوعات اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن)

(۱) خدا تعالیٰ کا ظہور اول :۔ شاہ امام "مچھلی" کے روپ میں دنیا میں آیا اور پانی کے اندر اترا اور "سنکھاسر" نام دیو کو مار کر چار وید لا کر "برہما" کو دیئے۔

(۲) دوسرا ظہور۔ شاہ (امام) کچھوے کا روپ دھار کر دنیا میں آیا اور اپنی پیٹھ پر سارا بوجھ اٹھایا اور "مدھو کنٹھ" نام دیو کو ہلاک کیا اور "نورتن" کو چمکایا۔

۳۔ تیسرا ظہور: شاہ یعنی امام "سور" کے روپ میں دنیا میں آیا اور اپنی داڑھ میں پورے آسمان کو رکھ لیا اور "مورڈے" نام دیو کو ہلاک کیا۔

۴۔ چوتھا ظہور۔ شاہ یعنی امام نرسی (آدھا جسم انسانی اور آدھا جسم شیر کا) کے روپ میں دنیا میں آیا اور "ہیرانا کنش" دیو کو ہلاک کیا اور راجہ "پرہلاد" اور اس کے پانچ کروڑ مریدوں کو بچایا۔

۵۔ پانچواں ظہور۔ شاہ (یعنی امام) "وامن" کے روپ میں اس دنیا میں آیا اور "بلرے" دیو کو ہلاک کیا۔

۶۔ چھٹا ظہور۔ شاہ (امام) "پرشورام" کے روپ میں دنیا میں آیا اور "کھشتری" لوگوں کو ہلاک کیا۔

۷ - ساتواں ظہور :- رام چندرجی کے روپ میں دنیا میں آیا اور " راون " جس کے دس سر تھے اس کو ہلاک کیا سیتا کو بچایا اور لنکا کو جلایا -

۸ - آٹھواں ظہور :- کرشن کے روپ میں شاہ (امام) اس دنیا میں آیا مہیب کالے ناگ کو (دریائے جمنا میں) نکیل ڈال کر مارا -

۹ - نواں ظہور :- شاہ (امام) مہاتما بدھ کے روپ میں دنیا میں آیا کوروؤں کو قتل کیا اور پانچ پانڈوؤں کو بچایا -

۱۰ - دسواں ظہور - شاہ (امام) نے اپنا نام نک لنک بتایا اور پانچ ، سات ، نو اور بارہ کروڑ انسانوں کو بچایا پچھلے اوتاروں کی نیکیاں سپھل ہوئیں -

یہ دس اوتار گنان میں پیر صدر الدین نے بیان کئے اور مومن لوگوں کو شاہ (امام) کا دیدار دکھلایا اور گنان سے غافل انسان شیطان کی طرح راستے سے بھٹک گئے -

(مقدس گنان کا مجموعہ گنان ص۱۸۳ ص۱۸۲ ص۱۸۳ از پیر صدر الدین مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن)

۵۷ - دشوند دینے سے "اواگون" سے نجات ملے گی دشوند (یعنی دسواں حصہ) دیتے رہیئے اور روز بروز نیکیاں کماتے رہیئے اسی کے ذریعہ آپ کو اواگون کے چکر سے نجات ملیگی

(انت اکھاڑو صفحہ ۲۷ یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن کراچی)

نوٹ :- اواگون ہندوؤں کے ایک عقیدے کا نام ہے جس کی رو سے اپنے اعمال کی پاداش میں چوراسی جونیں یعنی چوراسی قالب بدلتا ہے اواگون کے عقیدے کو اسلامی کتابوں میں تناسخ ابدان کا نام دیا گیا ہے از افضل علی (جو کافرانہ عقیدہ ہے - رفیع)

۵۸ - اسمٰعیلیوں کے پاس کوئی کتاب ہدایت نہیں آپ جانتے ہیں کہ انسان کی زندگی اور دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے - جس میں صحیح ہدایت امام ہی دے سکتے ہیں اسمٰعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے بلکہ زندہ امام ہے (ہدایت کے لئے) (کلام امام مبین حصہ دوم ص۳۹۳ زمان ۵۳۰ یکے از مطبوعات اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن)

۵۹ ۔ هو الحی القیوم کی عملی تصویر امام ہے | امام حاضر دنیا میں موجود ہونا ہی چاہیئے امام کے سہارے دنیا ٹھہری ہوئی ہے ۔ (آغا خان سوم کے فرامین کا مجموعہ کلام امام مبین حصہ اوّل ص۵)

جماعت خانے میں داخل ہوتے وقت "حی زندہ" بولو "حی زندہ" کا معنی ہے "حاضر امام" (تشکشہن مالا حصہ اول سبق ۳ صفحہ ۵ درسی کتاب برائے شبانہ سکول اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن بمبئی)

۶۰ ۔ شاہ پیر کی عبادت | اس دنیا میں جو مومن پہلے تھے اور جو مومن اس وقت ہیں اور جو آئندہ ہوں گے یہ سب مومن شاہ پیر یعنی امام کی عبادت کرتے تھے کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ۔

(گینان برہم پرکاش از پیر شمس مقدس گینانوں کا مجموعہ ص ۲۹۷)

(نوٹ) پیر شاہ بولکر "نبی اور علی" مراد ہوتے ہیں حوالہ کیلئے تشکشہن مالا سبق ۱۱ اصغر

۶۱ ۔ یا علی تو ہی رب ہے تو ہی رحمٰن ہے وغیرہ | یا علی تم ہی حق تعالیٰ ہو تم ہی پاک ذات ہو مہربان بادشاہ ہو علی تم ہی تم ہو یا علی! تو ہی رب ہے تو ہی رحمٰن ہے یا علی! تو ہی اول ہے، تو ہی آخر ہے اور تو ہی قاضی الحاجات ہے ۔ یا علی! تم ہی نے پیدا کیا تم ہی نے پرورش کی ۔ یا علی! خالق مطلق تم ہی ہو ۔ یہ سمندر کا پانی، یہ زمین یہ آسمان ان سب میں تمہارا ہی حکم چلتا ہے ۔ یا علی! تیری ہی دوستی میں پیر شمس بولے کہ یا علی! سب کچھ تم ہی ہو ۔ (چھبیس گینانوں کا مجموعہ گینان ۲ مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے پاکستان کراچی)

۶۲ ۔ عورتوں کو پردے کی ضرورت نہیں | عورتیں جو برقعے پہنتی ہیں وہ اچھی بات نہیں ہے مگر اپنے دل کی آنکھوں پر حیاء کا برقعہ ڈالو تاکہ تمہارے دل میں کبھی کوئی برا خیال نہ آئے ۔

(آغا سوم کے فرامین کا مجموعہ فرمان ۱۰۲ کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ بمبئی)

۶۳ ۔ گناہوں کی معافی کا اعلان | آج کے دن تک جتنے گناہ آپ لوگوں نے کئے ہیں وہ سب ہم معاف کرتے ہیں اب آئندہ گناہ نہ کرنا ۔ کلام امام مبین صفحہ ۴۳۴ فرمان ۱۵۵

۶۴ ۔ سلطنت برطانیہ سے وفاداری کی تلقین | ہمارے سارے روحانی بچوں کا مذہبی اور سماشرتی فرض اولین ہے کہ اپنی پوری وفاداری سے اور کل طاقت سے برٹش حکومت

(یعنی سلطنت برطانیہ) سے تعاون کریں۔ سلطنت برطانیہ اپنے مذہب اپنے مقصد کا اور اپنی آزادی کا محافظ ہے اس لئے اس وقت پُر خلوص وفاداری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینی چاہئیں۔

(کلام امام مبین حصہ دوم صفحہ ۲۸ فرمان ۱۹۱۴ء یکے از مطبوعات اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن بمبئی)

۶۵۔ حضرت علی اپنی طاقت سے گناہ بخش کر جنت میں بھیج سکتے ہیں

مرشد (یعنی امام حاضر) کو ہر بات خبر ہے اگر وہ (اپنی تصویر کے بجائے) شراب کو سجدہ کرنے کو کہے تو کرنا چاہیئے کیونکہ وہ مرشد یعنی امام حاضر کا فرمان ہے مرتضی علی بزرگ ہیں ان کے فرمان ماننے چاہئیں۔ کیونکہ وہ خود اپنی قدرت سے گناہ بخش کر جنت میں بھیج سکتے ہیں۔ (کلام امام مبین حصہ اول ۵۵ فرمان ۱۸)

۶۶۔ قرآن مجید کے چالیس سپاروں میں سے آخری دس سپارے حضرت علی گھر واپس لے گئے اور موجودہ قرآن، اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں بلکہ حضرت عثمان کی کتاب ہے۔

حضرت علی مرتضی نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھ کو رسول اللہ صلعم نے دی ہے اور آپ لوگوں تک پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے اور وہ ہمیں کافی ہے آپ کی کتاب کی ہمیں ضرورت نہیں، اس پر علی مرتضی نے فرمایا کہ اس کتاب کی رتی برابر خبر آپ لوگوں کو تا قیامت نہیں ملیگی۔ یہ کہکر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔ وہ کتاب بقیہ دس سپارے ہیں جن کے بارے میں پیر صدرالدین نے گنان میں سمجھا دیا ہے اس کے مطابق عمل کرو۔

(کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۶۴ فرمان ۲۰)

۶۷۔ اماموں کا فرمان قرآن مجید کے برابر ہے

نزول وحی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد زمانہ کے اماموں کی معرفت اُن کے فرمانوں کی شکل میں جو ہدایات کی جاتی ہیں وہ اللہ کے کلام کے برابر ہیں۔ اللہ نے حضرت پیغمبر کی معرفت تیس سپارے نازل کئے (باقی دس سپارے ازمانہ کے

اماموں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں۔

(کلام الٰہی اور فرمان امام از عالیجا سلطان ہفتم نور محمد صفحہ ۴۲ کے از مطبوعات اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن تنزانیہ)

۶۸ - قرآن مجید تو صدیوں کی بوسیدہ کتاب ہے اب امام کا فرمان ہی قابل عمل ہے | آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گنان ہے قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ

ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے۔ گنان کو سات سو سال ہوئے ہیں تم لوگوں کے لئے گنان ہے اور اسی پہ عمل کرنا۔ (کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۸۱ فرمان ۳۱)

۶۹ - قرآن شریف بھی حق تھا مگر حضرت عثمان کے وقت میں اس میں ردوبدل کر دیا گیا | جس امام کی باری ہوتی ہے اس کے فرمان پر عمل کرو تو فائدہ ہوگا اصل میں تورات انجیل زبور اور فرقان یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقفہ پر نازل ہوتی تھیں۔ قرآن مجید بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں اس میں ردوبدل کر دیا گیا۔ آگے کے الفاظ پیچھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھلائیں گے۔

(کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۹۲ فرمان ۳۸ مطبوعہ اسمٰعیلی ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن مجید میں سے نکال دیا گیا اور کچھ حصہ بڑھا دیا گیا امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک نئی چیز ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد میں ہم بتائیں گے۔ (حوالہ بالا)

۷۰ - تنسیخ شریعت کا اعلان عام | تیئسویں (۲۳ ویں) امام حضرت شاہ حسن علی ذکرہ السلام نے ۱۷ ویں رمضان ۵۵۹ھ میں بھرے دربار میں فرمایا۔ " آج کے دن سے آپ کو میں ساری شریعت کی پابندیوں سے آزاد کرتا ہوں، آج کے دن تم لوگوں کے لئے " رحمت کے دروازے کھل گئے ہیں۔ آج کے دن ہم نے پوری دنیا کو شریعت اور قیامت کے مفہوم سے آگاہ کر دیا ہے آج کے دن کے بعد سے جو کوئی ہمیں نہیں پہچانتا تو ہم واضح الفاظ میں

بتا دیتے ہیں۔

"ہم زمانہ کے (ناسخ شریعت از مصنف) امام ہیں اور زمانہ (اب شریعت کی نہیں بلکہ از مصنف) ہماری تابعداری کے لئے تیار ہے" نور مبین ایڈیشن چہارم کے صفحہ نمبر ۲۵۴

مذکورہ بالا حوالوں پر اجمالی تبصرہ

ایسے مذہب کو اسلام اور اس کے ماننے والوں کو مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔ جس مذہب میں کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی تفسیر "لا امام الا امام الزمان" ہو، جسمیں "لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا" میں اللہ سے اشارہ امام کی طرف ہو، جسمیں۔ ھو اللہ الخالق الباری المصور سے عقل اول یا امام الزمان مراد ہوں، جسمیں۔ عالم الغیب والشھادۃ سے مقصود امام قائم ہوں جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے جسمیں سورت اخلاص یعنی سورت قل ھو اللہ احد میں اللہ تعالیٰ کی بجائے عقل اول یا پنجتن کے اوصاف بیان کئے گئے ہوں جس میں شرک کی تعریف خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا نہ ہو بلکہ خلافت و امامت میں علی کے ساتھ دوسروں کو شریک کرنا ہو، جس میں رتبہ وصایت و امامت کی حیثیت سے آنحضرت صلعم "مستودع" یعنی عارضی اور حضرت علی مستقر یعنی مستقل سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور ساتواں رسول پیدا ہوگیا ہو جسمیں انبیاء (جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں) گنہگار ہوں اور صرف ائمہ معصوم سمجھے گئے ہوں جس میں حضرت علیؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک آپ کی رسالت میں شریک ہوں جس میں حضرت علی اور ائمہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار درجے افضل مانے گئے ہوں۔ جس میں حضرت علی نفس اللہ معبود ملائکہ اور غافر خطیئۃ الرسول سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلعم کی اذان کے پہلے کلمے۔ اشھد ان محمدا رسول اللہ سے محمد بن اسمٰعیل، کی اور دوسرے کلمے۔ اشھد ان محمدا رسول اللہ سے ظہور کے دوسرے امام، القائم محمد بن عبد اللہ المھدی

کی رسالت کی شہادت مراد ہو، جس میں مومنین کی اذان کے پہلے کلمے، اشھد ان محمداً رسول اللہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے کلمے اشھد ان محمداً رسول اللہ سے ساتویں امام محمد بن اسماعیل کی رسالت کی طرف اشارہ ہو جس میں قرآن مجید، تورات اور انجیل کی طرح ایک تحریف شدہ کتاب سمجھی گئی ہو جس میں شریعت محمدی کے ظاہر کی نہ صرف توہین کی گئی ہو بلکہ یہ بھی کہا گیا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳۲ھ کے بعد سے محمد بن اسمعیل کے ذریعے اسے معطل کر دیا ہے جس کی بنیاد باطنیت پر قائم ہو۔ جس سے ارتکاب فواحش و منکرات مباح ہو جائے جس میں اپنے علم حقیقت کے مسائل مثلاً حلول، تناسخ اور عقول عشرہ وغیرہ یونانی، ایرانی اور ہندی نظریات سے لئے گئے ہوں، جس میں دس حدود (یعنی ارکانِ دعوت) میں رومن کیتھولک چرچ کے نظام کی تقلید کی گئی ہو۔ جس میں حدود علویہ (یعنی عقول عشرہ) اور دس حدود سفلیہ (یعنی ارکانِ دعوت) کے واسطے کے بغیر خدا تک پہنچنا یا نجات حاصل کرنا ناممکن ہو۔ جسمیں اپنی "پوری وفاداری" سے اور کل طاقت سے سلطنت برطانیہ سے تعاون کرنے اور پر خلوص وفاداری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینے کی تلقین کی گئی ہو ہو۔ جس میں امام، محرمات اور فواحش کے مرتکب ہونے پر بھی امام باقی رہتا ہو اور فواحش کے ارتکاب کی وجہ سے اس کی امامت میں شک کرنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہو وغیرہ

علم تو عالم ہی ہیں لیکن ایک غیر عالم شخص بھی اسمٰعیلیوں (یعنی آغاخانیوں) کے ان عقائد کو جاننے کے بعد ایک منٹ کے لئے بھی انہیں مومن و مسلم ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے یہ لوگ اپنی کتابوں کے حوالوں کے آئینہ میں صاف طور پر غیر مسلم نظر آتے ہیں تاہم ان کے غیر مسلم ہونے کے بارہ میں چند معتبر ترین فتاویٰ نقل کئے جاتے ہیں تاکہ مزید تسلی و تشفی کا باعث ہوں۔

فتویٰ نمبر (۱) ویجب اکفار الروافض فی قولھم برجعۃ الاموات الیٰ

الدنيا وبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الى الائمة وبقولهم فى خروج امام باطنى وبتعطيلهم الامر والنهى الى ان يخرج الامام الباطن وبقولهم ان جبريل عليه السلام غلط فى الوحى الى محمد صلى الله عليه وسلم دون على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنه وهولاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين كذا فى الظهيرية

(فتاوی عالمگیریہ جلد ۲ ص ۲۶۴)

(ترجمہ و مطلب) درج ذیل وجوہ کی بناء پر ایسے روافض (جیسا کہ اسمٰعیلی اور ان جیسے دوسرے فرقے مثلاً زیدی، نصیری، دروزی وغیرہ) کو کافر جاننا واجب ہے جن کے عقائد یہ ہوں کہ

۱ - مردے پھر زندہ ہو کر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں -

۲ - روحیں جسمانی ڈھانچے بدل کر دنیا میں پھر نئے روپ میں آجاتی ہیں (مثلاً کوئی گناہ گار مر جائے تو اس کی روح گدھے میں ڈالدی جاتی ہے اور پھر مرنے کے بعد کتے میں ڈالدی جاتی ہے اور اس طرح ایک روح بطور سزا چوراسی قالب بدلتی ہے) (از اصغر علی)

۳ - اللہ تعالیٰ اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالیٰ کی روح منتقل ہو جاتی ہے -

۴ - ایک باطنی امام آئے گا اور تب تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل رہے گا -

۵ - جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس لیجانیکی بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتے رہے -

مندرجہ بالا عقائد حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدوں والے احکام ہیں (فتاوی عالمگیری ص ۲۶۴ ج ۲)

فتوی نمبر (۲) نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشة رضی اللہ

تعالیٰ عنہا او انکر صحبة الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ او اعتقد الالوہیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن۔ (رد المحتار جلد ۳ صفحہ ۲۹۴ مطبوعہ دیوبند)

ترجمہ و مطلب:۔ ہاں اس شخص کو کافر قرار دینے میں کوئی شک نہیں جو کہ منافقین کی طرف سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگائی گئی تہمت کو درست کہتا ہو یا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابی رسول ہونے کا انکار کرے یا حضرت علی کو معبود سمجھے یا یہ سمجھے کہ حضرت میں خدا تعالیٰ سمائے ہوئے ہیں اور ان میں خدا کی روح جلوہ گر ہے یا یہ سمجھے کہ جبریل علیہ السلام وحی الٰہی کو علی کے پاس لیجانے کی بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتے رہے یا اسی طرح کا کوئی اور صاف مخالف قرآن عقیدہ رکھے (مثلاً یہ کہ قرآن مجید کے چالیس پارے ہیں یا موجودہ قرآن مجید صدیوں کی تحریف شدہ بوسیدہ کتاب ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی یا رسول مانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ جانے وغیرہ (از مؤلف)) فتاویٰ شامی جلد ۳ صفحہ ۲۹۴

فتویٰ نمبر (۴۳) (تنبیہ) یعلم مما ھنا حکم الدروز والتیامنة فانھم فی البلاد الشامیة یظھرون الاسلام والصوم والصلوٰة مع انھم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوھیة تظھر فی شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلوٰة ویقولون المسمی بھا غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کلمات فظیعة وللعلامة المحقق عبد الرحمان العمادی فیھم فتوی مطولة وذکر فیھم انھم ینتحلون عقائد النصیریة والاسمعیلیة الذی یلقبون بالقرامطة والباطنیة الذین ذکرھم صاحب المواقف۔

(الی قولہ) وفیھم فتوی فی الخیریة ایضاً فراجعھا والحاصل انھم یصدق

علیهم اسم الزندیق والمنافق والملحد (فتاوی شامی المعروف رد المحتار جلد ۳ ص ۲۹۸ یوپی)

ترجمہ و مطلب:- علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ باب المرتد میں کفار کی قسمیں بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہیں سے درزیوں اور تیامنیوں کا حکم بھی معلوم کیا جاسکتا ہے (یعنی وہ زندیق ملحد اور منافق ہیں) کیونکہ وہ بلاد شام میں اپنا مسلمان ہونا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ تناسخ ارواح (یعنی اواگون) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال جانتے ہیں (کیونکہ ان کے ایک امام نے بقول ان کے انہیں شریعت کی سب پابندیوں سے آزاد کر کے ان پر رحمت کے دروازے کھول دیئے تھے) اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے اماموں کے روپ میں خود خدا تعالیٰ جلوہ گر ہوتے ہیں اور یہ لوگ حشر نشر اور نماز روزے کے انکاری ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز اور روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی گندی باتیں کہتے ہیں (مثلاً یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی بیوی ہیں یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیرا راھب (ایک عیسائی درویش) کے شاگرد تھے یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طالب نے نبوت سونپی تھی یا یہ کہ حضرت خدیجہ کبریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استانی تھیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکمیل علوم کی وغیرہ) محقق علامہ عبد الرحمٰن عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتویٰ ہے اس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ درزیوں اور تیامنیوں نے دراصل اپنے پیش رو، اسماعیلیوں اور نصیریوں کے عقائد چرائے ہیں (یعنی ان عقائد کے اصل موجد اسماعیلی اور نصیری ہیں) جن کو قرامطہ اور باطنیہ کا نام دیا جاتا ہے جنہیں صاحب مواقف نے بھی ذکر کیا ہے اور ان کے بارے میں چاروں مذہبوں کا فتویٰ نقل کیا ہے۔ (علامہ شامی آگے فرماتے ہیں) فتاویٰ خیریہ میں بھی ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ زندیق، منافق اور ملحد ہیں (فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۲۹۸)

فتویٰ نمبر (۴) کفایۃ المفتی جلد نمبر ایک میں مسئلہ نمبر ۳۱۶ کے جواب میں حلول الوہیت

علی غلطفی الوحی اور قرآن مجید میں کمی زیادتی کا اعتقاد رکھنے والوں پر کفر کا فتوی لگا کر ان کے ساتھ رشتے ناطے کرنے کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

فتوی نمبر (۵) امداد الفتاوی جلد نمبر ۶ میں مسئلہ ۶۹۴ کے جواب میں آغاخانیوں کے کفر پر ایک مفصل فتوی بعنوان "الحکم الحقانی فی الحزب الآغاخانی" صادر کیا گیا ہے۔

فتوی نمبر (۶) مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مفصل فتوی بعنوان "تکفیر کے اصول اور آغاخانی فرقہ کا حکم" ایک رسالہ کی صورت میں آپ کے فقہی رسائل کے مجموعہ "جواہر الفقہ" کے حصہ اول میں موجود ہے جس کا مطالعہ اس بارے میں بے حد مفید اور باعث بصیرت ہے۔

نوٹ:۔ یہ رسالہ علیحدہ بھی طبع ہو گیا ہے اور مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴ کے پتہ پر دستیاب ہے۔

اب ہم استفتاء ہذا کے اصل سوالات کا نمبروار جواب تحریر کرتے ہیں۔

(۱) ان عقائد و نظریات والا فرقہ کافر ہے (۲) ان پر نماز جنازہ جائز نہیں

(۳) ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں (۴) ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں۔

(۵) ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ (۶) یہ خارج اسلام ہیں لہٰذا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

حررہ اصغر علی
دار العلوم
کراچی ۱۴

الجواب صحیح
محمد نعیم عثمانی عفا اللہ عنہ
۲۹/۲/۱۴۰۳ھ

دار الافتاء
دار العلوم کراچی ۱۴
اسلامیہ جمہوریہ پاکستان
مورخہ ۲۹/۲/۱۴۰۳

[illegible]
۱۷/۲/۱۴۰۳ھ
الجواب صحیح

الجواب صحیح
[illegible]

الجواب صحیح
بندہ محمد [illegible]
دار الافتاء۔ دار العلوم کراچی ۱۴
۱-۲-۱۴۰۳ھ

بندہ محمود اشرف غفرلہ
۲-۲-۱۴۰۳ھ

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان صدر سواد اعظم اہلسنت پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اسمٰعیلی فرقے کے جن عقائد و نظریات کا سوال میں ذکر ہے ان کے پیش نظر ان لوگوں کے کفر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

کلمہ میں حضرت علی رضہ کو صراحتہً اللہ کہا گیا ہے جو کفر ہے آغاخان کو قرآن ناطق کہنا اور قرآن کریم میں وارد شدہ لفظ اللہ سے آغاخان کو مراد لینا بھی صریح کفر ہے اسی طرح نماز اور زکوٰۃ کا انکار بھی موجب کفر ہے۔

اس لئے اسمٰعیلیوں کو مسلمان سمجھنا کھلی ہوئی گمراہی ہے ان کا روزے سے انکار اور حج سے انحراف بھی مشہور و معروف ہے، اس لئے کسی طور سے ان کو مسلمان نہیں کہا جا سکتا نہ ان کا جنازہ پڑھنا جائز ہے نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا درست ہے ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں نہ شادی بیاہ کا تعلق ان کے ساتھ صحیح ہے۔ غرضیکہ مسلمانوں کی طرح ان کے ساتھ کسی قسم کا معاملہ کرنا جائز نہیں ہے فقط

واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل

سلیم اللہ خان

مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

۱۳ ۸/۱۴۰۳ھ ۲۷ ۵/۱۹۸۳ء

توقیعات علمائے کراچی

دارالافتاء

الجامعۃ الفاروقیۃ

شاہ فیصل کالونی نمبر ۴، کراتشی ۲۵، پاکستان

الجواب صحیح
سلیم اللہ خان مہتمم جامعہ فاروقیہ

الجواب صحیح و ناظم اعلی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کراچی

نظام الدین شامزی
دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

الجواب صحیح
محمد ... تھانوی

الجواب صحیح مولانا اسفندیار خان مہتمم مدرسہ صدیقیہ
دارالخیر بخاری کراچی۔
جنرل سکریٹری سواد اعظم اہلسنت پاکستان

الجواب صحیح محمد زکریا مہتمم مدرسہ انوار القرآن کراچی

الجواب صحیح

آغا خانی خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے اور جو عقائد سوال میں لکھے ہیں یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہو نہیں سکتا ہے اس کے علاوہ بھی وہ اپنے عبادت خانوں میں آغا خان کی تصویر کی تقریباً پرستش کرتے ہیں۔ لہذا حکم شرعی کے اعتبار سے نہ وہ مسلمان ہیں نہ اُن کے ساتھ مسلمانوں سا برتاؤ کرنا جائز ہے نہ ان کی نماز جنازہ جائز ہے نہ ذبیحہ حلال ہے نہ مقابر مسلمین میں دفن کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء
فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اہل سنت وجماعت کی عظیم دینی درسگاہ
دارالعلوم امجدیہ

وقار الدین ...

بلاشبہ شیعہ آغا خانی عقائد مندرجہ استفتاء رکھنے کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہیں ان کا کفر اثنا عشریوں کے کفر سے بھی زیادہ اور اشد ہے ان کے عقائد باطلہ سے واقف ہونے کے بعد ان کے کفر میں تامل کرنا اور انہیں مسلمان کہنا بھی مستلزم کفر ہے ان سے مناکحت بالکل ناجائز اور حرام ہے۔ فقط

محمد اسحاق صدیقی عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح

مولانا فدا الرحمٰن درخواستی صاحب، مہتمم مدرسہ انوار القرآن کراچی

الجواب صحیح محمد امین مدرس مدرسہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ حیدر آباد

الجواب صحیح محمد عبدالرحیم غفرلہ منیگل مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ کراچی

الجواب صحیح محمد خلیل الرحمان مدرس خادم مدرسہ مدینۃ العلوم اسلام پور

الجواب صحیح محمد اکرم، مدرسہ حنیفیہ کریمیہ شہداد پور سندھ

الجواب صحیح واہ غلام اللہ، خادم مدرسہ جامعہ دار الفیوض کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد

الجواب صحیح عمر الدین نائب مہتمم " " "

الجواب صحیح محمد عمر منگسی، مفتی مدرسہ مدینۃ العلوم پنیدو شریف ضلع حیدر آباد

الجواب صحیح۔ ابو محمد عبدالکریم شاکر خطیب جامع مسجد گوٹھ نبی بخش ماتلی ضلع بدین

مولانا کلیم اللہ بدین مولانا عبدالرشید بدین

مولانا محمد اسمٰعیل ٹنڈو غلام علی، بدین مولانا حافظ محمد شفیع ڈگری ضلع تھرپارکر

مولانا عبدالستار صاحب چاولہ بدین

علمائے پنجاب کا فتویٰ

الجواب باسم ملہم الصواب

1- مندرجہ بالا اعتقادات رکھنے والا کافر ہے اس کو مسلمان سمجھنے والا کافر و مرتد ہوگا
2- ان کی نماز جنازہ میں ہرگز شرکت نہ کی جائے ورنہ اندیشہ کفر ہے۔ (3) مسلمانوں کے
قبرستان میں ہرگز دفن نہ ہونے دیا جائے۔ (4) ان کے ساتھ نکاح ہو ہی نہیں سکتا
اگر نکاح ہوا تو خالص زنا ہوگا اولاد ولد الزنا اور حرامی ہوگی۔ 5- ان کا ذبیحہ مردار
ہوگا۔ 6- ہرگز نہیں۔

مرکزی دار الافتاء
جامعہ مدنیہ
رجسٹرڈ
کریم پارک راوی روڈ لاہور

الجواب صحیح
آپ کا مخلص دعاگو ہے
فقیر سراج احمد دینپوری
علمائے حق کے فیصلہ کی
فقیر بھی تائید کرتا ہے
(حضرت مولانا) سراج احمد دینپوری

الجواب صحیح
حضرت مولانا حامد میاں صاحب مدظلہ
مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

عبد الحمید عفی عنہ جامعہ مدنیہ لاہور
۲۴ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ

الجواب ومنہ الصدق والصواب

صـ ۱۱ ج ۲
اکابر امت کا فتویٰ ہے کہ جماعت آغا خانی اور فرقہ آغا خانی کافر ہے۔ امداد الفتاویٰ
میں تصریح ہے کہ اسلام میں کلمہ توحید بنیاد ہے اس کے وہ قائل نہیں، شریعت کے معنیٰ
میں تغیر کیا لفظ اللہ ہی کو غلط سمجھا، نماز پنجگانہ روزہ، حج زکوٰۃ کا انکار کیا۔ زکوٰۃ

کے نام سے جو کچھ دیا تو وہ بھی دنیا کے ایک امیر ترین آدمی کو دیا - حالانکہ صدیق اکبرؓ نے صرف منکرین زکوٰۃ سے جہاد فرمایا ہے - مساجد شعائر اللہ ہیں انہوں نے اس سے انحراف کیا - اور جو جماعت خانے ہیں اُن کا رُخ قبلہ کی طرف بھی نہیں ہے یعنی یہ اہل قبلہ بھی نہیں ہیں - سلام جو عند اللقاء ایک مسنون طریقہ ہے انہوں نے اس کو بدل دیا - فقہاء کرام نے فرمایا ہے ایک بستی اگر متفق ہو کر صرف ایک سنت کا انکار کریں مثلاً اذان دینا چھوڑ دیں - تو خلیفۂ وقت کے لئے ان کے ساتھ جہاد کرنا فرض ہے اور بھی ان میں قباحتیں ہیں جو سوال میں نہیں آئے ہیں وہ یہ کہ میتہ کھاتے ہیں محرمات سے نکاح کرتے ہیں -

جبکہ قادیانی صرف ختم نبوت کے منکر ہو کر اقلیت میں آ کر کافر ہوئے ہیں تو کیا یہ پوری شریعت پر جھاڑو پھیرنے کے بعد بھی کافر نہ ہوں گے ، یہ کافر ہیں کافر ہیں کافر ہیں - اور یہ بالکل مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ، لہٰذا نہ ان کو مسلمانوں کے قبروں میں دفنا جائز ہے اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ مناکحت جائز ہے مسلمانوں جیسا کوئی معاملہ ان کے ساتھ نہ کریں -

فقط والسلام غلام مصطفٰی غفرلہ جامعہ ضیاء العلوم

بیگم پورہ لاہور ، ۱۶/۸/۱۴۰۳

الجواب

علمائے ہند کا یہ متفقہ حکم ہے تو فرقہ آغا خانی جو بہت سے احکام کے منکر ہے - قطعاً کافر ہے -

احقر لطف الرحمٰن عفی عنہ

دار العلوم رحمانیہ فیروز پورہ روڈ لاہور

الجواب ھو الموفق الصدق

آغاخانی فرقے کے جو عقائد آپ نے سوال میں تحریر فرمائے ہیں اس کی بنیاد پر یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہے حج اور روزے کا انکار تو صریحاً قرآن کریم کا انکار ہے اسی طرح دیگر عقائد بھی اسلام کے خلاف ہیں یہ فرقہ مسلمانوں سے علیحدہ ہے اس لئے ان کے احکام بھی مسلمانوں کی طرح نہیں تمام احکام میں مسلمانوں سے جدا ہیں ۔ نماز جنازہ مناکحہ ذبیحہ وغیرہ بھی درست نہیں ۔

واللہ اعلم بالصواب

مفتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ
لاہور

الجواب

جو فرقہ فرائض کا منکر ہے اور سلف صالحین کے عقائد کے خلاف عقائد رکھتا ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ۔

احقر العباد مولوی ابوالبرکات محمد رمضان
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، واضح رہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی اگر کوئی شخص منکر ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے لہٰذا اگر فرقہ مذکورہ کے واقعی یہی عقائد ہیں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ہیں ۔ مسلمانوں کے لئے ان کی نماز جنازہ پڑھنا ، ان کو مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کرنا ان کے ساتھ مناکحت کرنا ، ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسے سلوک کرنا جائز نہیں ہے ۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عفا اللہ عنہ

معین مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

۱۲ شعبان ۱۴۰۲ھ

دار الافتاء
قائم کردہ ۱۳۷۰ھ
جامعہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح

بندہ محمد اسحاق غفر لہ مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

الجواب مذکورہ عقائد کو صحیح سمجھنے والا بلا شبہ کافر ہے اس کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ نہ کیا جائے ان سے مناکحت، ان کا جنازہ، ان کے ذبیحہ کو کھانا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ہرگز جائز نہیں کیونکہ یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے فرقہ آغاخانی کے بارے میں حضرت تھانوی کا رسالہ "القول الحقانی فی الحزب الاغاخانی" ہے اس میں اور دیگر اکابر اہل علم کی تحریرات میں اس فرقہ کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
دار الافتاء
دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا (ملتان)

فقط واللہ اعلم

عبدالقادر عفی عنہ

مدرس دارالعلوم کبیر والا

۲۴ رجب ۱۴۰۲ھ

الجواب مشہور آغاخانی فرقہ کافر اور خارج از اسلام ہے۔ ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا برتاؤ ہرگز نہ کیا جائے۔ نہ ان سے مناکحت صحیح ہے اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کیا جائے ان کی بعض کفریات کی سوال میں بھی تصریح ہے مثلاً

لفظ اللہ سے مراد امام لینا اور صلوٰۃِ خمسہ زکوٰۃ، روزہ، حج کا انکار کرنا یہ امور بلاشبہ کفر ہیں مزید تفصیل کے لئے دیکھیں حضرت اقدس حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہٗ کا رسالہ " الحکم الحقانی فی الحزب الآغاخانی " (جواہر الفقہ ص ۶۲ ج ۱)

فقط واللہ اعلم

مفتی خیر المدارس

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون
دار الافتاء
۱۳۶۷ھ
مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان

الجواب صحیح

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

نائب مفتی، محمد انور

خیر المدارس - ملتان پاکستان

مندرجہ بالا عبارت سے مندرجہ ذیل مسائل معلوم ہوئے -

۱: فرق ضالہ دروزیہ - تیامنہ، نصیریہ، اسماعیلیہ حشر نشر صوم صلوٰۃ حج کے منکر ہیں اور شخص بعد شخص میں ظہور الوہیت کے قائل ہیں معاذ اللہ -

۲ مذاہب اربعہ میں ان کا یہ حکم ہے کہ انہیں دار الاسلام میں رہنے نہ دیا جائے اور نہ ان سے مناکحت جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے ۳ انہیں زندیق منافق ملحد کہا جا سکتا ہے ۴ اسلامی حکومت پر ان کا قلع قمع اور استئصال واجب ہے - فقط واللہ اعلم

العبد [illegible]

خادم الافتاء مدرسہ اسلامیہ عربیہ خیر المعاد ملتان شریف

آغاخانیوں کے عقائد سراسر اسلام کے منافی ہیں ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے نہ ہی یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں نہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہتے ہیں اُن کے مسلمانوں کی طرح نہ اذان ہے نہ نماز ہے نہ روزہ ہے اور نہ حج ہے جب اسلام کے بنیادی عقائد اور ارکان کے ہی یہ لوگ قائل نہیں تو ان کے کفر میں کیا شک ہے جو شخص ان کے کفریہ عقائد پر مطلع ہونے کے باوجود کافر نہ کہے وہ خود کافر ہوگا۔

علمائے کرام ان کے کفر پر متفق ہیں بندہ ناچیز بھی علمائے کرام کے فتویٰ کا موید اور مصدق ہے فقط

بندہ منظور احمد چنیوٹی عفا اللہ عنہ

ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ

صدر مجاہدین احرار پاکستان

الجواب الموفق للصواب

ایسے عقائد رکھنے والا ضروریات دین اور اسلام کے اصولی و مسائل قطعیہ کا منکر ہے یہ صریح عقائد کفریہ ہیں جنمیں تاویل کی گنجائش نہیں اس لئے ان عقائد والے بلاشبہ بالاتفاق کافر ہیں ان سے نکاح میل جول کا معاملہ حرام ہے نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے (شامی باب المرتدین ج ۲) تفصیل حضرت تھانوی کے رسالہ "القول الحقانی فی الحزب الاغاخانی" میں ہے۔

المجیب شفیق الرحمٰن درخواستی مفتی مدرسہ

مخزن العلوم عیدگاہ خانپور

حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ درخواستی صاحب

صدر جمعیت علمائے اسلام

جس شخص یا قوم و فرقہ کے وہ نظریات ہوں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ ایمان تصدیق باللہ و بجمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
دار الافتاء
نمبر ۱۹۷/۵ تاریخ ۲۵ رجب ۱۴۰۲ھ
مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر

کتبہ احقر الوری
عبد اللطیف مفتی مدرسہ عربیہ
قاسم العلوم فقیر والی

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الجواب صحیح
عبد الکریم خادم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

المجیب مصیب
ھا کتبہ مسعود احمد عامر علی خادم مدرسہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الجواب حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اس فرقہ کے متعلق ایک رسالہ شائع کیا تھا جو کہ جواہر الفقہ مفتی محمد شفیع صاحب صہ ۶۴ تا صہ ۸۰ پر درج ہے جس میں سوال سے ملتی جلتی بعض باتیں مذکور ہیں اور ان پر کفر کا فتویٰ ہے۔

فقط واللہ اعلم بالصواب
غلام رسول عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ رشیدیہ رجسٹرڈ ساہیوال

الجواب

اس قسم کا عقیدہ رکھنے والا شخص کافر، مرتد، واجب القتل، ان پر نماز جنازہ، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفنانا، ان کے ساتھ مناکحت ان کا ذبیحہ تمام حرام ہیں ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا درست نہیں۔

الجواب صحیح

جمال الدین خطیب جامع رحمانیہ نامی محلہ ساہیوال پنجاب

الجواب صحیح

فقیر ابو احمد ۔ خادم بدار العلوم مدنیہ بہاول پور

عبد الحمید عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دار العلوم مدنیہ بہاول پور

الجواب

مذکورہ بالا عقائد و نظریات رکھنے والا کوئی شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے جو شخص ایسے آدمی کو اس کے ان عقائد پر مطلع ہو کر بھی مسلمان سمجھے وہ بھی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

الجواب صحیح

سلمان احمد مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مرکزی ٹوبہ ٹیک سنگھ فیصل آباد

الجواب

مندرجہ بالا عقائد اسلام کے خلاف ہیں ضروریات دین کا انکار ہے لہٰذا مندرجہ بالا عقائد رکھنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اسے مسلمانوں کا سا سلوک رکھنا درست نہیں۔

الجواب صحیح محمد سعید عفی عنہ مدرس مدرسہ مصباح العلوم خوشاب ضلع سرگودھا

الجواب بعون الوہاب

استفتاء میں مذکورہ فرقہ اگر واقعۃً ایسے نظریات کا حامل ہے تو پھر ایسا شخص جس کے عقائد و نظریات اور افکار اسلام کے بنیادی اصولوں کے مخالف ہوں اور وہ اسلام کے متعین کردہ احکامات سے نہ صرف روگردانی کا مرتکب ہوتا ہے بلکہ ان کے مقابلہ میں اپنی طرف سے خودساختہ احکامات کی تعمیل کو ضروری خیال کرتا ہے ایسا شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور ملت بیضا الحنفیہ السمحاً کا باغی ہے۔

الجواب صحیح   ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

صاحبزادہ برق التوحیدی، دارالافتاء

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن فیصل آباد

الجواب صحیح

محمد حسن غفرلہ   مدرسہ عربیہ جامعہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ

الجواب

ایسے عقائد والے لوگ مسلمان نہیں ہیں اور جو غیر معاملات غیر مسلموں سے جائز نہیں ان سے بھی جائز نہیں ہیں۔ واللہ اعلم

محمد عبداللہ کان اللہ لہ

مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدی بھکر۔

الجواب

بالا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے کیونکہ یہ تمام عقائد نص صریح کے خلاف ہیں لہذا ان کے ساتھ معاملہ بھی کفر والا کی جائے۔ واللہ اعلم

محمد حسین، ناظم اعلیٰ ادارہ احیاء العلوم العربیہ عیدگاہ روڈ چوٹ

الجواب

مندرجہ امور مذکورہ توحید و رسالت، نماز، روزہ، حج زکوٰۃ وغیرہ ضروریات دین میں سے ہیں اور ضروریات دین کا انکار کفر ہے اور ان میں تاویل بھی کفر ہے۔

غلام رسول فیصل آبادی
مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ بورے والا

دار العلوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ رجسٹرڈ بورے والا ضلع وہاڑی

فضل احمد مدرسہ عربیہ اسلامیہ رجسٹرڈ بورے والا

الجواب

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ مرحوم تحریر فرماتے ہیں

حضرت عائشہ پر تہمت یا قرآن مجید کو صحیح اور کافی نہ سمجھنا۔ حضرت ابوبکر صدیق کی صحبت کا منکر ہونا۔ یا حضرت علی کو الوہیت کا مستحق اعتقاد کرنا یا حضرت علی کو وحی الٰہی کا حقدار جاننا، بے شک کفر ہے (بالفاظ تغیر یسیر ص ۲۸ ج ۱۰)

مذکورہ بالا عقائد میں سے اکثر و بیشتر کفریہ عقائد ہیں مثلاً اپنے امام کو حقیقی مالک سمجھنا۔ قرآن کے حقیقی معانی سے انحراف کر کے اپنے معانی ہیں لینا۔ اور اللہ سے آغا خان مراد لینا (غضب تو یہ بالکل فرعون کی طرح دعوی ربوبیت ہے) زکوٰۃ، ٹیکس، نماز روزہ اور رمضان کا اور حج کا انکار کرنا صریح کفر ہیں ان کے ساتھ میل جول، دوستی اور محبت جملہ تعلقات اہل اسلام کے منقطع کرنے اور ان سے بیزاری کا اظہار واجب اور لازم ہے۔ ان کی ذبیحہ کھانی اور ان سے مناکحہ بھی جائز نہیں ہے یہ مرتدین یا کفار غیر اہل کتاب کے حکم میں ہیں۔

فقط واللہ یقول الحق وھو یہدی السبیل

محمد عیسیٰ نصرت العلوم گوجرانوالہ

کتب خانہ مدرسہ نصرۃ العلوم
قائم شدہ
گوجرانوالہ مغربی پاکستان

الجواب صحیح کیونکہ ضروریات دین سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے

خطیب جامع مسجد بریڈ کر بالا حافظ قاری حاجی (غلام نبی)

خطیب جامع مسجد حضرت مولانا محمد ادریس صاحب

مولوی منظور الرحمٰن فاضل
جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

الجواب یہ لوگ حضرت ابوبکر عمر عثمان رضی اللہ عنہم کو کافر ظالم وغیرہ سمجھتے ہیں۔ اور ہم کو بھی یہ کافر ہی سمجھتے ہیں ایسوں کو ہم مسلمان کس طرح کہہ سکتے ہیں۔

الراقم ابوالبرکات
احمد اسمٰعیل صاحب جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

الجواب
ایسے باطل نظریات کا حامل ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہے بلکہ اُسے مسلمان کہنا اسلام کی توہین ہے وہ احکام خدا کے منکر ہو کر اسلام کے نظریہ سے نکل چکے ہیں اور اس سے ان کا ارتداد ثابت ہو چکا ہے لہٰذا انہیں کافر کہا جائے گا۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

حاکم علی رضوی مدرس مدرسہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم
گوجرانوالہ

الجواب بعون الملک الوھاب

صورت مسئولہ میں جواباً عرض ہے کہ مذکورہ عقائد و نظریات کا حامل اہلسنت کے نزدیک بلاشبہ کافر و مشرک ہے دوسرے جوابات کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ جب وہ کافر ہے تو پھر اس پر نماز جنازہ کیسی، وہ

تو قضاء حق مسلمان کے لئے ہوتی ہے مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا بھی جائز نہیں ، ان کے ساتھ نکاح بھی جائز نہیں فرمان خداوندی ہے - ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن الخ معلوم ہوا کہ مشرک کے ساتھ مناکحہ جائز نہیں جبتک کہ وہ مشرف باسلام نہ ہوں اُن کا ذبیحہ بھی مردار اور حرام ہے جب وہ مسلمان نہیں تو پھر ان کے ساتھ مسلمانوں جیسے معاملات کیسے جواز رکھتے ہیں

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

سید محمد جلال الدین شاہد صاحب .
مہتمم جامعہ محمدیہ بھکھی شریف

دار الافتاء
مہر
جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف ضلع گجرات

الجواب

جو فرقہ یا جماعت ایسے عقائد و نظریات رکھتی ہے وہ یقیناً کافر ہے -

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ شیر محمد ، نائب مفتی دعربی مدرس
مدرسہ عربیہ اسلامیہ دار العلوم ربانیہ ضلع لائلپور

الجواب واللہ الموفق للصواب

یہ عقائد و اعمال جو درج سوال ہیں اہل اسلام میں سے کسی فرقہ کے نہیں ہیں ان کا حامل مسلم نہیں ہے ایسے لوگوں سے کوئی معاملہ مندرجہ فی السوال اور دیگر معاملات اسلامیہ

دکھنا اہل اسلام کے لئے جائز نہیں ہے شامی جلد ثالث باب المرتدین میں ہے۔

وذکر فیھا انھم ینتحلون عقائد النصیریۃ والاسمٰعیلیۃ الذی یلقبون بالقرامطۃ والباطنیۃ الذی ذکرھم صاحب المواقف ونقل عن علما المذاھب الاربعۃ انہ لا یحل اقرارھم فی دیار الاسلام بجزیۃ ولا غیرھا ولا تحل مناکحتھم ولا ذبائحھم ھذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن
راجہ بازار راولپنڈی

الجواب صحیح
قاضی احسان الحق

دارالافتاء
دارالعلوم تعلیم القرآن
راولپنڈی

الجواب

فرقہ آغاخانیہ کے مذکورہ عقائد کے مطابق یہ فرقہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر بالاتفاق کافر ہے۔ لہذا مسلمانوں کے احکام ان پر جاری نہیں ہوں گے تو ان کے ساتھ مناکحہ اور ان پر نماز جنازہ پڑھنا وغیرہ جائز نہیں۔

ثناء اللہ غفرلہ جامعہ اسلامیہ راولپنڈی صدر

الجواب

اگر اسماعیلی فرقہ ان نظریات اور مزعومات و معتقدات وہی ہیں جو سائل نے رقم فرمائے ہیں تو ان کا امت مسلمہ سے خارج ہونے میں کیا شبہ رہ گیا ہے اور ان کے ساتھ مسلمانوں والا سلوک کیسے روا رکھا جا سکتا ہے۔

الجواب صحیح   عبدالعزیز علوی

صدر مدرس جامعہ تدریس القرآن والحدیث راولپنڈی

الجواب صحیح ، قاضی فتح اللہ ، سند یافتہ مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی

الجواب

بصورت مذکورہ محررہ ایسے لوگ گمراہ و مضل ہیں

قاری محمد امین عفا اللہ عنہ ، دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی راولپنڈی

الجواب

مذکورہ بالا عبارات جو کہ آپ نے تحریر فرمائی ہیں ان کی رو سے ایسا فرقہ مسلمین کہلانے کا مستحق نہیں یہ عقائد مشرکیہ ہیں ۔

ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذالک

سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں مگر شرک معاف نہیں ہو سکتا ۔ فقط

سید محمود شاہ مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ

محلہ نیاریاں، راولپنڈی

الجواب

فرقہ اسماعیلیہ آغاخانیہ جو مذکورہ بالا عقائد اور نظریات کا معتقد ہے ۔ قطعی مرتد، کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے ان کے احکام مثل احکام مرتدین کے ہیں انکا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ۔ مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا حرام ہے ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں ۔ اگر کہیں ہو گئی ہو تو بلا طلاق دوسری جگہ نکاح کیا جائے ان کا ذبیحہ مثل خنزیر ہے   واللہ اعلم بالصواب

حررہ رشید احمد عفی عنہ خطیب صدر مدرس مدرسہ ریاض الاسلام چنڈانوالہ جھنگ

صدر

توقیعاتِ علمائے پشاور و سرحد

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ، امابعد پس واضح رہے کہ دارالعلوم کراچی ۱۴ کے دارالافتاء کا جواب حق اور صواب ہے یہ فرقہ اسمٰعیلیہ ضروریات دین سے انکار اور انحراف کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہے اس سے کفار اور مرتدین جیسا معاملہ کیا جائے گا ۔ الجواب صحیح محمد فرید عفی عنہ

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ
★ ★
اکوڑہ خٹک ضلع پشاور مغربی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔

امابعد ۔ فرقہ اسماعیلیہ کے بارے میں جو استفتاء کیا گیا ہے فرقہ اسماعیلیہ کی تحریروں کی روشنی میں دلائل و براہین کے ساتھ ہمارا دوٹوک جواب یہ ہے کہ فرقہ اسمٰعیلیہ کے تمام لوگ مرتد ہیں خارج از اسلام ہیں اس بارے میں دارالعلوم کراچی ۱۴ کے دارالافتاء سے جو جواب فتویٰ کی صورت میں دیا گیا ہے وہ بالکل حرف بحرف صحیح ہے ۔

الجواب صحیح محمد یوسف بنوری مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم سرحد پشاور ، عبداللطیف عفا اللہ عنہ مفتی سرحد

الجواب صحیح ، مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی رحمۃ اللہ علیہ

الجواب صحیح ، فضل الرحمٰن مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح ۔ مبلغ اسلام ڈاکٹر فدا حسین بھانہ ماڑی پشاور (پاکستان)

الجواب صحیح خطیب سرحد مولانا محمد امیر بجلی گھر پشاور

الجواب صحیح قاضی حبیب الرحمٰن (فاضل دیوبند) مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح عبیداللہ مدرس دارالعلوم سرحد (پشاور)

الجواب صحیح عبداللہ عفی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح بادشاہ گل عفی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح ، سید قمر عفا اللہ عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح شفیع الدین غفرلہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح د مطیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح شاہ بخت روانی غفرلہ ، مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں اس قسم کے عقائد کے حاملین اسلام سے خارج اور پکے کافر ہیں ان کی نماز جنازہ مسلمانوں کو نہیں پڑھنی چاہیئے نہ ان سے نکاح کیا جائے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے ۔

الجواب صحیح فیاض الرحمٰن مہتمم مدرسہ مرکزی دارالقرآن نمک منڈی پشاور

الجواب صحیح ۔ مولانا محمد ضیاء الحق صاحب شاہ فیصل شہید مسجد پشاور

الجواب

جس شخص یا جماعت کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ سے مراد کوئی مخلوق ہے اور نماز روزہ اور زکوٰۃ فرض نہیں ہیں وہ کافر اور اسلام کے دائرہ سے خارج ہے اس کے ساتھ مسلمان جیسا سلوک جائز نہیں ہے ۔ فقط محمد یوسف عفی عنہ

الجواب صحیح ، مولانا عبدالرحیم صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ حدیقۃ العلوم پشاور شہر

الجواب :- واضح ہو کہ فرقہ اسمٰعیلیہ مذکورہ فی السوال عقائد ونظریات کے رو سے خارج از اسلام ہیں کیونکہ ارکان اسلام سے انکار کفر ہے۔

الجواب صحیح ابو عمر عبدالعزیز النورستانی ، خادم الجامعۃ الاثریہ اثر آباد پشاور

الجواب :- مذکورہ اعتقادیات کے معتقد کو مسلمان کہنا ناجائز ہے بلکہ مذکورہ معتقدات کی وجہ سے ان کی کفر میں شک نہیں رہتا۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح - مولانا شاہد القادری مفتی دارالعلوم غوثیہ پشاور

مولانا پیر محمد چشتی جامعہ غوثیہ پشاور

الجواب عقائد مذکورہ عقائد کفریہ ہیں اسلام سے ایسے عقائد والا کا کوئی مناسبت نہیں ہے

(شیخ القرآن پنج پیر) احقر محمد طاہر عفی عنہ

الجواب متذکرہ عقائد رکھنے والے شخص یا فرقہ کی کفر اور شرک اجلی البدیہات سے ہے ان کی کفر و شرک میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اُن کے ساتھ مسلمانوں جیسا کوئی معاملہ جائز نہیں۔

الجواب صحیح - امیر جمعیۃ العلماء اسلام عزیز الرحمٰن کان اللہ لہ (فاضل دیوبند) ڈھکی چارسدہ

الجواب :- جو فرد یا جماعت ان اعتقادات پر قائم ہو۔ جو درج ہیں۔ چاہے کوئی بھی ہو۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج غیر مسلم ہیں۔ کیونکہ یہ اعتقادات اسلام کے بنیادی عقائد کے خلاف ہیں۔ ایسا فرد یا قوم کسی صورت میں مسلمان نہیں۔

الجواب صحیح - احقر سعید الرحمٰن عفی عنہ ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم ، مردان

الجواب صحیح :- محمد حسن خان خادم علوم حدیث اکبر دارالعلوم مردان

مولوی محمد عبدالرحمٰن مہتمم دارالعلوم و خطیب مسجد تھانہ تخت بھائی ضلع مردان

الجواب صحیح :۔ تاج زرین مدرس دارالعلوم شیر گڑھ ضلع مردان

الجواب صحیح ۔ فضل مالک ، دارالعلوم اسلامیہ چارباغ ضلع مردان، سرحد

عبدالشکور ، مردان عبدالحلیم مردان

محمد ادریس مردان مولوی محمد فاضل صدر مدرس تجوید القرآن دیر

محمد عنایت الرحمٰن ، دارالعلوم رحمانیہ درگئی ملاکنڈ ڈویژن ۔

الجواب صحیح ۔ محمد ولی صدر مدرس تعلیم القرآن حنیفیہ ٹیری ضلع کوہاٹ

الجواب صحیح ۔ اصل بادشاہ مدرس انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

الجواب صحیح ۔ منظور الحق مہتمم مدرسہ و خادم مدرسہ عربیہ ممتاز المدارس کوٹ رتہ ضلع مظفر گڑھ

خدا بخش مدرس " " " "

حفیظ اللہ " " " "

الجواب صحیح مولوی محمود سمنی خان مفتی و شیخ الحدیث دارالعلوم نظام العلوم بنوں

الجواب صحیح ۔ مولوی فضل غنی مدرس مدرسہ عربیہ معراج العلوم بنوں صوبہ سرحد

الجواب صحیح مولوی حبیب اللہ ، خادم دارالافتاء صدر مدرس دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت ، بنوں

الجواب صحیح ۔ مولوی محمد عبدالقیوم شاہ ، صدر مدرس و شیخ الحدیث دارالعلوم نظامیہ

اہل سنت والجماعت تجوڑی لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح ۔ ناظم اعلیٰ مولانا حضرت علی شاہ مدرسہ عربیہ مطلع العلوم ۔

محمد انور خان ناز ، داخلی ضلع بنوں ۔

الجواب صحیح :۔ امان اللہ خادم الحدیث بدارالعلوم نظامیہ میرانشاہ، شمالی وزیرستان

الجواب صحیح :۔ امیر گل ، مفتی و مہتمم فیض المدارس مدائن کلاں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

الجواب صحیح ۔ نیاز محمد مدرسہ اسلامیہ احسن المدارس ، ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

محمد احمد خان مدرس " " " "

الجواب صحیح جنید اللہ ۔ مہتمم دارالعلوم عبیدیہ و مفتی ڈیرہ غازیخان بلاک ۲

توقیعات علمائے چترال

الجواب الصحیح   مرشد چترال حضرت مولانا محمد مستجاب صاحب مدظلہم

جو عقائد اور نظریات سوال میں درج کئے گئے ہیں ان کا حامل کافر ہے، نہ اُن پر نماز جنازہ جائز ہے نہ اُن کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفنا چاہئیے نہ اس کے ساتھ مناکحہ جائز ہے نہ اُن کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ اُن کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جا سکتا ہے بلکہ اُن کے ساتھ کافروں جیسا سلوک کرنا چاہیئے۔ فقط (حقیر فقیر محمد مستجاب عفرلہٗ)

مجاہد ملت حضرت مولانا عبداللہ صاحب چترال

فرقۂ اسمٰعیلیہ آغاخانیہ کے کفر میں ذرا بھی تردد نہیں - یہ فرقہ یقیناً کافر ہے

مولانا جلال الدین صاحب   مولانا گلاب خان صاحب

جو شخص مذکورہ بالا عقیدہ رکھتا ہے وہ یقیناً کافر ہے اور خارج از اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں۔ مولوی محمد شریف صدر دارالعلوم چترال۔

الجواب صحیح   مفتی نور اللہ مفتی اعظم چترال

(۱) محمد صاحب زمان خطیب شاہی جامع مسجد چترال

(۲) عبدالدیان۔   مولوی طیب عفا اللہ عنہ

(۴) محمد مجید فاضل دیوبند   (۵) مولوی جمیل اللہ صاحب مدرس دارالعلوم چترال

(۶) مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب   مولانا ذاکر اللہ صاحب

(۷) مولوی شیر احمد اشرفی ،   (۸) مولانا امان اللہ صاحب چترال

(۹) مولانا بشیر احمد صاحب چترال   (۱۰) مولانا شیخ عبداللہ صاحب چترال

(۱۱) الحاج محمد علی صاحب مہتمم دارالعلوم جغور چترال

الجواب صحیح

مولانا محمد یوسف صاحب جغور چترال

مولانا سعید احمد صاحب دارالعلوم جغور چترال

مولانا عبدالکریم عرف کمپنی مولائی چترال

الجواب

صاحب هذه العقیدة خارج عن دائرة الاسلام بالکتاب والسنة واجماع المسلمین وهذه العقیدة والاسئلة لا تحمل التاویل فمن یکفر بالایمان فقد حبط عمله وهو فی الاخرة من الخاسرین والتاویل فی ضروریات الدین کفر الحق لایجاوز هذا الجواب، شیخ الاسلام دارالعلوم ربانیہ دروش

الجواب الصحیح مولوی محمد عبدالروف صاحب

محمد تاج الدین اشرف الدین محمد سعید

عبدالحمید مدرس دارالعلوم ربانیہ دروش بلبل چترال

مولانا مشرف خان صاحب دروش مولانا حمیدالرحمٰن صاحب جنجرت تحصیل دروش

مولانا محمود غزنوی صاحب جنجرت تحصیل دروش مولانا کرامت اللہ صاحب شیشی تحصیل دروس

مولانا منور شاہ نگر تحصیل دروش مولانا نادر حسین صاحب عشریت

مولانا قاضی ولی محمد صاحب ارندو

الجواب صحیح

قاضی غلام نبی چیرمین تجویز نفاذ شریعت چترال مولانا محمد طاشاہ ادیر موڑکہو

مولانا رحمت ھادی مہتمم دارالعلوم ھادیہ چترال

قاضی حمیدالرحمٰن اویر عبدالغفار اویر فضل الرحمٰن واصف اویر

مولانا عبداللطیف اویر مولانا عبدالرحیم صاحب اویر عبدالبصیر اویر
غلام محمد اویر مولانا علم محمد وزیر موڑکھو ژنکو مولانا میر محمد خان

الجواب صحیح

مولانا قاضی محمد مراد صاحب کوشٹ مولانا قاضی محمد شاہ صاحب موڑکھو
مولانا قاضی نور محمد شاہ صاحب کوشٹ مولانا فیض اللہ صاحب کوشٹ
مولانا عبدالحی صاحب عرف نگین گہکیر مولانا عبدالحی صاحب گہکیر

مولانا سرفراز صاحب مہتمم مدرسہ فیض العلوم مڑگول تحصیل موڑکھو
محمد نظام الدین، صدر مدرس مدرسہ فیض العلوم مڑگول ضلع چترال

مولانا حبیب اللہ موڑکھو مولانا عبدالکریم صاحب موڑکھو
مولانا صاحب ذار شاہ صاحب مولانا فیض اللہ موڑکھو
مولانا غلام حضرت صاحب موڑکھو مولانا قوت الاسلام صاحب موڑکھو
جان محمد صاحب موڑکھو مولانا مفتی ہدایت الدین صاحب موڑکھو
مولانا مفتی نعمت اللہ صاحب " مولانا اشرف الدین موڑکھو
مولانا حسن شاہ صاحب موڑکھو مولانا خانزادہ صاحب موڑکھو
مولانا سلطان محمد صاحب موڑکھو مولانا حمید اللہ صاحب موڑکھو
مولانا رحمت کریم صاحب ژنکو موڑکھو مولانا مفتی عبدالحمید صاحب موڑکھو
مولانا قیوم شاہ صاحب تورکھو مولانا عبدالواسع تورکھو
مولانا غلام شفی موڑکھو مولانا کفایت اللہ صاحب موڑکھو
مولانا قاضی جمال الدین صاحب مستوج مولانا رحمت امین صاحب تحصیل مستوج ایدنی
مولانا مستقیم شاہ موڑکھو کشم، مولانا انوار الحق موڑکھو کشم، مولانا حبیب الرحمٰن موڑکھو کشم
مولانا سعادالدین موڑکھو کشم، مولانا عبدالحکیم موڑکھو کشم۔

توقیعات علمائے گلگت

فرقہ آغا خانی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

الجواب صحیح — مفتی غلام مصطفیٰ صاحب

حضرت مولانا قاضی عبدالرزاق صاحب گلگت

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب — حضرت مولانا عبدالشکور صاحب

حضرت مولانا عبدالباری صاحب — حضرت مولانا شمس الحق صاحب

حضرت مولانا محمد ولی صاحب — حضرت مولانا محمد میاں صاحب

حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب — حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب

حضرت مولانا محمد سلین صاحب — حضرت مولانا بدرالدین صاحب

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب

توقیعات علمائے کوہستان

مولانا عبدالخالق صاحب مدرس مدرسہ تعلیم القرآن ڈاکخانہ پٹن، تحصیل پٹن ضلع کوہستان

مولانا عبدالحلیم صاحب " " " "

مولانا محمد بوستان صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ پٹن " " " "

مولانا خیرالناس صاحب " " " "

مولانا الف خان پاس شیل کھن آباد " " " "

مولانا عبدالمتین غازی آباد سیر پاس مہتمم مدرسہ پاس " " " "

مولانا عبدالمستعان مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن پاس " " " "

مولانا محمد ہاشم خان و ہدایت اللہ بالاپاس ڈاکخانہ پٹن تحصیل پٹن ضلع کوہستان

مولانا عبدالعزیز خطیب جامع مسجد دوبیر نالہ ،، دوبیر ،، ،،

مولانا عبدالرزاق صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ کوزگاؤں رانولیا ،، ،،

مولانا نور الحق و عبدالکریم رانولیا بالاگاؤں ڈاکخانہ رانولیا ،، ،،

مولانا محمد ابراھیم شومگرہ بنکڑہ ڈاکخانہ شومگرہ ،، ،،

مولانا عبدالقدیم ،، ،، ،، ،،

مولانا عبدالحنان معروف ملنگ صاحب ڈاکخانہ کمیلہ تحصیل داسو ضلع کوہستان

مولانا محمد یونس صاحب ،، ،، ،،

مولانا عبداللہ صاحب ،، ،، ،،

مولانا نور الہادی صاحب کندیا ،، ،، ،،

مولانا فرقان صاحب ڈاکخانہ داسو تحصیل داسو ضلع کوہستان

مولانا سرور صاحب ،، ،، ،،

مولانا حکیم خان صاحب جالکوٹ ،، ،، ،،

مولانا فضل الرحمٰن صاحب کمیلہ ،، ،،

مولانا فخر الاسلام صاحب ،، ،، ،،

مولانا عبدالمتین سیو ،، ،، ،،

مولانا فضل حق صاحب دوبیر پٹن ،،

مولانا فضل کریم ،، ،، ،،

مولانا سلیمان صاحب ،، ،، ،،

مولانا یعقوب صاحب کیال ،، ،،

مولانا سردار صاحب ،، ،،

مولانا اسکندر صاحب ،، ،، ،،

توقیعات علمائے آزاد کشمیر

الجواب

اگر کوئی شخص مندرجہ بالا عقائد رکھتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے اور اس کے ساتھ اہل اسلام کا معاملہ کرنا درست نہیں۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح، مولانا محمد یوسف خانصاحب مہتمم دار العلوم تعلیم القرآن پلندری پونچھ آزاد کشمیر

ہارون الرشید ارشد " " " "

قاضی محمد اسلم کشمیری ، باغ پونچھ آزاد کشمیر

مولانا بشیر احمد کشمیری، مظفر آباد ، آزاد کشمیر

مولانا محمد طیب کشمیری ، مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا امیر الزمان خان ، مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبد العزیز تھوراڑوی مہتمم جامعہ اسلامیہ راولاکوٹ آزاد کشمیر

مولانا محمد انور صاحب ناظم تعلیمات مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ آزاد کشمیر

مولانا محمد امین الحق صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد یسین صاحب مہتمم جامعہ العلوم منگ ، آزاد کشمیر

مولانا محمد صدیق صاحب ناظم تعلیمات دار العلوم تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر

مولانا عبد الکبیر صاحب مدرس مدرسہ فیض القرآن بیس گگ تحصیل باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد ظہور احمد صاحب " " " "

مولانا ممتاز احمد صاحب دار العلوم تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا عبد الروف صاحب مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبد الرحیم " " " "

توقیعات علمائے بلوچستان

الجواب -

یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں کیونکہ فرائض کے منکر ہیں - اور

ان کا ذبیحہ وغیرہ حرام ہیں - یہ مشہور مسئلہ ہے -

الجواب صحیح حافظ عبدالحکیم صاحب مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم کوٹ سبی بلوچستان

قاضی سعداللہ صاحب ” ”

الجواب صحیح :- محمد عیسیٰ کوئٹہ پشین ، مولانا قاضی محمد یعقوب مسلم باغ بلوچستان

مولانا رحمت اللہ مندوخیل ژوب بلوچستان -

مولانا عبدالغفور اخوندزادہ ، لورالائی بلوچستان ،

مولانا محمد صدیق خطیب جامع مسجد ، کوئٹہ شہر

مولانا عبدالواحد خطیب جامع مسجد ، قندھاری ، کوئٹہ

مولانا عبدالحلیم کاکڑ گورنمنڈی کوئٹہ

قاضی ، دوست محمد صاحب ، کوئٹہ

دارالعلوم دیوبند

کا فتویٰ

الجواب :-

سوال میں اس فرقہ کے جو عقائد لکھے گئے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو ان کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہے اور ان کے مرنے والے کے ساتھ وہ تمام مذہبی معاملے جائز نہیں جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں پس نہ نماز جنازہ درست ہوگی نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کے ساتھ نکاح کرنا بھی جائز نہیں ہوگا اور نہ ان کا ذبیحہ جائز ہوگا اور نہ مسلمانوں کا جیسا برتاؤ کرنا

بهذا ظهر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوهیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی الخ فهو کافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة (ردالمحتار)

ضروریات دین نماز، روزہ، حج، زکوۃ جیسے ارکان کا جو منکر ہو اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا ہے

واللہ اعلم

[signature]

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

۱۹ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

[signature] نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

۲۲-۳-۱۴۳۰ھ

دارالافتاء
دارالعلوم
دیوبند

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

کا فتویٰ

الجواب

حامداً و مصلیاً ۔ عرصہ دراز سے فرقہ اسماعیلیہ پر کفر کا فتویٰ ہے جو ایسے گھرانے میں پیدا ہوا وہ کافر ہے اور جس نے از خود اسلامی عقائد ترک کر کے فرقہ اسمٰعیلیہ کے عقائد اختیار کیئے وہ مرتد ہے ، مرتد کے احکام بہت سخت ہیں اس سے سلام و کلام اس کے ساتھ نشست و برخاست اور خرید و فروخت کا معاملہ کرنا جائز نہیں ۔ اسلامی حکومت میں ایسے شخص کو (اگر وہ تین دن کے اندر اسلام کے اندر نہ لوٹے) قتل کر دیا جاتا ہے ۔

احقر محمد یحییٰ غفرلہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۸/۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح عبد القیوم عفی عنہ

دار الافتاء

مظاہر علوم سہارنپور

آغاخانیوں کے کفر کے بارے میں دنیا کے سب سے قدیم اسلامی یونیورسٹی جامعہ ازہر کا فتویٰ

بسم الله الرحمن الرحيم

الأزهر

لجنة الفتوى

السؤال من السيد

ما حكم الإسلام في طائفة عقائدها كما يلي

(١) قولهم أشهد أن لا إله إلا الله وأن أمير المؤمنين علي ولي الله مكانه محمد رسول الله

(٢) اعتقادهم أن الإمام [illegible] جاء بصفات [illegible] وأنه هو [illegible] الحي [illegible] [illegible] الأكبر المشهور [illegible] زيارته تغني عن الحج وأنه مصرف الزكاة.

(٣) [illegible] الصلاة عبارة عن الأذكار صباحاً ومساءً في البيت [illegible] الخمس وأنه صيام رمضان عبادة اختيارية لا جبرية

(٤) وقولهم أن الأغاخان هو [illegible] في العالم [illegible]
[illegible] مكانة الإسلام [illegible] مكانة [illegible]

ما حكم الإسلام في هذه الطائفة

الجواب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين أما بعد

فقد [illegible] أنه إذا صح ما أسند إلى هذه الطائفة مما تقدم ذكره فكونهم أنكروا ما علم من الدين بالضرورة وخروجها عن العقيدة الإسلامية وعليه فتعتبر كافرة متى ثبت ذلك عليهم

والله سبحانه وتعالى أعلم

رئيس لجنة الفتوى

١٩٨٢/٤/٢٧

[illegible]

سعودیہ عربیہ کے مشہور و معروف عالم دین عبداللہ بن باز کا فتویٰ

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
إدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد

الرقم : ....
التاريخ : ....
المرفقات : ....

الموضوع

فتوى رقم ٥٥٠٨ وتاريخ ٢/٥/١٤٠٢هـ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وبعد :

فقد اطلعت اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء على ما ورد إلى سماحة الرئيس العام من المستفتي خليل الرحمن والمقيد بإدارة البحوث العلمية برقم ١٥٠٠ في ٢/٢/١٤٠٢هـ وقد سأل المستفتي ما نصه (ما قول علماء الإسلام والفقهاء الكرام في حق فرقة الإسماعيلية (الآغاخانية) التي يسكن أفرادها في البلاد المختلفة خصوصاً في البلاد الشمالية من باكستان . ونذكر بعض معتقداتهم وأقوالهم التي تدل على عقائدهم هنا (١) الكلمة : أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً رسول الله وأشهد أن أمير المؤمنين علي الله هذه كلمتهم مقام كلمة الإسلام كلمة التوحيد والشهادة ويسمونها بالكلمة الإسماعيلية الحقيقية (٢) الإمام وهم يعتقدون أن آغاخان (كريم) هو إمامهم وهو مالك كرسي بين الأرض والسماء وما فيهما وما بينهما بالخير والشر ويعتقدون أنه هو الحاكم في العالم بقدره وقضائه (٣) الشريعة : هم لا يرون اتباع الشريعة الإسلامية بل يعتقدون أن آغاخان هو القرآن الناطق والقرآن الحقيقي الأصلي ... والكلمة وهو بمنزلة المصحف وهو المصحف الحي ولا يكون شيء سواه يجب اتباعه . وفي كتبهم أن ما ذكر في القرآن الذي نزل من لفظ الله يقصد به الإمام آغاخان (٤) الصلاة هم لا يعتقدون وجوب الصلاة ... ويقولون بوجوب الدعوات الثلاثة مكانها (٥) المسجد هم يتخذون معبداً آخر مكان المسجد ويسمونه بجماعت خانه (٦) الزكاة هم يجحدون الزكاة الشرعية ويؤدون مكانها من جميع أصناف المال عشرها للآغاخان ويسمونه بمال الواجبات "دسوند" (٧) الصوم ينكرون فرضية صوم رمضان (٨) لا يقولون بفرضية حج البيت ويعتقدون أن رؤية آغاخان هو الحج (٩) السلام لهم تحية مخصوصة مكان السلام عليكم يقولون هذه الألفاظ "علي مدد" أي أعانك علي ويقولون في جوابه مولى علي مدد مكان وعليكم السلام هذه نبذة من أقوالهم وعقائدهم فالآن نسأل عن عدة أمور : (١) هل هذه الفرقة من فرق الإسلامية أم من فرق الكفرية (٢) هل يجوز أن يصلى على موتاهم صلاة الجنازة (٣) هل يجوز أن يدفنوا في مقابر المسلمين (٤) هل تجوز مناكحتهم (٥) هل تحل ذبيحتهم (٦) هل يعامل معهم معاملة المسلمين نسأل منكم باسم الله العظيم أن تصدروا جواب الاستفتاء وتزيحوا الشبهات من قلوب المسلمين لأن هؤلاء الناس يخفون عقائدهم إلى الآن ولذا سماهم المتقدمون من المشائخ بالباطنية والآن ... يهدفون الناس إليها جهراً ابتغاء لإزالة المسلمين عن عقائدهم ولو بوجوه أخرى تعلمها)

وبعد دراسة اللجنة أجابت :

أولاً : اعتقاد أن الله حل في علي أو غيره كفر بعد ... مخرج من ملة الإسلام وكذلك اعتقاد أن هناك أحداً يتصرف في السماء والأرض غير الله سبحانه كفر أيضاً قال تعالى (إن ربكم الله الذي خلق السموات

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
رئاسة إدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد

الرقم : ....
التاريخ : ....
المرفقات : ....
الموضوع : ....

والأرض في ستة أيام ثم استوى على العرش يغشي الليل النهار يطلبه حثيثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بأمره ألا له الخلق والأمر تبارك الله رب العالمين) .

ثانيا : من اعتقد أن شخصا أحدا بعد النبي من أنبياء بعد محمد صلى الله عليه وسلم فهو كافر كفرا يخرج من ملة الإسلام ، ومثله من ... القرآن الذي أوحاه الله إليه قال تعالى : (وقرآنا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا) ومن ... السنة النبوية التي هي تبيين وتفسير للقرآن قال تعالى : (وما أنزلنا عليك الكتاب إلا لتبين لهم الذي اختلفوا فيه وهدى ورحمة لقوم يؤمنون) .

ثالثا : أنكر وجحد شيئا من أركان الإسلام أو من واجبات الدين المعلومة بالضرورة فهو كافر ومارق من دين الإسلام .

رابعا : إذا كان واقع هذه الطائفة هو ما ذكرته في السؤال فلا يجوز الصلاة على موتى من ذكر ولا دفنهم في مقابر المسلمين ولا يجوز مناكحتهم ولا ... ولا مخالطتهم ... المسلمين وبالله التوفيق وصلى الله وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه .

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

عضو	عضو	نائب رئيس اللجنة	الرئيس
عبد الله بن قعود	عبد الله بن غديان	عبد الرزاق عفيفي	عبد العزيز بن عبد الله بن باز

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ چترال اور گلگت کے علاقہ میں آغاخانیوں کا خاصا اثر ہے چونکہ یہ علاقہ بہت
ہی پسماندہ ہے اور یہاں کے اکثر لوگ کافی غریب ہیں اس لئے آغاخانی لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے اور
غریب مسلمانوں کو لالچ دے کر آغاخانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں پچھلے دنوں کئی لوگوں کو آغاخانی بنایا
گیا تو بعض علماء کو اس کا احساس ہوا اور آغاخانیوں کے مذہب کی حقیقت تمام مسلمانوں کو بتانا شروع کی۔
اس پر آغاخانیوں کی طرف سے ان پر شدید حملے کئے گئے اور اُن کا داخلہ اس علاقے میں بند کرادیا اب آغاخانیوں
نے وہاں کے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے آغاخان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم
کیا ہے جس کے تحت وہاں کے مسلمانوں کو دولت کے لالچ میں گمراہ کرنے کا ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا ہے
اس ادارے کا طریق کار یہ ہے کہ وہ ہر گاؤں سے کم از کم پچاس افراد کو اپنا ممبر بناتا ہے ہر ممبر ابتداءً ۵۵ روپے فیس ممبری ادا کرتا ہے
اور پھر ان ممبروں کی سفارش پر اس گاؤں کے ترقیاتی کاموں کے لئے ۵۰ ہزار روپے سے لیکر تین لاکھ روپے تک دیا جاتا ہے ان ممبروں
کے لئے علماء اور باشرع لوگوں کو چنا جاتا ہے اور سنا گیا ہے کہ ہر ممبر ماہوار دو روپے فیس بھی ادا کرنا
پڑتی ہے۔ کسی مسلمان کے لئے "آغاخان فاؤنڈیشن" کا ممبر بننا شرعی نقطہ نظر سے درست ہے یا نہیں؟
اس مسئلہ پر وہاں کے لوگوں میں خاصا نزاع پایا جاتا ہے بعض لوگ بڑی شد ومد سے اس کی حمایت
اور تائید کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کو آغاخانیوں کی ایک خوفناک سازش تصور کرتے ہوئے اس کی ممبری
کو مسلمانوں کے لئے جائز قرار نہیں دیتے کیونکہ اس کا مقصد اس سنہرے جال کے ذریعے سے وہاں کے نادار
اور غریب عوام کو آغاخانیوں کے مذہب میں پھنسانا ہے۔ یہ رقم جب کسی گاؤں کو دی جاتی ہے تو ممبروں سے
مختلف قسم کے نعرے لگوائے جاتے ہیں اور ان کو ٹیپ ریکارڈ کیا جاتا ہے نیز اس موقعہ کی تصویر لیکر فلم
تیار کی جاتی ہے۔ آغاخانی تمام علماء کے متفقہ فیصلے کے مطابق زندیق ہیں اور اس آغاخان فاؤنڈیشن
کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔ ایسی حالات میں کیا کسی مسلمان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننا اور رقم
وصول کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور شرع شریف کے حکم کے مطابق اس کے ممبر بننے والے لوگ
گنہگار ہوں گے یا نہیں؟ المستفتی۔ رحمت قادر دروش ضلع چترال

مفتیِ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہ کا فتویٰ

الجواب باسمہ تعالیٰ

ارشادِ ربانی ہے۔ یاایہا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم ان کنتم خرجتم جہاداً فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیہم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ فقد ضل سواء السبیل (الممتحنہ آیت ۱ پارہ ۲۸)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو پیغام دوستی بھیجتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو حق آیا ہے وہ اس کا انکار کرتے ہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور تم کو صرف اس بنا پر نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو جبکہ تم میرے راستے پر جہاد پر نکلے اور میری رضامندی کی تلاش میں گئے تم اُن سے خفیہ محبت رکھتے ہو حالانکہ میں تمہاری خفیہ اور علانیہ باتوں کو خوب جانتا ہوں اور جو ایسا کریگا اس نے راہ حق گم کر دیا۔" آیت کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے محبت اور دوستی رکھنا اور اسی طرح اُن سے خفیہ محبت و مودت رکھنا جس سے اسلام کو نقصان اور ضرر پہنچے منع ہے۔ اسی طرح سورۃ المجادلہ میں ہے۔

لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والوں کو نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے محبت رکھیں (المجادلہ آخری آیت پارہ ۲۸)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی مفتی وقت تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں۔

ھذہ الآیۃ تدل علی أن ایمان المومن تفسد بموداۃ الکافرین وان المومن لایوالی الکافر وان کان قریبہ (ص ۲۲۴ ج ۹) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے محبت کرنے سے مومن کا ایمان فاسد ہو جاتا ہے اور یہ کہ مومن کو کافروں سے معاملات نہیں کرنا چاہیے اگرچہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

یاایہا الذین آمنوا لاتتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین (آل عمران)

ایمان والو! تم کافروں کو اپنا ولی اور دوست نہ بناؤ مومنوں کو چھوڑ کر۔

ابو بکر الرازی الجصاص اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں ۔ اقتضت الآیۃ النھی عن استنصار بالکفار والاستعانۃ بھم والرکون الیھم والثقۃ بھم ۔ آیت کریمہ کا تقاضہ یہ ہے کہ کافروں سے نصرت حاصل کرنا، مدد حاصل کرنا ان کی طرف میلان رکھنا اور اعتماد کرنے کی ممانعت شدید ہے۔

بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں مندرجہ بالا مضمون کو متعدد مقامات پہ بیان فرمایا ہے جس سے چار درجے برآمد ہوتے ہیں ایک درجہ قلبی موالات یا دلی مودت و محبت کا ہے یہ صرف مومنین کے ساتھ مخصوص ہے غیر مومن کے ساتھ قطعاً کسی حال میں جائز نہیں ہے۔ دوسرا درجہ مواسات کا ہے جس کے معنی ہمدردی و خیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں یہ بجز کفار اہل حرب کے جو مسلمانوں سے برسر پیکار ہیں باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے، تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔ جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا یا ان کے شر اور ضرر رسانی سے اپنے آپ کو بچانا مقصود ہو، چوتھا درجہ معاملات کا ہے کہ ان سے تجارت یا اجرت و ملازمت اور صنعت و حرفت کے معاملات کئے جائیں یہ سب امور جائز ہیں احادیث کے سلسلہ میں سب سے پہلے حاطب بن ابی بلتعہ کی حدیث آتی ہے جسمیں انہوں نے کافروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تشریف لیجانے کی اطلاع دیدی تھی آپ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہو گیا چند صحابہ کرام کو بھیجا گیا وہ جاسوسہ عورت سے حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لے آئے بعض صحابہ نے حاطب کو قتل کرنا چاہا تاہم آپ نے اُن کے صدق نیت سے معاف کر دیا اسی موقعہ پر سورہ ممتحنہ کی آیات نازل ہوئیں اور اس سے مسلمانوں کے لئے قانون بن گیا کہ کافروں سے موالات و مودت جائز نہیں ہے (بخاری ج ۲۔ غزوہ بدر و فتح مکہ)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایلدغ المومن من جحر مرتین ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا ۔ اور علامہ محمد امین شامی ردالمحتار میں لکھتے ہیں ۔ یعلم ماھنا حکم الدروز والتیامنۃ: انھم فی البلاد الشامیۃ یظھرون الاسلام و الصوم والصلوۃ مع انھم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوھیۃ تظھر فی شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلاۃ والحج ویقولون المسمی بھا غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلمات فظیعۃ وللعلامۃ المحقق عبد الرحمان العمادی فیھم فتوی مطولۃ ۔ وذکر فیھا ۔ انھم ینتحلون عقائد النصیریۃ و

الاسماعيلية الذين يلقبون بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لا يحل اقرارهم فی دیار الاسلام بجزیة ولا غیرها ولا تحل مناکحتهم ولا ذبائحهم۔

(رد المحتار ص۳۱۱ ج ۲)

ترجمہ:۔ یہاں سے دروز اور تیامنہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ نماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔ نیز حشر، روزہ، نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنیٰ مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں علامہ محقق عبدالرحمان عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتویٰ ہے جسمیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذاہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقے سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا نہیں نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

دلائل مندرجہ بالا اور آغاخانیوں (جو دراصل قرامطہ اور اسماعیلیہ ہیں) کی گزشتہ تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آغاخان فاؤنڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے کیوں کہ اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی غربت و افلاس سے فائدہ اٹھا کر ان کے ایمان و اسلام کو خریدنا ہے جو علماء اس فاؤنڈیشن کے حق میں ہیں وہ سخت ناعاقبت اندیشی میں مبتلا ہیں ان کو چاہیئے کہ فوراً اس سے رجوع کریں اور مسلمانوں کو ابتلاء و آزمائش میں ڈالنے کا سبب نہ بنیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ جو لوگ ان کو اس فاؤنڈیشن کا

ممبر بننے کی تلقین کریں اُن سے مقاطعہ کریں اور غربت و افلاس کو کفر اور زندقہ کے مقابلہ میں قبول کریں حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں جب سے اسلامی حکومت کا نام لیا جارہا ہے خواہ غلط یا صحیح اس نے جہاں اسلام دشمن طاقتوں کو پاکستان کی متوجہ کر دیا ہے وہاں یہاں کے فرق باطلہ کو بیدار کر دیا ہے یہ لوگ کبھی ملک توڑنے کی طرف لگ جاتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو کافر اور بددین بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین، علماء ربانیین کے ماننے والے ہیں ان کی سازشوں کو بالکل ناکام بنا دیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

المفتی ولی حسن

رئیس دار الافتاء الجامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی ۵

الجواب صحیح
محمد ادریس

الجواب صحیح
محمد عبد اللہ

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
دار الافتاء
کراتشی پاکستان

عبد اللہ

محمد عبد السلام عفا اللہ عنہ

محمد حسن

قال تعالیٰ ان الذین یلحدون فی آیاتنا لا یخفون علینا

اس آیت مبارکہ کی روشنی میں جواب بالکل صحیح ہے

محمد انور بدخشانی

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کا فتویٰ

الجواب :-

آغاخانی خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے ہیں ۔ اور دنیا میں کہیں انہوں نے مسجد نہیں بنوائی ۔ اس لئے کہ وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں ۔ صرف جماعت خانے بنواتے ہیں جس میں شام کو سب عورت مرد جمع ہو کر کچھ تفریح کر لیتے ہیں وہ دنیا وی کاموں میں جو کچھ بھی حصہ لیں یہ اُن کا فعل ہے ۔ مگر مال و دولت کا لالچ دے کر اگر مسلمانوں کو اسلام سے پھیرتے ہیں اور اپنی جماعت میں داخل کرتے ہیں جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس فتنۂ ارتداد کو روکیں اور ان کے ان افعال سے جب اُن کی نیتوں اور ارادوں کا ظہور ہو گیا تو دنیاوی کاموں میں بھی اُن سے کسی طرح کا تعاون نہ کریں اور اپنے آپ کو اُن سے جدا رکھیں ۔ اور اُن کو اپنے علاقوں میں آنے نہ دیں اور اجتماعی طور پر حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ اس فتنے کو روکے اور ان کی اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء
فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
ادارہ: سنت و جماعت دینی درسگاہ
دارالعلوم امجدیہ
عالمگیر روڈ کراچی

وقار الدین عفی عنہ

۸۴/۷/۲۰

دردمندانہ اپیل

آپ کو خدا اور رسول کا واسطہ دیکر اپیل کی جاتی ہے کہ کتاب کو پڑھ لینے کے بعد خدا کو حاضر و ناظر جان کر اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ اب آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟ دین کی حرمت اور اسلام کی غیرت آپ سے کیا تقاضا کرتی ہے؟ ۔ نیز ملک کے ارباب اقتدار، علماء و فضلاء، ارکان شوریٰ، وکلاء، دانشور، سیاسی عمائدین و قائدین کا اس سلسلے میں کیا فریضہ ہے؟ --- اس کا جواب آپ اپنے ضمیر اور اپنے رب حقیقی کو دیں۔ جس نے ہمیں پیدا کیا ۔ دین اسلام کی دولت عطا کی اور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے نوازا۔

نہ ہم اپنی کتابوں کی قیمت وصول کرتے ہیں اور نہ ہی جملہ حقوق محفوظ رکھتے ہیں یہ آپ کا دینی فریضہ ہے کہ آپ انفرادی اجتماعی طور پر کتاب کو چھپوا کر تقسیم فرمائیں۔

داعی کرم علی دلا ...

مفت طلب فرمائیے: مکتبۂ اہلسنت مدینہ مسجد سول کوارٹر پشاور، صدر

حسب ذیل بھی مطالعہ فرمائیے

١. الحکم الحقانی فی الحزب الآغاخانی (حکیم الامت حضرت اشرف علی تھانوی رح)

٢. آغاخانیت کیا ہے۔

٣. آغاخانیوں کے سیاسی عزائم

٤. آغاخانیت علماء امت کی نظر میں

٥. آغاخان فاونڈیشن، چترال

٦. آغاخانیوں کے زیر زمین منصوبے

٧. جماعت خانہ سے مسجد تک

٨. آغاخانیت کی حقیقت

سواد اعظم اہلسنت چترال